e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

رکن پارلیمنٹ پپو یادو کو دھمکی دینے والا گرفتار

پٹنہ/پورنیہ 2 نومبر (یواین آئی) بہار کے پورنیہ سے آزاد رکن پارلیمنٹ راجیش رنجن عرف پپو یادو کو جان سے مارنے کی دھمکی دینے والے نوجوان کو پولیس نے گرفتار کرلیا ہے۔ پورنیہ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ کارتیکیہ شرما نے ہفتہ کو بتایا کہ گرفتار نوجوان کا نام مہیش پانڈے ہے، جسے دہلی پولیس نے گرفتار کیا ہے۔ رکن اسمبلی کو دھمکیاں ملنے کے بعد کیہاٹ تھانے میں مقدمہ درج کرکے تفتیش کی جارہی ہے۔ مسٹر شرما نے کہا کہ گرفتار ملزم نے اپنا جرم قبول کرلیا ہے۔ اس واردات میں استعمال ہونے والا موبائل فون اور سم کارڈ بھی قبضے میں لے لیا گیا ہے۔ گرفتار نوجوان کا کسی گینگ سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ کام وہ پہلے بھی بڑے لیڈروں کے ساتھ کرچکا ہے۔ جب مہیش کو میڈیا کے ذریعے اس کی اطلاع ملی تو اس نے متحدہ عرب امارات (یو اے ای) میں رہنے والی اپنی بھابھی سے سم لے کر ایک مکمل سازش رچی۔ اس معاملہ میں جلد مزید انکشافات ہوں گے۔

بقایہ روپے کیلئے سی ایم سورین نے پی ایم مودی کو لکھا خط

رانچی۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ انتخابی ریاست جھارکھنڈ کا دورہ کرنے والے ہیں۔ اس دورہ سے عین قبل ریاست کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے مرکزی حکومت کو ایک خط لکھا ہے۔ ہفتہ کے روز لکھے گئے اس خط میں انہوں نے مرکزی حکومت سے ہاتھ جوڑ کر کہا ہے کہ ریاست کا 1.36 لاکھ کروڑ روپے جو کوئلے سے متعلق بقایہ ہے، اس کی ادائیگی کی درخواست قبول کرلے۔ دراصل وزیر اعظم نریندر مودی 4 نومبر کو جھارکھنڈ میں 2 ریلیوں سے خطاب کریں گے۔ اس سے قبل یعنی 3 نومبر کو وزیر داخلہ امت شاہ بھی 3 عوامی جلسوں سے خطاب کریں گے۔ اسی کو پیش نظر رکھتے ہوئے جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کیا ہے۔ اس پوسٹ میں انھوں نے لکھا ہے کہ "وزیر اعظم اور وزیر داخلہ جھارکھنڈ آرہے ہیں۔ میں ایک بار پھر ان سے ہاتھ جوڑ کر گزارش کرتا ہوں کہ وہ جھارکھنڈ والوں کو 1.36 لاکھ کروڑ روپے کا بقایہ (کوئلہ بقایہ) دیں۔

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 33 Sunday , November 03 2024 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۳۳) لکھنؤ، بروز اتوار ۳-نومبر ۲۰۲۴ء، مطابق ۳۰/ربیع الثانی -۱۴۴۶ھ صفحات -۸

ہندوستانی کمپنیوں نے قانون کی خلاف ورزی نہیں کی: وزارت خارجہ

نئی دہلی، 2 نومبر (یواین آئی) ہندوستان نے آج واضح کیا کہ امریکہ نے روس کو ممنوعہ مواد برآمد کرنے پر 19 ہندوستانی کمپنیوں پر پابندیاں عائد کی ہیں اور ہندوستانی کمپنیوں نے کسی قانون کی خلاف ورزی نہیں کی ہے اور ہندوستانی حکام اس معاملے کی امریکی حکام سے بات کررہے ہیں۔ آج یہاں ایک باقاعدہ بریفنگ میں ہندوستانی کمپنیوں پر امریکی پابندیوں کے بارے میں پوچھے جانے پر، وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا، ہم نے امریکی پابندیوں سے متعلق رپورٹس دیکھی ہیں۔ ہندوستان کے پاس اسٹریٹجک تجارت اور عدم پھیلاؤ کے کنٹرول سے متعلق ایک مضبوط قانونی اور ریگولیٹری فریم ورک ہے۔ ہم تین بڑے کثیرالجہتی عدم توسیع کے برآمدی کنٹرول رجیم کے رکن بھی ہیں - وسینار اریجمنٹ، آسٹریلیا گروپ اور میزائل ٹیکنالوجی کنٹرول رجیم، اور ہم اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ پابندیوں اور عدم پھیلاؤ پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 1540 کو موثر طریقے سے نافذ کرتے ہیں۔ کر رہے ہیں۔ مسٹر جیسوال نے کہا' ہماری سمجھ یہ ہے کہ منظور شدہ لین دین اور کمپنیاں ہندوستانی قوانین کی خلاف ورزی نہیں کر رہی ہیں'' اس کے باوجود، ہندوستان کے قائم کردہ عدم پھیلاؤ کے اسناد کو مدنظر ہم تمام متعلقہ ہندوستانی محکموں اور ایجنسیوں کے ساتھ مل کر ہندوستانی کمپنیوں کو قابل اطلاق برآمدی کنٹرول دفعات کے بارے میں حساس بنانے کے لیے کام کررہے ہیں۔

ہندوستان-کینیڈا کشیدگی

ہندوستان نے تعلقات خراب ہونے کی دی وارننگ

حکومت ہند نے سخت اعتراض درج کرایا، امت شاہ کے خلاف کینیڈا کے الزامات مسترد، ہائی کمیشن کے اہلکار کی سرزنش

نئی دہلی، 2 نومبر (یواین آئی) ہندوستان نے کناڈا کے ایک نائب وزیر کی جانب سے حکومت ہند کے وزیر داخلہ کے خلاف بغیر ثبوت کے الزامات لگانے اور ہندوستانی سفارت کاروں کو دھمکیاں دینے اور ہراساں کرنے پر سخت احتجاج کرتے ہوئے کینیڈین حکومت کو خبردار کیا ہے کہ اس طرح کی غیر ذمہ دارانہ کارروائیوں سے دوطرفہ تعلقات پر سنگین اثرات مرتب ہوں گے۔ ہفتہ کو یہاں ایک باقاعدہ بریفنگ میں کناڈا سے متعلق مختلف سوالات کا جواب دیتے ہوئے، وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا، ہم نے جمعہ کو کینیڈین ہائی کمیشن کے نمائندے کو طلب کیا تھا۔ انہیں 29 اکتوبر کو اوٹاوا میں قائمہ کمیٹی برائے عوامی تحفظ اور قومی سلامتی کی کارروائی کے تناظر میں ایک سفارتی نوٹ بھیجا گیا ہے۔ نوٹ میں کہا گیا ہے کہ حکومت ہند کناڈا حکومت میں نائب وزیر ڈیوڈ موریسن کی طرف سے کمیٹی کے سامنے ہندوستان کے مرکزی وزیر داخلہ کے بارے میں مضحکہ خیز اور بے بنیاد حوالہ جات کی سختی سے مخالفت کرتی ہے۔ مسٹر جیسوال نے کہا کہ درحقیقت یہ انکشاف صرف اس نظریے کی تصدیق کرتا ہے جو حکومت ہند طویل وقت سے موجودہ کناڈائی حکومت کے سیاسی ایجنڈے اور طرز عمل کے بارے میں رکھتی ہے کہ اعلیٰ سطحی کینیڈین اہلکار ہندوستان کو بدنام کرنے اور دوسرے ممالک کو متاثر کرنے کی ایک سوچی سمجھی حکمت عملی کے تحت جان بوجھ کر بین الاقوامی میڈیا میں بے بنیاد اعتراض لیک کرتے ہیں۔

ترجمان نے کہا کہ کینیڈین ہائی کمیشن کے نمائندے پر واضح کردیا گیا ہے کہ اس طرح کے غیر ذمہ دارانہ اقدامات سے دوطرفہ تعلقات پر سنگین نتائج ہوں گے۔ کینیڈا کی سائبر سیکیورٹی رپورٹ میں ہندوستان کو ایک دشمن ملک کے طور پر درجہ بندی کرنے کے بارے میں پوچھے جانے پر، انہوں نے کہا، "یہ ہندوستان پر حملہ کرنے کی کینیڈین حکمت عملی کی ایک اور مثال معلوم ہوتی ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے، ان کے سینئر حکام نے کھلے عام اعتراف کیا ہے کہ وہ ہندوستان کے خلاف عالمی تاثر کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ دیگر مواقع کی طرح اس رپورٹ میں بھی بغیر کسی ثبوت کے ہندوستان پر الزامات لگائے گئے ہیں۔ کینیڈین حکومت کے ذریعہ ہندوستانی سفارت کاروں اور دیگر عہدیداروں کی نگرانی کے بارے میں پوچھے جانے پر مسٹر جیسوال نے کہا کہ "ہمارے کچھ قونصلر عہدیداروں کو حال ہی میں کینیڈا کی حکومت نے مطلع کیا ہے کہ وہ آڈیو اور ویڈیو نگرانی میں ہیں اور رہیں گے۔" ان کے رابطہ کو بھی انٹرسیپٹ کیا گیا ہے۔ ہم نے اس پر کینیڈا کی حکومت سے باضابطہ احتجاج کیا ہے کیونکہ ہم ان اقدامات کو متعلقہ سفارتی اور قونصلر التزامات کی سنگین خلاف ورزی سمجھتے ہیں۔ تکنیکی باتوں کا حوالہ دے کر کناڈا کی حکومت اس حقیقت کا جواز پیش نہیں کرسکتی کہ وہ ہراسانی اور دھمکی میں ملوث ہیں۔ ہمارے سفارتی اور قونصلر اہلکار پہلے سے ہی انتہا پسندی اور تشدد کے ماحول میں کام کررہے ہیں۔ "کینیڈا کی حکومت کی طرف سے یہ کارروائی صورتحال کو مزید خراب کرتی ہے اور یہ قائم شدہ سفارتی اصولوں اور طریقوں سے مطابقت نہیں رکھتی۔

اوٹاوا میں کناڈا میں دیوالی کی تقریبات کی منسوخی کے بارے میں پوچھے جانے پر انہوں نے کہا کہ ہم نے اس حوالے سے کچھ رپورٹس دیکھی ہیں۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ کینیڈا کی موجودہ آب وہوا عدم برداشت اور انتہا پسندی کی بلندترین سطح پر پہنچ چکی ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہم واضح طور پر ہندوستان سے ان طلباء اور عارضی کارکنوں کی خیریت کی نگرانی کررہے ہیں جو اس وقت کینیڈا میں ہیں۔ ہم ان کی حفاظت اور سلامتی کے بارے میں بہت فکرمند ہیں۔

پارلیمنٹ کا سرمائی اجلاس 25 نومبر سے شروع ہونے کا امکان

نئی دہلی۔ پارلیمنٹ کا سرمائی اجلاس جلد شروع ہونے والا ہے۔ کچھ میڈیا رپورٹس میں ذرائع کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ یہ اجلاس 25 نومبر سے 23 دسمبر تک چلے گا۔ ممکنہ طور پر 25 نومبر سے شروع ہونے والے اس اجلاس میں اسپیشل جوائنٹ میٹنگ 'سنویدھان سدن' (پرانے پارلیمنٹ ہاؤس) کے سنٹرل ہال میں منعقد کیے جانے کے امکانات بھی ظاہر کیے جارہے ہیں۔ اسی جگہ پر 1949 میں آئین کو پیش کیا گیا تھا۔ بعدازاں اس کا نفاذ 26 جنوری 1950 کو ہوا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ پہلے 26 نومبر کو قومی یوم قانون کی شکل میں منایا جاتا تھا، لیکن 2015 میں مودی حکومت نے اسے 'یوم آئین' کی شکل میں منانے کا اعلان کیا، جس میں ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی 125 ویں جینتی پر انھیں یاد کیا گیا۔ اب ذرائع کے حوالے سے جو خبریں سامنے آرہی ہیں، اس میں بتایا جارہا ہے کہ آئین کی اہمیت کو نشان زد کرنے کے لیے وسیع منصوبہ بنایا جارہا ہے۔ اس کے تحت ڈاکیومنٹری بنانا، دستور ساز اسمبلی کے مباحث کا تقریباً 2 درجن زبانوں میں ترجمہ کرنا اور پبلک ریلیوں کا انعقاد شامل ہے۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ این ڈی اے اور انڈیا اتحاد دونوں ہی خود کو آئین کا محافظ اور مرید کی شکل میں پیش کرتے رہے ہیں۔

کانگریس کی قیادت والے انڈیا بلاک نے تو بی جے پی کی قیادت والے اتحاد پر آئین اور آئینی اقدار کو تباہ کرنے کا سنگین الزام عائد کیا ہے۔ لوک سبھا انتخابات اور پھر اس کے بعد مختلف ریاستوں میں ہونے والے اسمبلی انتخابات میں کانگریس لیڈران نے خاص طور سے آئین کی کتاب لہراتے ہوئے کہا کہ بی جے پی اس میں تبدیلی لانا چاہتے ہیں۔ خصوصاً راہل گاندھی اکثر انتخابی ریلیوں میں آئین کی کتاب عوام کو دکھا کر اس کی حفاظت کا عزم ظاہر کرتے رہے ہیں۔

کیرالہ، اترپردیش اور ہماچل پردیش میں ٹرین حادثات، 2 بچوں سمیت 7 افراد جاں بحق

نئی دہلی (ایجنسی) کیرالہ، اترپردیش اور ہماچل پردیش میں ٹرین حادثات کے دوران مجموعی طور پر 7 افراد کی ہلاکت سے متعلق خبریں سامنے آرہی ہیں۔ کیرالہ کے پلکڑی میں جہاں 4 صفائی اہلکار ٹرین کی زد میں آنے سے ہلاک ہوگئے ہیں، وہیں اترپردیش کے مرزاپور واقع نارائن بازار ریلوے اسٹیشن کے قریب 2 بچے ٹرین کی زد میں آکر فوت ہوگئے۔ اسی طرح ہماچل پردیش کے اونا میں ایک شخص تیز رفتار ٹرین کی زد میں آنے سے ہلاک ہوگیا۔ کیرالہ کے پلکڑ میں پیش آئے ٹرین حادثہ کے بارے میں بتایا جارہا ہے کہ کیرالہ ایکسپریس ٹرین دوپہر تقریباً 3.05 بجے صفائی کررہے ملازمین کو زوردار ٹکر ماردی۔ یہ ٹکر اس وقت لگی جب ملازمین ریلوے اسٹیشن سے کچھ دوری پر شورانور پل کے پاس ریلوے ٹریک پر کچرا صاف کررہے تھے۔ اس ٹکر میں چاروں صفائی ملازمین ٹریک سے نیچے بھارت پوژا ندی میں گر گئے اور ہلاک ہو گئے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ندی سے تین لاشیں برآمد کرلی گئی ہیں، جبکہ چوتھے لاش کی تلاش جاری ہے۔ فی الحال ریلوے پولیس کی ایک ٹیم موقع پر پہنچ کر جائزہ لے رہی ہے۔ جن ہلاک صفائی اہلکاروں کی لاش برآمد ہوگئی ہے ان کی شناخت لکشمن، وَلّی اور لکشمن کی شکل میں ہوئی ہے۔ اترپردیش کے مرزاپور ضلع میں پیش آئے حادثہ سے متعلق بتایا جارہا ہے کہ ادلہاٹ تھانہ حلقہ کے نارائن پور بازار ریلوے اسٹیشن کے پورب واقع کرہٹ گاؤں کے سامنے ہفتہ کی صبح دردناک واقعہ پیش آیا۔

پی ایم مودی کے بیان پر کانگریس نے کھولا محاذ

کانگریس پر مودی کے الزامات بے بنیاد اور غلط ہیں، وزیر اعظم کے تبصرہ پر پرینکا گاندھی حملہ آور

نئی دہلی۔ کرناٹک میں مفت والی اسکیم سے متعلق کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کے بیان کی پی ایم مودی نے جس طرح غلط تشریح کی، اس کے خلاف کانگریس کے کئی سرکردہ لیڈران نے محاذ کھول دیا ہے۔ پی ایم مودی نے گزشتہ روز طنزیہ انداز میں کہا تھا کہ جھوٹے وعدے کرنا تو آسان ہے، لیکن اسے پورا کر پانا ناممکن ہوتا ہے۔ اب اس بیان پر کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے جوابی حملہ کیا ہے۔ انھوں نے صاف لفظوں میں کہا ہے کہ "وزیر اعظم نے کانگریس پر جو الزام لگایا ہے، وہ حقیقت سے پرے ہے۔"

پرینکا گاندھی نے اس تعلق سے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کیا ہے۔ اس میں انھوں نے لکھا ہے کہ "مہاتما گاندھی جی کہتے تھے سچائی ہی ایشور ہے۔ 'منڈکو پنشد' میں لکھا گیا 'ستیہ میو جیتے' ہمارا قومی مثالی جملہ ہے۔ سچائی کو قائم کرنے والے یہ مثالی جملے ہندوستانی تحریک آزادی، ہندوستان کی تعمیر نو اور عوامی زندگی کے اصول بنے۔ سچائی جس ملک کی ہزار سالہ ثقافت کی بنیاد ہے، اس ملک میں اعلیٰ عہدہ پر بیٹھے شخص کو جھوٹ کا سہارا نہیں لینا چاہیے۔'' اس پوسٹ میں پرینکا یہ بھی لکھتی ہیں کہ "وزیر اعظم نے کانگریس پر جو الزام لگایا ہے، وہ حقیقت سے پرے ہے۔ کانگریس پارٹی نے جس ریاست میں عوام سے جو وعدے کیے، اگلا انتخاب آنے کا انتظار کیے بغیر، حکومت بنتے ہی انھیں پورا کرنے کا کام شروع کیا ہے۔ چاہے کرناٹک ہو، تلنگانہ ہو یا ہماچل پردیش، کانگریس کی حکومتوں والی ریاستوں میں عوام کا پیسہ عوام کی جیب میں روزانہ گارنٹیوں کے ذریعہ ڈالا جارہا ہے۔"

کانگریس جنرل سکریٹری اتنے پر ہی خاموش نہیں ہوئیں۔ انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ "وزیر اعظم سمجھ چکے ہیں کہ ملک کی عوام کے سامنے ان کی باتوں کی کوئی اہمیت نہیں رہ گئی ہے۔ 100 دن کا منصوبہ، 2047 کے روڈ میپ کے لیے 20 لاکھ لوگوں کی رائے لینا، ہر سال 2 کروڑ ملازمتیں، 100 اسمارٹ سٹی، بلیک منی واپس لانا، مہنگائی اور بے روزگاری کم کرنا، کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنا، روپے کو ڈالر کے برابر لانا اور اچھے دن لانا ایسے وعدے تھے جو جھوٹے ثابت ہوچکے ہیں اور اب ایسے وعدوں پر ملک کی عوام کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔" وہ مزید لکھتی ہیں کہ "وزیر اعظم نے 140 کروڑ ہندوستانیوں کے سامنے بار بار کھوکھلے وعدے کر کے ملک کے اعلیٰ و قابل احترام عہدہ کے وقار کو منہدم کردیا ہے۔ انھیں کانگریس کی فکر کرنے کی جگہ سچائی کا سہارا لے کر اپنے عہدہ کے وقار کو بحال کرنے پر کام کرنا چاہیے۔"

کشمیر میں مسلح تصادم، مطلوب کمانڈر سمیت تین عسکریت پسند ہلاک

فائرنگ میں سیکیورٹی فورسز کے چار اہلکار زخمی

سری نگر 2 نومبر (ایجنسی) جموں وکشمیر کی گرمائی راجدھانی سری نگر کے خانیار علاقے میں دس گھنٹے تک جاری رہنے والی جھڑپ میں لشکر کمانڈر سمیت تین عسکریت پسند مارے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ ابتدائی فائرنگ میں سیکورٹی فورسز کے چار اہلکار زخمی ہوئے جنہیں علاج ومعالجہ کی خاطر نزدیکی ہسپتال منتقل کیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق پائین شہر کے خانیار علاقے میں ملی ٹینٹوں کی موجودگی کی اطلاع موصول ہونے کے بعد سیکورٹی فورسز نے درمیانی شب علاقے کو محاصرے میں لے کر تلاشی آپریشن شروع کیا۔

ذرائع نے بتایا کہ ہفتے کی صبح جوں ہی سلامتی عملے کے اہلکار مشتبہ رہائشی مکان کے نزدیک پہنچے تو وہاں پر موجود ملی ٹینٹوں نے اندھا دھند فائرنگ شروع کی چنانچہ سیکورٹی فورسز نے بھی جوابی کارروائی کا آغاز کیا جس دوران شدید گولیوں کا تبادلہ شروع ہوا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ ابتدائی فائرنگ میں سی آر پی ایف اور ایس او جی کے چار اہلکار زخمی ہوئے جنہیں طبی امداد کی خاطر نزدیکی ہسپتال منتقل کیا گیا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ گولیوں کا تبادلہ تھم جانے کے بعد سیکورٹی فورسز نے جائے تصادم کے نزدیک ملی ٹینٹ کی لاش برآمد کی جس کی بعد میں شناخت لشکر کمانڈر عثمان بھائی عرف ولید ساکن پاکستان کے بطور کی گئی ہے۔

پولیس کے ایک سینئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ خانیار تصادم میں لشکر طیبہ کا مطلوب ترین کمانڈر مارا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لشکر کمانڈر عثمان بھائی کشمیر میں کافی عرصہ سے سرگرم تھا اور وہ عام شہریوں کو تشدد کا نشانہ بنانے اور سیکورٹی فورسز پر حملوں میں براہ راست ملوث تھا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ لشکر کمانڈر کی ہلاکت سے ملی ٹینٹ تنظیم کو شدید دھچکا لگا ہے جبکہ یہ سیکورٹی فورسز کے لئے بڑی کامیابی ہے۔ بتادیں دو سال اور چھ ماہ کے بعد سرینگر کے خانیار علاقے میں سیکیورٹی فورسز اور عسکریت پسندوں کے درمیان انکاؤنٹر ہوا۔ یہ جھڑپ سرینگر میں عسکری سرگرمیوں میں اضافے کی اور اشارہ کر رہی ہے، شہر میں آخری جھڑپ اپریل 2022 میں ہوئی تھی۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جموں کشمیر میں سیکورٹی صورتحال مرکزی وزارت داخلہ کے زیر انتظام ہے۔

فاروق عبداللہ کا آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ

سرینگر (جموں کشمیر): نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے جموں کشمیر میں نو منتخب حکومت کے قیام کے بعد عسکریت پسندوں اور سیکورٹی فورسز کے مابین حملوں میں تیزی آئی ہے جس سے شک وشبہات ظاہر ہورہے ہیں۔ ایسے میں ان حملوں کی آزادانہ طور تحقیقات کی جانی چاہیے۔ ہفتے کے روز انہوں نے کہا: "مجھے شک ہے کہ حکومت سازی سے قبل اس طرح عسکریت پسندوں اور سیکورٹی فورسز کے درمیان مسلح جھڑپے کیوں نہیں بڑھی؟ ایسے میں اس حوالے سے آزادانہ تحقیقات ہونی چاہیے اور یہ پتہ لگایا جانا چاہیے کہ یہ کون کروارہا ہے۔" ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ "مجھے شک ہے کہ اس طرح کے واقعات سے عمر عبداللہ کی قیادت والی حکومت کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش ہوسکتی ہے۔"

ایئر انڈیا کے طیارہ میں گولہ بارود برآمد، تحقیقات شروع

نئی دہلی۔ (ایجنسی) گزشتہ کچھ ہفتوں سے طیاروں کو بم سے اڑانے کی درجنوں دھمکیاں روزانہ مل رہی ہیں، لیکن اب تک جو خبریں سامنے آئی تھیں اس میں سبھی دھمکیوں کو افواہ قرار دیا گیا تھا۔ لیکن اب ایک ایسی خبر سامنے آئی ہے جو دہشت میں ڈالنے والا ہے۔ دبئی سے دہلی پہنچنے والے ایئر انڈیا کے ایک طیارہ میں گولہ بارود برآمد ہوا ہے۔ معاملہ 27 اکتوبر کا ہے، لیکن اس کی اطلاع اب دی جارہی ہے۔ یعنی اب تک طیاروں کو بم سے اڑانے کی ملی سینکڑوں دھمکیاں بھلے ہی افواہ ہوں، لیکن ایئر انڈیا کے ایک طیارہ میں گولہ بارود برآمد ضرور ہوا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ایئر انڈیا کا طیارہ دبئی سے جب دہلی پہنچا تو ایک خاص جگہ پر گولہ بارود دکھائی دی۔ اس کے بعد مستعدی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فلائٹ کے اسٹاف نے سبھی مسافروں کو بہ حفاظت طیارہ سے اتارا، اور پھر بعد میں اس معاملے کی شکایت پولیس سے کی گئی۔ پھر پولیس نے اس پورے معاملے کی تحقیقات شروع کردی۔ حالانکہ اس سلسلے میں بہت زیادہ جانکاری فی الحال نہیں دی گئی ہے۔ ایئر انڈیا کے ایک ترجمان کے ذریعہ دی گئی جانکاری کے مطابق 27 اکتوبر 2024 کو دبئی سے دہلی میں اترنے کے بعد پرواز نمبر آئی-916 کی ایک سیٹ کے پاکیٹ یعنی جیب میں ایک گولہ بارود کارتوس پایا گیا تھا۔

ہندوستان اور چین کے حکام کی ملاقات جلد ہوگی

نئی دہلی، 2 نومبر (یواین آئی) حکومت نے آج کہا کہ اقتصادی تعلقات اور ویزا اور چین کے ساتھ سفر شروع کرنے کے لیے دونوں ممالک کے متعلقہ حکام کے درمیان جلد ہی ایک میٹنگ ہوگی۔ چین کے ساتھ اپریل 2020 میں لائن آف ایکچوئل کنٹرول (ایل اے سی) پر جمود کی بحالی کے معاہدے کے بعد ویزا اور اقتصادی تعلقات کی بحالی کے بارے میں پوچھے جانے پر، وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے آج یہاں ایک باقاعدہ بریفنگ میں کہا کہ جیسا کہ یہ تھا۔ قازان میں رہنماؤں (وزیر اعظم نریندر مودی اور چینی صدر شی جن پنگ) کی میٹنگ میں اس بات پر بھی اتفاق کیا گیا کہ وزرائے خارجہ اور دیگر حکام کی سطح پر متعلقہ ڈائیلاگ میکانزم کو دوطرفہ تعلقات کو مستحکم کرنے اور دوبارہ تعمیر کرنے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ جلد ہی یہ میکانزم ایک دوسرے کی دلچسپی اور تشویش کے مسائل سے نمٹنے کے لیے ملیں گے۔ جب ایل اے سی پر موجودہ صورتحال کے بارے میں وضاحت طلب کی گئی تو ترجمان نے کہا، آپ سب جانتے ہیں کہ 21 اکتوبر کو ہندوستان اور چین کے درمیان دستبرداری کے آخری مرحلے (فوجوں کی واپسی) پر ایک معاہدہ طے پایا تھا۔

جموں وکشمیر میں دہشت گردی کے واقعات ختم ہوں گے

ہماری فوج پوری طرح چوکس ہے، راج ناتھ نے کانپور میں توپ فیکٹری کا دورہ کیا

کانپور: وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ہفتہ کو کانپور میں ایڈوانسڈ ویپنز اینڈ ایکوپمنٹ انڈیا لمیٹڈ (اے ڈبلیو ای آئی ایل) کی یونٹ، فیلڈ گن فیکٹری کا دورہ کیا اور اہم دفاعی صلاحیتوں کا جائزہ لیا۔ وزارت دفاع کے مطابق، اس کارخانے کو ٹینک ٹی-90 اور دھنوش توپ سمیت مختلف آرٹلری گن اور ٹینک کی بیرل اور بریچ اسمبلی بنانے میں مہارت حاصل ہے۔ مسٹر سنگھ نے اہم مقامی دفاعی صلاحیتوں کا جائزہ لینے کے لیے کارخانے کے ہیٹ ٹریٹمنٹ اور نئی اسمبلی شاپ سمیت اہم سہولیات کا معائنہ کیا۔ اس موقع پر، ان کے ساتھ سکریٹری (دفاعی پیداوار) سنجیو کمار اور سکریٹری، ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور ڈی آر ڈی او کے چیئرمین ڈاکٹر سمیر وی کامت بھی تھے۔ شاپ فلور کے دورے کے بعد، وزیر دفاع کو کانپور میں قائم ڈیفنس پبلک سیکٹر کے تین انڈر ٹیکنگز (ڈی پی ایس یو) - اے ڈبلیو ای آئی ایل، ٹروپ کمفرٹس انڈیا لمیٹڈ، گلائیڈرز انڈیا لمیٹڈ کے چیف مینجنگ ڈائریکٹر (سی ایم ڈی) اور کان پور میں واقع ڈی آر ڈی او لیبارٹری، ڈیفنس میٹریل اینڈ اسٹورز ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ اسٹیبلشمنٹ کے ڈائریکٹر نے معلومات دی۔

وہیں وزیر دفاع نے اپنے روحانی گرو ہری ہر داس مہاراج سے شیام نگر میں ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ اس دوران انہوں نے گرو کی رہائش گاہ کے باہر کارکنوں کو ہاتھ ہلا کر ان کا استقبال کیا۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ جو ہفتہ کو شہر پہنچے، نے کہا کہ مودی حکومت جموں وکشمیر میں ہورہے دہشت گردی کے واقعات میں ایسے حالات پیدا کرے گی کہ دہشت گردی کا مکمل خاتمہ ہوجائے گا اور جموں وکشمیر ترقی کرے گا۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ ہماری فوج پوری طرح چوکس ہے۔ ہم فوج کی اہلیت اور سپاہیوں کی اہلیت پر نہ تو کوئی سوال اٹھا سکتے ہیں اور نہ ہی کچھ سن سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ یہاں پیش آنے والے واقعات میں دہشت گرد مسلسل مارے جارہے ہیں اور جموں وکشمیر کو دہشت گردی سے مکمل طور پر آزاد کرنے کی ہماری پوری کوشش ہے۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے دہشت گردی کے معاملے پر پچھلی حکومتوں کو آڑے ہاتھوں لیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم چند سال پہلے کی بات کریں تو جموں وکشمیر میں دہشت گردی کی صورتحال بہت خوفناک تھی۔ پہلے تو بہت سے واقعات ہوتے تھے اور بے گناہ لوگ جان کی بازی ہار جاتے تھے لیکن اب پچھلے چند سالوں میں دہشت گردی کے واقعات پر بھی قابو پالیا گیا ہے۔ حالیہ واقعات میں ہماری فوج نے پوری قوت اور طاقت سے جواب دیا ہے۔

خوفزدہ ہی خوف بیچتا ہے، اکھلیش کا بی جے پی پر شدید حملہ

بٹیں گے تو کٹیں گے کے جواب میں سماج وادی پارٹی نے جڑیں گے تو جیتیں گے کے پوسٹر سڑکوں پر لگوا دیئے ہیں۔ ایس پی رہنما اکھلیش یادو نے بی جے پی کے نعرہ کو بدترین نعرہ قرار دیا ہے۔

لکھنؤ۔ اترپردیش میں ان دنوں سیاسی ہلچل تیز ہوگئی ہے۔ پارٹیاں ایک دوسرے پر پوسٹروں کے ذریعہ حملہ آور ہورہی ہیں۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے بٹیں گے تو کٹیں گے پر تو سیاسی ہنگامہ مچا ہوا ہے۔ اب اس کے جواب میں سماج وادی پارٹی کی طرف سے بھی راجدھانی لکھنؤ کی سڑکوں پر پوسٹر لگائے گئے ہیں۔ ان پوسٹروں میں لکھا ہے جڑیں گے تو جیتیں گے۔ یوپی کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے بھی بی جے پی کے پوسٹر والے نعرے کو لے کر سوشل میڈیا سائٹ پر اپنا رد عمل ظاہر کرتے ہوئے اس کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ منفی نعرہ ان کی مایوسی اور ناکامی کی علامت ہے، جن کا نظریہ جیسا، ان کا نعرہ ویسا ہے۔ اس نعرہ نے ثابت کردیا ہے کہ ان کے جو گنتی کے 10 فیصد ووٹر بچے ہیں، اب وہ بھی کھسکنے کی دہلیز پر ہیں۔ اس لیے یہ ان کو ڈرا کر ایک کرنے کی کوشش میں لگ گئے ہیں لیکن ایسا کچھ ہونے والا نہیں ہے۔

اکھلیش یادو نے اپنے پوسٹ میں آگے لکھا کہ منفی نعرے کا اثر بھی ہوتا ہے۔ دراصل اس مایوس کن نعرہ کے آنے کے بعد ان کے بچے کھچے حامی یہ سوچ کر اور بھی مایوس ہیں کہ جنھیں ہم طاقتور سمجھ رہے تھے، وہ تو اقتدار میں رہ کر بھی کمزوری کی ہی باتیں کر رہے ہیں۔ جس مثالی ریاست کا تصور ہمارے ملک میں کیا جاتا ہے، اس کی بنیاد میں بے خوف ہوتا ہے خوف نہیں۔ یہ سچ ہے کہ خوفزدہ ہی خوف بیچتا ہے کیونکہ جن کے پاس جو ہوگا، وہ وہی تو بیچیں گے۔ اکھلیش یادو نے اپنے پوسٹ کے ذریعہ کہا کہ ملک کی تاریخ میں یہ نعرہ بدترین نعرہ کے طور پر درج ہوگا اور ان کے سیاسی زوال کے آخری باب کے طور پر آخری کیل ثابت ہوگا۔ ملک اور سماج کے مفاد میں انہیں اپنی منفی نظر اور نظریے کے ساتھ اپنے صلاح کار بھی بدل لینے چاہئیں۔ یہ ان کے لیے بہتر ثابت ہوگا۔ ایک اچھی صلاح یہ ہے کہ پالیں تو اچھے خیال پالیں اور آستینوں کو کھلا رکھیں، ساتھ ہی بانہوں کو بھی، اسی میں ان کی بھلائی ہے۔

اسرائیلی وزیراعظم کے مشیر اور ترجمان سمیت متعدد گرفتار

’ٹاپ سیکرٹ‘ خفیہ دستاویزات وزیراعظم بنجمن نیتن یاھو کے آفس سے افشا ہونے کا معاملہ

تل ابیب: غزہ جنگ سے متعلق راز افشا کرنے پر تل ابیب میں وزیراعظم ہاؤس کے ترجمان اور مشیر سمیت متعدد اعلی حکام کو گرفتار کرلیا گیا۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق اسرائیلی خفیہ ایجنسی شاباک، پولیس اور فوج ’ٹاپ سیکرٹ‘ خفیہ دستاویزات وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو کے آفس سے افشا ہونے کی مشترکہ تحقیقات کررہی ہیں۔ اس سلسلے میں متعدد مشتبہ افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ اس منصوبے کے افشا ہونے سے اسرائیل کے جنگی مقاصد اور قومی سلامتی کو نقصان پہنچا ہے۔ ملزمان پر شبہ ہے کہ انہوں نے جرمن اخبار بلڈ اور دیگر اسرائیلی صحافیوں کے ساتھ خفیہ معلومات کا اشتراک کیا تھا۔ اسرائیلی جج مناحم مرزاہی نے بتایا ہے کہ متعدد مشتبہ افراد کو پوچھ گچھ کے لیے گرفتار کیا گیا ہے اور تاحال تفتیش جاری ہے، تاہم ملزمان کی شناخت کو تاحال ظاہر نہیں کیا گیا ہے اور چھپایا جارہا ہے جب کہ نیتن یاہو کے دفتر نے بیان میں کہا ہے کہ ان میں عملے کا کوئی شخص شامل نہیں۔ بعض تجزیہ کاروں نے بتایا ہے کہ وزیراعظم کے ایسے بھی معاونین ہیں جو ان کے لیے کام کرتے ہیں لیکن ان کے دفتر کے باضابطہ ملازم نہیں۔ رپورٹ کے مطابق ملزمان نے یرغمالیوں

کی بات چیت میں حماس کی حکمت عملی سے متعلق دستاویزات کو لیک اور توڑ مروڑ کر پیش کیا۔ گرفتار ہونے والوں میں سے ایک شخص پچھلے ڈیڑھ سال سے نیتن یاہو کا مشیر ہے، جس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ ہر روز وزیراعظم کے دفتر میں اس کے ساتھ ہوتا تھا، ساتھ بیٹھتا تھا، ہر دورے پر اس کے ساتھ جاتا تھا، تمام مشاورتوں میں شریک ہوتا تھا اور وزیراعظم کے ساتھ قافلے میں سفر بھی کرتا تھا، نیتن یاہو اسے ہر روز ذاتی طور پر فون کرتا، مشورہ کرتا اور مشن پر بھیجتا تھا۔ اسرائیلی چینل 12 نے اس شخص کی متعدد دھندلی تصویریں بھی نشر کی ہیں جن میں سے ایک میں وہ نیتن یاہو اور کئی دیگر وزراء کے ساتھ ایک کمرے میں موجود ہے۔ گرفتار شدگان میں وزیراعظم کے دفتر کا ایک ترجمان بھی شامل ہے جس کے بارے میں کہا گیا کہ بغیر سیکیورٹی کلیئرنس اسے ملازمت پر رکھا گیا تھا۔ اس شخص کو خفیہ دستاویزات تک رسائی بھی حاصل تھی اور وہ وزیر اعظم کے ساتھ خفیہ دورے بھی کرتا تھا۔ دوسری جانب اسرائیلی اپوزیشن اس اسکینڈل کا ذمہ دار نیتن یاہو کو قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ہمیشہ کی طرح خود کو اس معاملے سے بری الذمہ قرار دینے اور دوسروں پر ذمہ داری ڈالنے کی کوشش کررہے ہیں، لیکن حقائق اس کے برعکس ہیں، درحقیقت وہ خود اپنے دفتر سے نکلنے والے ہر کاغذ، کے ذمہ دار ہیں۔ یاد رہے کہ اسرائیلی حساس دستاویزات افشا ہونے کے متعدد واقعات پیش آچکے ہیں جس میں ایران پر حملے کے منصوبے کی دستاویزات کا افشا ہونا بھی شامل ہے۔

فرانس کے بعد اسپین نے بھی اسرائیل پر بڑی پابندی لگادی

میڈرڈ، 2 نومبر (یو این آئی) فرانس کے بعد اسپین نے بھی اسرائیلی کمپنیوں پر دفاعی نمائش میں شرکت پر پابندی لگادی ہے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق اسپین نے اسرائیلی کمپنیوں کو میڈرڈ کی 2025 کی دفاعی نمائش میں شرکت کرنے سے روک دیا ہے۔ وزیر دفاع نے واضح پیغام دیتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل اور اس کی کمپنیاں دفاعی نمائش میں حصہ نہیں لے سکتیں۔ دوسری جانب فرانس نے بھی اگلے ماہ پیرس میں ہونے والی دفاعی نمائش میں اسرائیلی اسلحہ ساز کمپنیوں کو شو میں حصہ لینے سے روکتے ہوئے ساز وسامان کی نمائش پر پابندی لگادی ہے۔ الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق مذکورہ پابندی فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون کی جانب سے اسرائیل کو ہتھیاروں کی فراہمی روکنے کے مطالبے کے بعد سامنے آئی ہے۔ دفاعی نمائش کے منتظمین کی جانب سے اسرائیلی کمپنیوں کو مطلع کردیا گیا کہ وہ 4 نومبر کو پیرس میں ہونے والے یورو نوال دفاعی شو میں حصہ تو لے سکتی ہیں لیکن ساز وسامان کی نمائش کی اجازت نہیں ہوگی۔ منتظمین نے بتایا کہ فرانسیسی حکومت نے انہیں اپنے فیصلے سے آگاہ کردیا کہ اسرائیلی وفود کو بغیر کسی آلات کی نمائش کے شو شرکت کی منظوری دی جائے گی۔ منتظمین کے مطابق حکومتی فیصلے سے 7 اسرائیلی کمپنیاں متاثر ہوں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت کے فیصلے کے مطابق اسرائیلی کمپنیاں اور شہری جو شرکت کرنا چاہتے ہیں ان کا شو میں اوپر درج شرائط کے تحت استقبال کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ پچھلے دنوں فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون نے فلسطینیوں پر جاری حملوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا تھا اور لبنان میں زمینی فوج آپریشن شروع کرنے پر بھی اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو پر تنقید کی تھی۔

اسرائیل اور امریکہ کی حرکتوں کا ایران سخت جواب دے گا: خامنہ ای

تہران، 2 نومبر (یو این آئی) ایرانی رہبر اعلیٰ خامنہ ای نے کہا کہ وہ اسرائیل اور امریکہ دونوں کو ایران کے خلاف ان کے اقدامات کا قطعی طور پر سخت جواب دیں گے۔ ایرانی مذہبی رہنما اعلیٰ آیت اللہ علی خامنہ ای نے 1979 میں تہران میں امریکی سفارت خانے پر قبضے کی سالگرہ کے موقع پر منائے جانے والے قومی طلبہ دن" کے موقع پر تہران میں اپنی رہائش گاہ پر طلبہ کے ایک بڑے گروپ کو شرف ملاقات بخشا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے خامنہ ای نے کہا کہ اس وقت ایران میں امریکی سفارتخانے کو جاسوسی کے گھڑ کے طور پر استعمال کیا گیا۔" امریکی سفارت خانہ نہ صرف ایک سفارتی اور معلوماتی مرکز تھا، بلکہ ایران کے خلاف اندرونی اشتعال انگیزی کا ایک ذریعہ بھی تھا، یہ قائد آیت اللہ روح اللہ خمینی کی جان کو خطرے میں ڈالنے کے زیر مقصد منصوبہ کار ایک سنٹر بھی تھا۔ خطے میں اسرائیل کے اقدامات اور 26 اکتوبر کو ایران پر حملے کا ذکر کرتے ہوئے خامنہ ای نے کہا: "دشمن، صیہونی حکومت اور امریکہ دونوں کو جان لینا چاہیے کہ انہیں ایران، اس کے عوام اور مزاحمتی محاذ کے خلاف ان کی کارروائیوں کا سختی سے جواب ملے گا۔" خامنہ ای نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ "یقیناً، آج عالمی نظام پر حکمرانی کرنے والے مجرمانہ کارروائیوں کے ذریعے ایرانی قوم اور ملکی حکام کی عوامی تحریک کو کسی بھی طرح ناکام نہیں بنا سکیں گے۔

لبنان: تازہ حملوں میں 52 افراد لقمہ اجل

بیروت، 2 نومبر (یو این آئی) مشرقی لبنان کے شہر بعلبیک میں اسرائیلی فوج کی جانب سے گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران کیے گئے حملوں میں 52 افراد اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ لبنانی وزارت صحت کی جانب سے جاری کردہ بیان میں بعلبیک شہر کو نشانہ بنانے والے اسرائیلی فوج کے حملوں کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں۔ بتایا گیا ہے کہ اسرائیلی حملوں میں بعلبیک میں 52 افراد کی موت اور 72 زخمی ہوئے۔ اسرائیلی فوج نے 23 ستمبر کو لبنان کے جنوبی شہروں کے ساتھ ساتھ بقاء اور بعلبیک کے علاقوں پر سینکڑوں فضائی حملے کیے۔ لبنانی وزارت صحت کے اعداد وشمار کے مطابق 8 اکتوبر 2023 سے اب تک 104 بچوں اور 194 خواتین سمیت کل 2,897 افراد ہلاک اور 13,150 افراد زخمی ہو چکے ہیں۔ اسرائیلی بمباری کی وجہ سے لبنان میں لاکھوں افراد بے گھر ہوئے ہیں۔ لبنانی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ بے گھر ہونے والے افراد میں سے 5 لاکھ 18 ہزار سے زائد شام کی طرف کوچ کر چکے ہیں۔

حماس کے سینئر رہنما بمباری میں شہید

حماس کے سینئر رہنما عزالدین قصاب غزہ میں اسرائیلی بمباری میں شہید ہو گئے۔ اسرائیلی فوج کی جانب سے جاری بیان کے مطابق عزالدین قصاب حماس کے سینئر رہنماؤں کی ہٹ لسٹ میں شامل آخری رہنما تھے۔ عزالدین قصاب کو خان یونس میں بمباری کے دوران نشانہ بنایا گیا۔ حماس نے عزالدین قصاب کی شہادت کی تصدیق کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ عزالدین قصاب کے ساتھ موجود دوسرے رہنما ایمن آئش بھی شہید ہوئے۔ اسرائیلی جنگی طیاروں نے دونوں رہنماؤں کی گاڑی پر بمباری کی۔ اسرائیلی فوج نے نصیرت کیمپ کے اطراف بھی ٹینکوں سے گولہ باری کی جس کے نتیجے میں 26 فلسطینی شہید ہو گئے۔ دوسری جانب لبنان کے مختلف حصوں پر اسرائیل کی بمباری سے 52 افراد شہید اور 72 افراد زخمی ہو گئے۔ غزہ جنگ شروع ہونے سے اب تک اسرائیلی فوج کے 778 افسران اور اہلکار مارے جا چکے ہیں۔ اسرائیلی حکام نے ان ہلاکتوں کی تصدیق کی ہے۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی صدارت برطانیہ کے سپرد

اقوام متحدہ، 2 نومبر (یو این آئی) برطانیہ نے سوئٹزرلینڈ سے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی معینہ مدتی صدارتی امور سنبھال لیے ہیں۔ اقوام متحدہ میں برطانیہ کی مستقل نمائندہ باربرا ووڈورڈ نے اپنے ملک کی سلامتی کونسل کی صدارت کے حوالے سے ایک پریس کانفرنس کی۔ یہ بتاتے ہوئے کہ برطانیہ نے انتہائی مشکل دور میں سوئٹزرلینڈ سے صدارتی فرائض حاصل کیے ہیں، ووڈورڈ نے کہا کہ ہم دوسری جنگِ عظیم کے بعد سب سے زیادہ تنازعات کے دور سے گزر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مدت صدارت کے دوران، برطانیہ مشرق وسطی، روس-یوکرین جنگ اور سوڈان پر توجہ مرکوز کرے گا۔ یہ بتاتے ہوئے کہ مشرق وسطی میں کشیدگی کو مزید بڑھانا کسی کے بھی مفاد میں نہیں ہے، ووڈورڈ نے کہا کہ یہ معاملہ ان کے دور صدارت میں ایجنڈے پر رہے گا۔ اس بات کی نشاندہی کرتے ہوئے کہ دنیا بھر میں 339 ملین افراد کو اقوام متحدہ اور اس کے شراکت داروں کی طرف سے فراہم کی جانے والی انسانی امداد کی ضرورت ہے، ووڈورڈ نے کہا کہ اقوام متحدہ دنیا کے بہت سے حصوں میں سرگرم ہے، لیکن خاص طور پر فلسطینیوں کے لیے اس کی اہمیت کافی زیادہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مشرق وسطی میں فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی کا کوئی متبادل نہیں اور ایجنسی کے خلاف اسرائیل کا قانون "غلط فعل" ہے، صرف فلسطینیوں کو ہی نہیں، بلکہ ہم سب کو اقوام متحدہ کی ضرورت ہے۔"

غزہ میں فوجی بمباری میں 50 بچوں سمیت 84 فلسطینی شہید

اسرائیل جنگ بندی کی کوششوں کو مسترد کر رہا ہے: لبنانی وزیراعظم

غزہ، 2 نومبر (یو این آئی) اسرائیلی فوجیوں نے غزہ میں 2 رہائشی عمارتوں پر وحشیانہ بمباری کردی، جس کے نتیجے میں 50 سے زائد بچوں سمیت 84 فلسطینی شہید ہو گئے۔ قطری نشریاتی ادارے ’الجزیرہ‘ کی رپورٹ کے مطابق غزہ میں سرکاری میڈیا آفس نے رپورٹ کیا کہ اسرائیلی قابض فوج نے شمالی غزہ کی پٹی میں رہائشی عمارتوں پر وحشیانہ بمباری کی، جس کے نتیجے میں 50 سے زائد بچوں سمیت 84 شہید ہو گئے۔ ایران کی مہر نیوز ایجنسی نے اس حوالے سے رپورٹ کیا کہ اس حملے کے نتیجے میں 170 سے زائد افراد متاثر ہوئے جبکہ درجنوں افراد لاپتا اور زخمی ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ 84 افراد کو شہید کیا گیا جبکہ اسرائیل کی مسلسل بمباری کے دوران علاقے میں سول ڈیفنس کا عملہ، طبی خدمات یا دیگر امدادی خدمات دستیاب نہیں ہیں۔ مزید بتایا گیا ہے کہ شمالی غزہ میں صحت کا نظام تباہ ہو چکا ہے اور ہسپتال بند ہیں۔ بیان کے مطابق غزہ کی حکومت نے عالمی برادری سے شہریوں کے تحفظ کے لیے اپنی ذمہ داری کو نبھانے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اسرائیل اور اس کے اتحادیوں کو غزہ میں جاری ’نسل کشی‘ کا ذمہ دار ٹھہرائیں۔ 7 اکتوبر 2023 کے بعد سے وزارت صحت کے مطابق غزہ میں اسرائیلی حملوں میں اب تک 43 ہزار 259 فلسطینی شہید جبکہ ایک لاکھ سے زائد زخمی ہو چکے ہیں، الجزیرہ کے مطابق شہدا کی حقیقی تعداد اس سے زیادہ ہوسکتی ہے۔

لبنان کے وزیراعظم نجیب میقاتی نے کہا ہے کہ اسرائیل جنگ بندی کی کوششوں کو "مسترد" کر رہا ہے، بیروت کے مضافات میں ہونے والے حالیہ حملے اس کا واضح ثبوت ہیں۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق لبنان کے وزیراعظم نے اسرائیل پر جنگ بندی کے خاتمے کی کوششوں کو مسترد کرنے کا الزام اس وقت عائد کیا ہے جب اسرائیلی فوج نے جنوبی بیروت پر دوبارہ بمباری کی۔ وزیراعظم میقاتی نے ان حملوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ بیروت کے جنوبی علاقے اور دیگر علاقوں پر بمباری "اسرائیل کی جانب سے جنگ بندی کو یقینی بنانے کی تمام کوششوں کو مسترد کرنے کا اشارہ دیتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق گزشتہ جمعے کی صبح اسرائیلی فوج کی جانب سے بیروت کے جنوبی مضافاتی علاقوں میں کم از کم 10 حملے کیے گئے، اس سے قبل اسرائیلی فوج نے مقامی آبادی کو یہ علاقہ خالی کرنے کی ہدایات جاری کی تھیں۔ لبنان کی نیوز ایجنسی کے مطابق حملوں سے نشانہ بنائے گئے علاقوں میں بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی اور درجنوں عمارتیں زمین بوس ہو گئیں، کئی مقامات پر آگ بھڑک اٹھنے کی بھی اطلاعات ہیں۔ رپورٹس کے مطابق یہ اسرائیلی حملے بیروت کے جنوب میں بنت جبیل اور بیروت کے جنوب مشرق میں واقع علاقوں پر کیے گئے۔

جبالیا میں 12 صیہونی فوجی ہلاک اور زخمی

غزہ: شہید عزالدین القسام بریگیڈ نے اعلان کیا ہے کہ جبالیا کیمپ کے القصاصیم علاقے میں ایک خفیہ اڈے پر اس کے حملے میں 12 صیہونی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے اور ایک فوجی گاڑی نیز ایک ٹینک تباہ ہو گیا۔ القسام بریگیڈ نے اعلان کیا ہے کہ اس کے مجاہدین نے جبالیا کیمپ کے القصاصیم علاقے میں ایک عمارت پر حملہ کردیا جس میں بارہ صیہونی فوجی چھپے ہوئے تھے۔ اس رپورٹ کے مطابق آر پی جی سے کیے جانے والے فلسطینی مجاہدین کے اس حملے میں بھی بارہ صیہونی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ القسام بریگیڈ نے بتایا ہے کہ اس کے مجاہدین کے اس حملے میں صیہونی فوج کی ایک گاڑی اور ایک ٹینک تباہ ہو گیا۔ القسام بریگیڈ نے اس حملے کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ فلسطینی مجاہدین کے حملے کے بعد تین صیہونی فوجی ایک مرکاوا ٹینک کی طرف بھاگ رہے تھے کہ وہ ٹینک بھی ایک طاقتور بم سے حملہ کر کے تباہ کر دیا گیا۔ اس رپورٹ کے مطابق القسام بریگیڈ کے مجاہدین نے ایک اور آپریشن میں غاصب صیہونی فوج کی ایک گاڑی کو الیاسین 105 نوعیت کے راکٹ سے نشانہ بنا کر تباہ کر دی۔

امریکہ اور روس براہ راست جنگ کے دہانے پر ہیں: روسی وزیر خارجہ

ماسکو، 2 نومبر (یو این آئی) روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے ترک اخبار حریت میں شائع ہونے والے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ امریکہ اور روس "براہ راست جنگ کے دہانے پر ہیں"۔ انہوں نے امریکی انتخابات کے حوالے سے پوچھے گئے سوال کے جواب میں کہا کہ "موجودہ صدر (جو بائیڈن) کے دور میں جنہوں نے امریکہ میں روسوفوبیا کو انتہا تک پہنچا دیا ہے، ہمارے دونوں ممالک براہ راست فوجی تصادم کے دہانے پر ہیں"۔ انہوں نے مزید کہا کہ "ہم کسی کو دوسرے پر ترجیح نہیں دیتے۔ ٹرمپ کے دور حکومت میں امریکی انتظامیہ نے سابقہ انتظامیہ کے مقابلے میں سب سے زیادہ روس مخالف پابندیوں کو اپنایا ہے"۔ لاوروف نے کہا کہ "اس بات سے قطع نظر کہ انتخابات کون جیتے گا، ہم یہ دیکھتے ہیں کہ امریکہ میں روس مخالف رویہ تبدیل ہوسکتا ہے"۔ ستمبر میں مائیکروسافٹ گروپ نے کہا کہ روس نے امریکی انتخابات میں غیر ملکی مداخلت کے خدشات کو ہوا دیتے ہوئے سازشی نظریات کی حمایت کرنے والی ویڈیوز نشر کر کے ڈیموکریٹک امیدوار کملا ہیرس کی مہم کے خلاف غلط معلومات پھیلانے کی کارروائیاں تیز کردی ہیں۔ دوسری طرف ٹرمپ اور روسی صدر ولادیمیر پوتین جو نہ تو دشمن ہیں اور نہ ہی قریبی ساتھی، جان بوجھ کر مبہم تعلقات برقرار رکھتے ہیں۔ روسی صدر کا خیال ہے کہ امریکہ کے ساتھ ان کے تعلقات کا انحصار انتخابات کے بعد اس کے موقف پر ہوگا۔ انہوں نے یوکرین میں امن قائم کرنے کی خواہش میں ریپبلکن امیدوار کے اخلاص" کی تعریف کی۔

امریکہ برکس کے خلاف سخت زور لگا رہا ہے: الیکسی موزن

واشنگٹن، 2 نومبر (یو این آئی) بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کے روس کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر الیکسی موزین نے کہا ہے کہ امریکہ اور مغربی ممالک برکس ممالک کے خلاف سخت دباؤ ڈال رہے ہیں، جس کی وجہ سے یونین کے ارکان پر دباؤ بڑھ رہا ہے۔ خبر رساں ایجنسی ریا نووستی نے یہ اطلاع دی ہے۔ مسٹر موزن نے یکم نومبر کو اپنا عہدہ چھوڑنے سے پہلے برکس کی ترقی کے بارے میں مغرب کے خدشات پر ایک انٹرویو میں کہا کہ امریکہ اپنے سفارت خانوں کے ذریعے برکس ممبران پر اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔" وہ، خاص طور پر امریکہ۔ برکس ممالک کو پیچھے سے پکڑنے کی بہت کوشش کر رہے ہیں،" مسٹر موزن نے کہا کہ مغربی ممالک برکس کے رکن ممالک کے درمیان تعاون کو گہرا کرنے کے بارے میں فکر مند ہیں، لیکن وہ اسے قبول کرنے سے انکاری ہیں۔ انہوں نے کہا" وہ جھوٹ بول رہے ہیں جب وہ کہتے ہیں کہ وہ برکس ممالک کے درمیان تعاون کو گہرا کرنے کے بارے میں فکر مند نہیں ہیں، ان میں سے بیشتر ممالک کے ساتھ ان کے بہترین دو طرفہ تعلقات ہیں،" برکس ایک بین الحکومتی انجمن ہے جو سال 2006 میں قائم ہوئی تھی۔ روس نے یکم جنوری 2024 کو برکس کی سربراہی سنبھالی۔ سال کا آغاز ایسوسی ایشن میں نئے ممبران کے داخلے سے ہوا۔ روس، برازیل، ہندوستان، چین اور جنوبی افریقہ کے علاوہ اب اس کے رکن ممالک میں مصر، ایتھوپیا، ایران، متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب بھی شامل ہیں۔ روس کی برکس چیئرمین شپ مساوی عالمی ترقی اور سلامتی کے لیے کثیر الجہتی کو مضبوط بنانے پر مرکوز ہے۔ روس 200 سے زیادہ سیاسی، اقتصادی اور سماجی تقریبات کا انعقاد کر رہا ہے۔

افریقہ میں ایم پوکس کے کیسز میں 500 فیصد اضافہ، 19 ممالک متاثر

آدیس آبابا، 02 نومبر (یو این آئی) افریقہ میں ایم پوکس کے تصدیق شدہ کیسز میں گزشتہ سال کے مقابلے اس سال 500 فیصد سے زیادہ کا اضافہ ہوا ہے جس سے متاثرہ ممالک کی تعداد 19 ہو گئی ہے۔ یہ معلومات افریقہ سینٹرز فار ڈیزیز کنٹرول اینڈ پریوینشن (افریقہ سی ڈی سی) نے دی ہے۔ افریقہ سی ڈی سی کے چیف آف سٹاف نگاشی نگونگو نے ایک آن لائن میڈیا بریفنگ کے دوران کہا کہ افریقہ میں سال کے آغاز سے اب تک 48,093 ایم پوکس کیسز ریکارڈ کیے گئے ہیں، جن میں 10,372 تصدیق شدہ کیسز اور 1,048 سے زیادہ اموات شامل ہیں۔ نگونگو نے کہا،" جب ہم (اس سال رپورٹ ہونے والے تصدیق شدہ کیسز) کا 2023 سے موازنہ کرتے ہیں تو اس میں 500 فیصد سے زیادہ کا اضافہ ہوتا ہے۔" صورتحال اب بھی قابو میں نہیں ہے۔ معاملات اب بھی عام طور پر بڑھ رہے ہیں۔" ماریشس ایم پوکس کیسز رپورٹ کرنے والا تازہ ترین افریقی ملک بن گیا ہے، جس سے متاثرہ ممالک کی کل تعداد 19 ہو گئی ہے۔ افریقہ سی ڈی سی کے اعداد وشمار سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ وسطی افریقی خطہ اس وباء سے سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے، جو کہ رپورٹ ہونے والے تمام کیسز کا 85.7 فیصد اور اموات کا 99.5 فیصد ہے۔ گزشتہ ہفتے کے دوران افریقی براعظم میں 2,766 نئے کیسز ریکارڈ کیے گئے، جن میں سے 1,254 کی تصدیق ہوئی، ساتھ ہی 34 نئی اموات بھی ہوئیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈیموکریٹک ریپبلک آف کانگو اور برونڈی میں تمام نئے تصدیق شدہ کیسز کے 94 فیصد معاملے ہیں۔

اسرائیل اور لبنان تنازع کو ختم کیا جائے: ٹرمپ

واشنگٹن، 2 نومبر (یو این آئی) ری پبلکن امیدوار اور سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ وقت آگیا ہے کہ اسرائیل اور لبنان کے تنازع کو ختم کیا جائے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ مشرق وسطی اور امریکا میں ایسے لوگ ہیں جو اپنا کام نہیں کر رہے۔ سابق امریکی صدر کا بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکی صدارتی الیکشن میں 3 روز باقی رہ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکی جانتے ہیں کہ ڈیموکریٹس کیا کر رہے ہیں، وہ صرف جعلی خبریں پھیلا رہے ہیں، ٹرمپ نے اپنے خطاب میں بائیڈن انتظامیہ کے معاشی ریکارڈ کو بھی نشانہ بنایا۔ دوسری جانب گزشتہ روز انتخابی مہم کے دوران سابق صدر ٹرمپ کا خواتین سے متعلق متنازع بھی سامنے آیا۔ ٹرمپ نے خود کو خواتین کا محافظ قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ خواتین کی حفاظت یقینی بنائیں گے، چاہے خواتین ان سے متفق ہوں یا نہ ہوں۔

لاہور میں اسموگ کی خطرناک صورتِ حال، ایئر کوالٹی انڈیکس ایک ہزار سے تجاوز کر گیا

لاہور، 2 نومبر (یو این آئی) صوبائی دارلحکومت لاہور اسموگ کی اوسط شرح میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا، ایئر کوالٹی انڈیکس ایک ہزار 67 تک پہنچ گیا۔ تفصیلات کے مطابق لاہور پر اسموگ کے سائے برقرار ہیں، گرین لاک ڈاؤن سے بھی صورتحال بہتر نہ ہوسکی۔ لاہور کا فضائی معیار انتہائی مضر صحت ہونے کے سبب شہریوں کیلئے خطرناک قرار دیا جارہا ہے، شہر میں اسموگ کی اوسط شرح میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا ہے اور ایئر کوالٹی انڈیکس ایک ہزار سڑسٹھ تک پہنچ گیا۔ لاہور دنیا کے آلودہ شہروں میں سرفہرست ہے جبکہ بھارت کا شہر دہلی آلودہ ترین شہروں کی فہرست میں دوسرے اور کلکتہ تیسرے نمبر پر ہے۔ ماہرین ماحولیات نے موجودہ صورتحال میں شہریوں کو باہر نکلنے سے پرہیز کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بچے، بزرگ اور بیمار افراد گھروں میں رہیں۔ ماہر ماحولیات نے کہا کہ شہر کی فضا آلودہ ہونے سے سانس لینے میں دشواری ہورہی ہے، یہ فضا شہریوں کے ساتھ چرند پرند اور نباتات کے لیے بھی نقصان دہ ہے، شہری متوازن خوراک اور پانی کا زیادہ استعمال کریں۔ انسداد اسموگ آپریشن کے دوران محکمہ ماحولیات نے سینکڑوں گاڑیوں کے چالان کئے۔ محکمہ موسمیات نے کراچی سمیت سندھ کے بیشتر اضلاع میں موسم گرم رہنے کا امکان ہے۔ کوئٹہ، اسلام آباد اور پشاور میں موسم خشک رہنے کی پیشگوئی کرتے ہوئے کہا کہ کراچی میں آج درجہ حرارت پینتیس سے چھتیس ڈگری رہنے کا امکان ہے۔ کشمیر اور گلگت بلتستان میں موسم سرد ہوگیا، لیہ میں منفی تین اور اسکردو میں صفر ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔

پاکستانی ہوائی اڈوں پر بائیومیٹرک تصدیق لازمی

اسلام آباد، 2 نومبر (یو این آئی) حکومت پاکستان نے سرحدی حفاظت کو بڑھانے کے لیے ملک بھر کے ہوائی اڈوں پر بائیومیٹرک تصدیق کو لازمی قرار دے دیا ہے۔ وزارت داخلہ نے ایک بیان میں کہا کہ جمعہ کو ملک کی وفاقی تحقیقاتی ایجنسی کو بائیومیٹرک مشینوں کی تنصیب کے حوالے سے فوری کارروائی کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ یہ مشینیں ہوائی اڈوں پر بین الاقوامی امیگریشن کاؤنٹرز پر نصب کی جائیں گی تاکہ مسافروں کی موثر تصدیق کو یقینی بنایا جاسکے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ مشینیں نصب ہونے کے بعد بین الاقوامی مسافروں کے لیے بائیومیٹرک تصدیق لازمی ہوجائے گی۔ اس اقدام سے مفرور اور مطلوبہ مجرموں کے لیے ملکی یا بین الاقوامی سفر کرنا تقریباً ناممکن ہوجائے گا۔

ڈونلڈ ٹرمپ کی ریلی کے دوران فلسطین کی آزادی کیلئے نعرے بلند

واشنگٹن، 2 نومبر (یو این آئی) امریکی ریاست مشی گن کے عرب اکثریتی آبادی والے شہر ڈیربورن میں ڈونلڈ ٹرمپ کی انتخابی ریلی کے دوران فلسطین کی آزادی کیلئے نعرے بلند ہو گئے۔ امریکی انتخابات میں باقی تین روز رہ گئے ہیں، ڈونلڈ ٹرمپ اور کملا ہیرس دونوں ہی امیدوار فیصلہ کن برتری حاصل کرنے کیلئے زیادہ سے زیادہ ووٹرز کو اپنی جانب مائل کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں جبکہ انتخابی مہم کی گہما گہمی بھی عروج کو پہنچی ہوئی ہے۔ امریکی میڈیا رپورٹ کے مطابق مشی گن کے عرب اکثریتی شہر ڈیربورن میں ڈیموکریٹس کی مشرق وسطی پالیسی پر ناراضگی کے باعث ووٹرز کی رائے منقسم ہے، اس لیے ڈونلڈ ٹرمپ کی ریلی کے دوران بھی سڑکوں پر جمع ہجوم میں یو ایس اے اور فلسطین کی آزادی کے نعرے سنائی دیتے رہے۔ امریکی میڈیا کے مطابق مقامی ووٹرز کا کہنا ہے کہ مشی گن کے میدان میں مسلمان ووٹرز ہار اور جیت کا فرق پیدا کرسکتے ہیں، مشی گن کے مسلمان جانتے ہیں کہ کیا داؤ پر لگا ہوا ہے۔ رپورٹس کے مطابق غزہ جنگ پر بائیڈن انتظامیہ کے موقف سے ناراض عرب ووٹرز کے علاقوں میں کملا ہیرس کو روایتی ڈیموکریٹ ووٹرز کی حمایت حاصل کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جبکہ ڈونلڈ ٹرمپ عرب نژاد امریکیوں کو اپنی جانب راغب کرنے کیلئے بھرپور کوششیں کر رہے ہیں اور یہ صورتحال کملا ہیرس کیلئے ایک چیلنج بن سکتی ہے۔ تاہم کچھ مقامی رہنماؤں کا خیال ہے کہ مشی گن کی مسلمان کمیونٹیز کو ایک ہی لینس سے دیکھنا غلطی ہوگی۔ ہیمٹر ینک سٹی کونسل کے منتخب رکن محمد حسن کے مطابق 25 ہزار سے زائد بنگلا دیشی مسلمانوں کے 80 فیصد سے زائد ووٹ کملا ہیرس کو جائیں گے جبکہ 20 فیصد ووٹ ٹرمپ کو مل سکتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ممکن ہے کہ اس شہر میں یمنی مسلمانوں کے ووٹ منقسم ہوجائیں اور دونوں امیدواروں کی طرف 50 / 50 کے تناسب سے تقسیم بھی ہو سکتے ہیں کیونکہ عرب کمیونٹی میں غزہ جنگ پر غصہ حقیقی ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ یمنی ووٹرز بنگلا دیشیوں کے برعکس بڑی تعداد میں ووٹ ڈالنے کیلئے نہیں آتے۔ ایک اور مقامی رہنما کا خیال ہے کہ کچھ عرب کمیونٹیز غزہ معاملے پر کملا ہیرس کو حل تلاش کرنے کیلئے موزوں مزاج رکھنے والی امیدوار سمجھتی ہیں۔ مقامی رہنماؤں کا کہنا تھا کہ ٹرمپ نے پنسلوینیا میں تقریر کے دوران یمنی نسل کے لوگوں کو دہشتگرد پس منظر رکھنے والے لوگ قرار دیا تھا، اب مشی گن میں ان ہی یمنیوں کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مقامی رہنماؤں کے مطابق یمنی ووٹرز کی حمایت حاصل کرنے کیلئے بنیادی طور پر ٹرمپ یہ کہہ رہے ہیں کہ تم مجھے پسند ہو لیکن تمہاری قوم دہشتگرد ہے، اس لیے ان لوگوں کو اتنا سادہ بھی نہ سمجھیں انہیں معلوم ہے کہ ان کا کیا کچھ داؤ پر لگا ہوا ہے۔

مہاکمبھ میں 45 ہزار خاندانوں کو ملے گا روزگار

یوگی حکومت کا منصوبہ تیار□، دی جا رہی ہے ٹریننگ

لکھنؤ۔مہاکمبھ کے پیش نظر یوگی حکومت سیاحت کے شعبے کو اسکل ڈیولپمنٹ اور مینجمنٹ سے جوڑ رہی ہے۔ بوٹ مین، اسٹریٹ وینڈرز، آٹو ٹیکسی ڈرائیوروں کو بھی ٹور گائیڈ کے طور پر تربیت دی جا رہی ہے۔

یوپی کے پریاگ راج میں 2025 میں ہونے والے مہاکمبھ کی تیاریاں زوروں پر ہیں۔ یہاں 45 سے 50 کروڑ ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کی آمد متوقع ہے۔ کروڑوں کی تعداد میں آنے والے سیاحوں سے بڑی تعداد میں مقامی لوگوں کو روزگار ملے گا۔ اس کے پیش نظر محکمہ سیاحت کی جانب سے مختلف تربیتی پروگرام چلائے جا رہے ہیں۔ اس سے نہ صرف دکانداروں اور خدمات فراہم کرنے والوں کی آمدنی میں اضافہ ہوگا بلکہ 45 ہزار سے زائد خاندانوں کو براہ راست یا بالواسطہ روزگار بھی ملے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام مذہبی سیاحتی مقامات کے قریب روزگار کے نئے ذرائع بھی تیار ہوں گے۔

ریاست میں سیاحت کے شعبے کو فروغ دینے کے لیے نئی سیاحتی پالیسی-2022 کو منظوری دی گئی ہے۔ اس کے بعد سیاحت کے شعبے کی ترقی نے زور پکڑا ہے۔ نئی سیاحتی پالیسی کے ساتھ ریاست میں 20 ہزار کروڑ روپے کی سرمایہ کاری اور 10 لاکھ لوگوں کو روزگار فراہم کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ اس میں سب سے پہلے سیاحت کے شعبے سے متعلق خدمات فراہم کرنے والوں کو اسکل ڈیولپمنٹ اور مینجمنٹ سے جوڑا جا رہا ہے۔ پریاگ راج مہاکمبھ اس کے لیے ایک بڑا پلیٹ فارم ثابت ہو رہا ہے۔

اس سلسلے میں مہاکمبھ میں سیاحوں کے ساتھ براہ راست یا بلاواسطہ رابطے میں آنے والے تمام خدمات فراہم کرنے والوں کو تربیت دی جا رہی ہے۔ بوٹ مین، ٹور گائیڈز، اسٹریٹ وینڈرز اور سروس پرووائیڈرز کو ہنرمندی اور انتظامی تربیت دی جا رہی ہے۔ ملاحوں کی آمدنی بڑھانے اور ان کی استعداد کار بڑھانے کے لیے محکمہ سیاحت 2000 ملاحوں کو تربیت دے رہا ہے۔ ان کی ٹریننگ راجدھانی کے معزز کانشیرام ٹورازم مینجمنٹ انسٹی ٹیوٹ میں چل رہی ہے۔

اس کے بعد ملاح دریائی رہنما کا کردار ادا کر سکیں گے۔ اس سے ملاحوں کو روزگار ملے گا۔ محکمہ پریاگ راج میں 1000 ٹور گائیڈز کو ہنرمندی اور انتظامی تربیت دے رہا ہے۔ اب تک 420 ٹور گائیڈز کو تربیت دی گئی ہے اور خدمت کے لیے تیار ہیں۔ ریجنل ٹورسٹ آفیسر کے مطابق اس ٹریننگ سے 45 ہزار سے زیادہ خاندانوں کو مہاکمبھ سے قبل براہ راست یا بالواسطہ روزگار ملے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ مذہبی سیاحتی مقامات کے قریب روزگار کے نئے ذرائع بھی پیدا ہوں گے۔

اسٹریٹ وینڈرز اور ٹیکسی ڈرائیوروں کے ساتھ ٹور گائیڈز اور ملاحوں کو بھی مہاکمبھ سے قبل سیاحت کے شعبے سے وابستہ تمام خدمات فراہم کرنے والوں اور افرادی قوت کو ہنرمند بنانے کی تربیت دی جا رہی ہے۔ انہیں سیاحوں سے نمٹنے، سیاحتی مقامات پر صفائی وغیرہ کے تئیں حساس بننے کی تربیت دی جا رہی ہے۔ محکمہ سیاحت 600 اسٹریٹ وینڈرز اور 600 ٹیکسی ڈرائیوروں کو تربیت دے گا۔ اب تک 250 اسٹریٹ وینڈرز اور 120 ٹیکسی ڈرائیوروں کو تربیت دی جا چکی ہے۔ دیگر تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

کمرشل سلنڈر کی قیمتوں میں 62 روپے کا اضافہ ملک کے عوام کے لیے مہنگائی کا انوکھا تحفہ ہے: پرمود تیواری

لکھنؤ۔کانگریس لیڈر اور راجیہ سبھا میں ڈپٹی لیڈر پرمود تیواری نے وزیر اعظم نریندر مودی پر کسانوں، نوجوانوں اور قومی سلامتی کے معاملے پر مسلسل جھوٹ بولنے کا الزام لگایا ہے۔ وعدوں سے متعلق کانگریس کے بیان پر وزیر اعظم پر حملہ کرتے ہوئے مسٹر تیواری نے کہا کہ کڑوا سچ یہ ہے کہ مرکز میں اقتدار سنبھالنے کے بعد سے بی جے پی نے جھوٹے وعدوں کے اوپر جھوٹے وعدے کرنے کا نیا ریکارڈ بنایا ہے۔ سچائی کے پیغام کے تہوار دیوالی پر بھی پی ایم مودی خود کو جھوٹ بولنے سے نہیں روک سکے۔ کمرشل سلنڈر کی قیمتوں میں 62 روپے کا اضافہ ملک کے عوام کے لیے مہنگائی کا انوکھا تحفہ ہے۔ 2014 میں اقتدار سنبھالنے کے بعد پیٹرول 25 روپے فی لیٹر فروخت کرنے کا وعدہ کرنے کے بعد آج پیٹرول 100 روپے سے تجاوز کیسے کر گیا؟ ملک جاننا چاہے گا کہ کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے کا وزیر اعظم کا وعدہ جھوٹا کیوں نکلا۔ جناب تیواری

نے کہا کہ کسانوں کے ایم ایس پی کے مطالبے پر انصاف کے بجائے 700 سے زیادہ کسانوں کی شہادت بی جے پی کی حکمرانی کا سب سے ذلت آمیز باب ہے۔ نوجوانوں کو سالانہ 2 کروڑ نوکریاں دینے کا پی ایم مودی کا وعدہ ہو یا بینک اکاؤنٹ میں 15 لاکھ روپے بھیجنے کا، یہ سب بالآخر جھوٹے نکلے۔ وزیر اعظم نے چین کے حوالے سے ملک کو اندھیرے میں رکھا۔ حکومتی وزراء اب یہ کیوں کہہ رہے ہیں کہ چینی فوج آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ رہی ہے؟ شری تیواری نے الزام لگایا کہ مودی حکومت صرف سرمایہ داروں کی تجوریاں بھر رہی ہے، اسے عوام کی خوشی اور غم یا قومی مفادات کا خیال رکھنے سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ حکومت کی ناپختہ معاشی پالیسی کی وجہ سے ملکی بچت خطرناک حد تک کم ترین سطح پر ہے۔ ڈالر کے مقابلے روپے کی روزانہ گرتی ہوئی قیمت مودی حکومت کی ٹوٹی پھوٹی معیشت کی وجہ سے قومی معیشت کی گرتی ہوئی ساکھ کا نتیجہ ہے۔ وزیر اعظم نے جھوٹے وعدوں کا لامتناہی سلسلہ جاری رکھا لیکن مہنگائی پر قابو پانا اب ان کی حکومت کے ہاتھ میں نہیں رہا۔ مرکز کی مودی حکومت کو ہر محاذ پر ناکام بتاتے ہوئے جناب تیواری نے کہا کہ ملک کو آزاد کرانے کی کانگریس کی کوششوں کی کامیابی سے خوفزدہ مودی حکومت، زمینداری خاتمہ قانون، بینکوں کو قومیانے اور کسانوں کے مفاد میں کئی اہم اسکیمیں صرف اپنے وعدوں پر جھوٹ بول رہا ہے اور 100 دن جیسے ایکشن پلان کا سیاسی ڈرامہ اصل مسئلے سے عوام کی توجہ ہٹانے کی ایک روایتی ناکام کوشش ہے۔

اعظم گڑھ میں زیر تعمیر مکان کو گرانے کا ویڈیو وائرل

تحریر پر 7 لوگوں کے خلاف مقدمہ درج

اعظم گڑھ:2 نومبر(پی این ایس)ایک زیر تعمیر مکان کو گراتے ہوئے درجنوں افراد کے جمع ہونے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے۔ ویڈیو میں ایک زیر تعمیر مکان کو شٹرنگ وغیرہ کے ساتھ دیکھا جا سکتا ہے۔ درجنوں لوگ اسے توڑتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس معاملے میں متاثرہ کی شکایت کی بنیاد پر پولیس نے پرنسپل کے شوہر سمیت سات لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ یہ معاملہ اہرولا تھانے کے دھمیر پانڈے گاؤں کا بتایا جا رہا ہے۔ جانچ میں دو برادریوں کے درمیان معاملہ سامنے آیا ہے۔ 31 اکتوبر کو ایک فریق کی شکایت پر اہرولا پولس نے گاؤں کے پردھان شوہر سمیت 7 نامزد لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کیا۔ یہاں معاملہ دو طبقوں کے درمیان چل رہا ہے۔ وہیں ادوسرے حصے میں الزام لگایا گیا ہے کہ گھر ایک گڑھے میں اور سرکاری زمین پر بنایا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے دونوں گروپوں میں کئی مہینوں سے لڑائی چل رہی ہے۔ ابھی دو دن پہلے ہی سماج کے ایک طبقے نے ڈی ایم سے رابطہ کیا تھا اور شکایت کی تھی کہ پولیس اس معاملے میں کوئی کارروائی نہیں کر رہی ہے۔ متاثرہ سلیم نے بتایا کہ مکان ہم تعمیر کر رہے ہیں۔ ایس ڈی ایم کے حکم پر پیمائش کی گئی ہے۔ ہم نے عوامی معلومات کے حق کے تحت عوامی معلومات بھی مانگی تھیں جس میں بتایا گیا تھا کہ ہمارا زیر تعمیر مکان غیر قانونی قبضے سے دور ہے۔ 29 اکتوبر کو ایس ڈی ایم کی تشکیل کردہ ٹیم کی طرف سے پیمائش کے بعد چھت ڈالی جا رہی تھی کہ درجنوں لوگوں نے توڑ پھوڑ کی۔ 31 اکتوبر کو سلیم ولد عزیز کی شکایت پر پولیس نے پردھان کے شوہر سمیت سات لوگوں کے خلاف سنگین دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس اسٹیشن کے سربراہ منیش پال کا کہنا ہے کہ ایک سلیم ولد عزیز کی شکایت اور دستیاب شواہد کی بنیاد پر گاؤں کے پردھان شوہر سمیت سات افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

او بی سی تعلیم یافتہ بے روزگاروں کے لیے اسکیم

10 نومبر تک کمپیوٹر ٹریننگ اسکیم کے لیے دے سکیں گے درخواست

لکھنو:2 نومبر(پی این ایس)یوگی حکومت نے کمپیوٹر ٹریننگ اسکیم کے تحت مالی سال 2024-25 کے دوسرے مرحلے میں دیگر پسماندہ طبقات کے تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوانوں اور خواتین کے لیے درخواست کی تاریخ میں توسیع کی ہے۔ اب دلچسپی رکھنے والے امیدوار 10 نومبر 2024 تک "O" لیول اور "CCC" مکمل کر سکتے ہیں۔ آپ کمپیوٹر کی ٹریننگ کے لیے آن لائن درخواست دے سکتے ہیں۔ اس سے قبل درخواست کی آخری تاریخ 30 اکتوبر 2024 تھی۔ اس اسکیم کے تحت اب تک 9 ہزار سے زیادہ درخواست دہندگان نے آخر کار اپنی درخواستیں جمع کرائی ہیں۔ پسماندہ طبقے کی بہبود اور معذور افراد کو بااختیار بنانے کے ریاستی وزیر (آزادانہ چارج) نریندر کشیپ نے کہا کہ دیگر پسماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والے تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوانوں اور خواتین کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے درخواست کی مدت میں توسیع کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ نوجوان اس پروگرام میں شامل ہو سکیں۔ نظر ثانی شدہ ٹائم ٹیبل کے مطابق، ٹریننگ حاصل کرنے والوں کو اپنی درخواستوں کے ساتھ تمام ضروری تعلیمی سرٹیفکیٹ اور دیگر دستاویزات آن لائن اپ لوڈ کرنے ہوں گے۔ اس کے بعد، درخواست کی کاپی ڈاؤن لوڈ کرنا اور اسے تمام ضروری ریکارڈ کے ساتھ ہارڈ کاپی میں 10 نومبر 2024 تک متعلقہ ڈسٹرکٹ بیک ورڈ کلاس ویلفیئر آفیسر کے دفتر میں جمع کرنا ضروری ہے۔

75 اضلاع میں 22 فیصد آبادی، یوپی میں ایس سی-ایس ٹی کے کتنے افسران

چندر شیکھر نے سکریٹری کو خط لکھ کر مانگا جواب

لکھنؤ:2 نومبر(پی این ایس)اتر پردیش میں ضمنی انتخابات سے پہلے ذات پات کی سیاست ایک بار پھر گرم ہونے لگی ہے۔ آزاد سماج پارٹی (کانشی رام) نے دلت ووٹوں کو اکٹھا کرنے کی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ پارٹی کے صدر اور نگینہ کے رکن پارلیمنٹ چندر شیکھر آزاد نے ریاست کے چیف سکریٹری منوج کمار سنگھ کو خط لکھ کر ایڈیشنل چیف سکریٹری سے لے کر پولیس اسٹیشن آفیسر تک کے عہدوں پر دلت افسران کی تعیناتی کا حساب مانگا ہے۔ نگینہ کے ایم پی چندر شیکھر نے اس خط کی ایک کاپی تقرری محکمہ، محکمہ داخلہ اور ڈی جی پی کو بھی بھیجی ہے۔ چندر شیکھر نے لکھا کہ میں ایک اہم مسئلہ کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں جو پہلے کئی ایس سی-ایس ٹی تنظیموں نے اٹھایا تھا۔ آبادی کے لحاظ سے اتر پردیش ملک کی سب سے بڑی ریاست ہے۔ ریاست کی آبادی تقریباً 25 کروڑ ہے۔ اس وقت ریاست میں 75 اضلاع ہیں۔ اس بڑی آبادی میں سے، تقریباً 22 فیصد کا تعلق درج فہرست ذات/ درج فہرست قبائل سے ہے۔ ہندوستان کے آئین میں ذات پات کی بنیاد پر استحصال، جبر اور امتیازی سلوک کو ختم کرنے اور درج فہرست ذاتوں/ درج فہرست قبائل کو نمائندگی فراہم کرنے کے لیے ریزرویشن فراہم کیا گیا ہے۔ چندر شیکھر نے لکھا کہ میری تشویش کا مرکز میری آبائی ریاست اتر پردیش ہے کیونکہ یہاں ذات پات کی بنیاد پر جبر، استحصال، جرائم اور تشدد کے واقعات کم ہونے کے بجائے بڑھ رہے ہیں۔ حیرت ہے کہ ناانصافی، مظالم اور ہراساں

کرنے کی صورت میں محروم طبقے کے متاثرین کو ایف آئی آر درج کرائے بغیر تھانے سے بھجوا دیا جاتا ہے، پولیس اہلکاروں کا ناروا سلوک، ایف آئی آر درج ہونے پر بھی کمزوروں کو مسلط کرنے کا واقعہ۔ سیکشن، متاثرین کے واقعات دی گئی شکایت کو تبدیل کرنے کے واقعات سامنے آتے رہتے ہیں۔ چندر شیکھر نے مزید لکھا کہ ان کی پارٹی کے عہدیداروں اور انہیں خود تجربہ ہوا ہے کہ محروم طبقے پر ظلم کے واقعات میں مقامی انتظامیہ اور پولیس انتظامیہ کا رویہ انتہائی غیر حساس یا ملزم پارٹی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ یہ صورت حال مہذب معاشرے کی تعمیر میں نہ صرف ایک بڑی رکاوٹ ہے بلکہ تکلیف دہ بھی ہے۔ ہندوستانی جمہوری نظام میں مقننہ، ایگزیکٹو اور عدلیہ کو ملک کے شہریوں کو مساوی انصاف، زندگی کی آزادی اور سماجی انصاف کے تصور کا احساس دلانے کے لیے الگ الگ ذمہ داریاں دی گئی ہیں۔ ان میں ایگزیکٹو وہ اہم ستون ہے جو مقامی سطح پر محروم طبقات کے استحصال، مظالم، جبر اور تشدد کو روکنے میں سب سے موثر ستون ہے۔ چندر شیکھر نے خط میں لکھا ہے کہ ریاست کی انتظامی خدمات اور پولیس انتظامیہ میں بیٹھے زیادہ تر افسران اور ملازمین کا اس ناانصافی اور مظالم کے خلاف غیر ذمہ دارانہ رویہ ہے۔ اس مسئلے کی جڑ میں سب سے بڑا الزام یہ ہے کہ محروم طبقات سے تعلق رکھنے والے افسران/ ملازمین/ پولیس اہلکاروں کو فیصلہ سازی کے عہدوں پر نمائندگی نہیں دی جاتی۔ دوسرے لفظوں میں ضلع مجسٹریٹ، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اور تھانے کے سربراہوں کی تقرری ذات کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ انہوں نے خط میں لکھا ہے، "اس لیے ایک رکن پارلیمنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ امور داخلہ کی پارلیمانی کمیٹی کا رکن اور ایس سی-ایس ٹی کی بہبود سے متعلق پارلیمانی کمیٹی کا رکن ہونے کے ناطے میں حقائق کے ساتھ یہ سمجھنا چاہتا ہوں کہ کتنا مادہ ہے۔ یہ الزامات دراصل ہیں۔" ریاست کے 18 ڈویژنوں میں کتنے ایڈیشنل چیف سکریٹریز/ چیف سکریٹریز اور ایس سی/ ایس ٹی زمرہ کے سکریٹریز تعینات ہیں؟ کتنے کمشنر ایس سی/ ایس ٹی زمرہ سے ہیں؟ کتنے اضلاع میں سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس/ ایس سی-ایس ٹی زمرے کے پولیس سپرنٹنڈنٹ۔

دیوالی پر 600 فیصد بڑھے جلنے اور 50 ٹراما کے معاملے

رات بھر دوڑتی رہی 108 ایمبولینسیں

لکھنو:2 نومبر(پی این ایس)عام دنوں کے مقابلے میں دیوالی کے موقع پر پٹاخوں یا دیگر وجوہات کی وجہ سے برن اور ٹراما کے واقعات میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ دیوالی کے موقع پر جلنے کے کل 149 واقعات رپورٹ ہوئے۔ عام دنوں میں، اوسطاً جلنے کے صرف 20 کیس ہوتے ہیں۔ جبکہ گزشتہ سال دیوالی پر جلنے کے واقعات کی تعداد 183 تھی۔ اتر پردیش میں کام کرنے والی 108 ایمبولینس سروس فراہم کرنے والی تنظیم EMRI گرین ہیلتھ سروسز کے مطابق دیوالی کے دن ایمرجنسی کیسز کے لیے سب سے زیادہ کالیں موصول ہوئیں۔ 31 اکتوبر یعنی دیوالی کے دن 108 ایمبولینس کے ذریعے 12 ہزار سے زائد لوگوں کو ایمرجنسی کی صورت میں ضروری طبی امداد فراہم کی گئی۔ شام 4 بجے سے صبح 3 بجے کے درمیان ایمرجنسی کالز کی تعداد بہت زیادہ رہی۔ دیوالی کے دن جلنے، سڑک حادثات، دیگر قسم کی چوٹیں، شراب نوشی کی وجہ سے بیماری، پیٹ میں درد، سانس لینے میں دشواری وغیرہ کے معاملات میں نمایاں اضافہ ہوا۔ اعداد و شمار کے مطابق دیوالی پر سڑک حادثات کے 904 واقعات میں مریضوں کو خدمات فراہم کی گئیں۔ عام دنوں کے مقابلے میں 48 فیصد زیادہ سڑک حادثات ہوئے۔ اس کے علاوہ نان وہیکل ٹراما کے 1708 مریضوں کو سروس فراہم کی گئی۔ جبکہ 30 اکتوبر کو 38 جھلنے والے مریض اور 31 اکتوبر کو 149 مریض ہسپتال لائے گئے۔ آگ یا پٹاخوں کی وجہ سے جلنے کے سب سے زیادہ واقعات کانپور (17)، گورکھپور (11)، قنوج (10)، دیوریا (9) اور مین پوری (8) کے ہیں۔ ٹی وی ایس کے ریڈی، سینئر نائب صدر، ای ایم آر آئی گرین ہیلتھ سروسز نے کہا کہ ہر سال کی طرح اس سال بھی دیوالی کے حوالے سے تمام ایمبولینسوں کو الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ جس کے تحت پولیس اور انتظامیہ کے تعاون سے اتنی بڑی تعداد میں مریضوں کو ایمبولینس سروس فراہم کی جا سکی۔ ایمبولینس کے اہلکار دن رات مریضوں کو خدمات فراہم کرنے میں مصروف رہے۔ مریضوں کی بڑی تعداد کو ایمبولینس میں ہی ابتدائی طبی امداد دی گئی۔

آچاریہ پرمود کرشنم نے انتخابی وعدوں کو لے کر کانگریس پر بولا حملہ، کہا وعدہ وہ کریں، جسے نبھا سکیں

سنبھل:2 نومبر(پی این ایس)انتخابات کے لیے کیے گئے وعدوں پر وزیر اعظم نریندر مودی کی کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کی شدید تنقید کی وجہ سے بی جے پی اور کانگریس کے درمیان زبانی تنازعہ شدت اختیار کر گیا ہے۔ اس دوران کالکی دھام کے پیٹھادھیشور آچاریہ پرمود کرشنم نے سوشل سائٹ ایکس پر کی گئی ایک پوسٹ میں کانگریس کو نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صرف الیکشن جیتنے کے لیے کیے گئے جھوٹے وعدے عوام سے دھوکہ ہے۔ انہوں نے لکھا، 'اعلان کرنا' برا نہیں ہے، لیکن محض 'انتخابات' جیتنے کے لیے بے معنی جھوٹے وعدے کرنا عوام کے ساتھ بہت بڑا دھوکہ ہے۔ اس لیے 'وعدے' کریں جو آپ نبھا سکتے ہیں، ورنہ ایک دن لوگوں کا 'جمہوریت' سے اعتماد اٹھ جائے گا۔ معلوم ہو کہ اس سے قبل جمعہ (1 نومبر) کو وزیر اعظم نریندر مودی نے کانگریس پر سخت حملہ کیا تھا، کیونکہ پارٹی کے سربراہ ملکارجن کھڑگے نے پارٹی کی ریاستی اکائیوں کو صرف وہی وعدے کرنے کا مشورہ دیا تھا جو مالی طور پر ممکن ہیں۔ اس پر وزیر اعظم مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، 'کانگریس پارٹی کو یہ احساس ہو رہا ہے کہ جھوٹے وعدے کرنا آسان ہے، لیکن ان کو صحیح طریقے سے نافذ کرنا مشکل یا ناممکن ہے۔ انتخابی مہم کے دوران وہ عوام سے ایسے وعدے کرتے ہیں، جو وہ کبھی پورے نہیں کر پائیں گے۔ اب کانگریس پارٹی عوام کے سامنے بری طرح بے نقاب ہو چکی ہے۔ کچھ دن پہلے آچاریہ پرمود کرشنم نے اتر پردیش کے ضمنی انتخابات کو لے کر کانگریس پر سخت حملہ کیا تھا۔ آچاریہ کرشنم نے کہا تھا کہ راہل گاندھی اور ان کے گروپ نے پوری کانگریس پارٹی پنڈ دان کر دیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کانگریس کو اپنا جھنڈا اور نشان سماج وادی پارٹی (ایس پی) کو سونپ دینا چاہئے۔

نارتھ سینٹرل ریلوے چھٹھ کے تہوار پر 7435 چلائے گی خصوصی ٹرینیں

لکھنؤ،2 نومبر چھٹھ تہوار کے پرمسرت موقع پر مسافروں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہندوستانی ریلوے کی طرف سے 7435 خصوصی ٹرینیں چلائی جا رہی ہیں۔ یہ تعداد گزشتہ سال کے مقابلے بہت زیادہ ہے جس میں گزشتہ سال 4500 خصوصی ٹرینیں چلائی گئی تھیں۔ اس خصوصی سروس کا مقصد مسافروں کو ان کے سفر کے دوران آسان نقل و حمل فراہم کرنا ہے۔ نارتھ سنٹرل ریلوے نے 2 نومبر 2024 کو 3 خصوصی ٹرینیں چلائیں اور 3 نومبر 2024 کو 6 خصوصی ٹرینیں چلائیں گی۔ 3 نومبر 2024 کو نارتھ سینٹرل ریلوے زون سے 32 ٹرینیں گزریں گی۔ مسافروں کی حفاظت کے لیے آر پی ایف کی جانب سے خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں اور انہیں قطار میں لگا کر ٹرین میں داخل کیا جا رہا ہے۔ 2 نومبر 2024 کو چلائی جانے والی خصوصی ٹرینوں کی فہرست:

1. پریاگ راج سے AMUPTDV بلورگھاٹ-2330 روانگی
2. سورت گنج سے دہلی-2135 روانگی
3. پریاگ راج سے نئی دہلی-2030 روانگی
4. گوالیار سے برینی-روانگی 0710
5. آگرہ کینٹ سے احمد آباد-2020 روانگی
6. گوالیار سے احمد آباد-1630 روانگی

3 نومبر 2024 کو نارتھ سینٹرل ریلوے سے گزرنے والی ٹرینوں کی فہرست:

1. داناپور سے لوک مانیہ تلک ٹرمینس
2. داناپور سے پونے
3. گورکھپور سے چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس
4. بلیا سے دادر
5. نظام الدین سے SMPTDV بلورگھاٹ
6. برینی سے نئی دہلی
7. دربھنگہ سے نئی دہلی
8. گیا سے آنند وہار ٹرمینس

امیٹھی: لکھنؤ وارانسی ہائی وے پر تیل سے بھرا ٹینکر بے قابو ہو کر پلٹا

امیٹھی :2 نومبر(پی این ایس)ہفتہ کو امیٹھی کے جگدیش پور علاقے سے گزرنے والی لکھنؤ وارانسی ہائی وے پر تیل سے بھرا ٹینکر بے قابو ہو کر الٹ گیا، جس کی وجہ سے ٹینکر میں آگ لگ گئی۔ ٹینکر میں آگ لگنے اور دھماکے سے لوگ خوفزدہ ہو گئے۔ اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کا اسٹاف پہنچ گیا اور آگ پر قابو پانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ٹریفک میں خلل کے باعث ہائی وے پر ٹریفک جام ہے۔ لکھنؤ وارانسی ہائی وے پر جگدیش پور تھانہ علاقے کے رکھپور رکھی کے قریب ہفتہ کو تیل سے بھرا ایک ٹینکر اچانک الٹ گیا۔ پولیس نے شدید زخمی ڈرائیور اور کلینر کو اسپتال پہنچایا اور فائر بریگیڈ کو معاملے کی اطلاع دی۔ فائر اسٹاف آگ بجھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایس ایچ او دھیریندر یادو نے بتایا کہ ڈرائیور اور کنڈکٹر کو اسپتال لے جایا گیا ہے۔ دونوں کے نام اور پتے ابھی تک معلوم نہیں ہو سکے۔ ٹینکر میں لگی آگ بجھانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

دیوالی کے موقع پر گھر اور گودام سمیت 73 مقامات پر لگ گئی آگ

نوجوان کا چہرہ جھلسا، فائر بریگیڈ نے پایا قابو

لکھنو:2 نومبر(پی این ایس)راجدھانی لکھنؤ میں دیوالی کے دن مکانات، ٹراما سینٹر پارکنگ، گوداموں سمیت مختلف علاقوں میں 73 مقامات پر آگ لگنے کے واقعات پیش آئے۔ آگ سے ایک نوجوان کا چہرہ جھلس گیا۔ فائر بریگیڈ کے اسٹاف نے بروقت آگ پر قابو پا لیا جس سے بڑے واقعات سے بچا گیا۔ کرن اپنے خاندان کے ساتھ لاجپت نگر چوک میں ایک دو منزلہ مکان میں رہتی ہے۔ وہ اور اس کے خاندان کے چار افراد جمعرات کی رات 2 بجے سو رہے تھے۔ پھر دھوئیں سے دم گھٹنے سے سب کی آنکھیں کھل گئیں۔ اچانک لوگ چیختے ہوئے گھروں سے باہر نکل آئے۔ جب کہ سوربھ سنگھ دوسری منزل پر آگ دیکھنے پہنچ گئے۔ جیسے ہی وہ پہلی منزل پر پہنچی تو اس کا چہرہ آگ کے شعلے سے جھلس گیا۔ فائر بریگیڈ کے اسٹاف نے دو گاڑیوں کے ساتھ آدھے گھنٹے میں آگ پر قابو پا لیا۔ گھر والے سوربھ کو ایک پرائیویٹ اسپتال لے گئے، جہاں اس کا علاج چل رہا ہے۔ ایف ایس او چوکی پشپیندر کمار کے مطابق، سبھی لوگ اس حادثے میں محفوظ رہے۔ کل رات ٹراما سینٹر کی پارکنگ میں کافی دیر سے کھڑی ایک کار سے اس کی ٹکر ہوئی۔ حادثہ کار پر راکٹ گرنے سے پیش آیا۔ فائر بریگیڈ نے دیگر گاڑیوں کو آگ سے بچایا۔ حادثے نے وہاں افراتفری مچا دی۔ دو گاڑیوں کی مدد سے تھوڑی دیر میں آگ پر قابو پا لیا گیا۔ ایف ایس او چوک کے مطابق گاڑی کافی دیر تک پارکنگ میں کھڑی ہونے کی وجہ سے اس میں کچرا جمع ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے آگ نے تیزی سے کار کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

وسیم رضوی نے اپنی ذات بدل لی، برہمن سے بنے ٹھاکر

لکھنو :2 نومبر(پی این ایس) اسلام چھوڑ کر ہندو مذہب اختیار کرنے والے شیعہ وقف بورڈ کے سابق چیئرمین وسیم رضوی نے اب اپنی ذات تبدیل کر لی ہے۔ انہوں نے اپنا نام بدل کر جیتندر نارائن سنگھ سینگر رکھ لیا ہے۔ اب وہ تیاگی برہمن سے ٹھاکر بن گئے ہیں۔ اس نے 2021 میں اسلام چھوڑ کر ہندو مذہب اختیار کیا۔ پھر اپنا نام بدل کر جیتندر نارائن تیاگی رکھ لیا۔ رضوی نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ میں گھر واپس آ گیا ہوں۔ جیتندر نارائن سنگھ سینگر نے بھی دیوالی کے موقع پر تمام کو مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اپنے نئے نام کا اعلان بھی کیا۔ جب وسیم رضوی نے اسلام چھوڑ کر ہندو مذہب اختیار کیا تو وہ سرخیوں میں آ گئے۔ اب جیتندر نارائن سنگھ سینگر 2017 میں اتر پردیش میں یوگی آدتیہ ناتھ حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد سے خبروں میں ہیں۔ وہ مدرسے کی تعلیم کو دہشت گردی سے جوڑنے اور قطب مینار کو ہٹانے کا مطالبہ کرنے کے لیے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کرنے کے بعد سرخیوں میں آئے تھے۔ رضوی نے اس وقت دعویٰ کیا تھا کہ کچھ تعلیمی ادارے انتہا پسندانہ نظریات کو فروغ دیتے ہیں، اس بیان کے بعد شیعہ اور سنی دونوں برادریوں کے لوگوں نے ان کی مخالفت کی۔ شیعہ اور سنی دونوں فرقوں کے علما نے ان کے متنازعہ خیالات کا جواب دیتے ہوئے ان کے خلاف فتویٰ جاری کیا، اور یہ دعویٰ کیا کہ وہ اسلام سے خارج ہیں۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ وسیم رضوی کو دسنا دیوی مندر میں مہنت یتی نرسمہانند سرسوتی کی موجودگی میں پنڈتوں نے ویدک جاپ اور رسومات کے ذریعے سناتن دھرم قبول کرایا تھا۔ مذہب کی تبدیلی کے بعد وسیم رضوی نے کہا تھا کہ سناتن دھرم دنیا کا سب سے مقدس مذہب ہے۔

آتش بازی کی وجہ سے اتر پردیش کی ہوا کا معیار انتہائی خراب

لکھنو:2 نومبر(پی این ایس) دیوالی کے بعد دہلی، نوئیڈا، گروگرام اور نیشنل کیپیٹل ریجن (این سی آر) کے آس پاس کی ہوا زہریلی ہو گئی ہے۔ پٹاخوں پر پابندی کے سپریم کورٹ کے حکم کے باوجود راجدھانی دہلی میں بہت زیادہ پٹاخے جلائے گئے۔ اگر دیوالی کے بعد ملک کے ٹاپ 10 آلودہ شہروں کی بات کریں تو دہلی کے مقابلے اتر پردیش کے شہروں میں سانس لینے میں زیادہ پریشانی ہو رہی ہے۔ آتش بازی کی وجہ سے دہلی اور اتر پردیش کی ہوا کا معیار انتہائی خراب زمرے میں پہنچ گیا ہے۔ اتر پردیش کے کئی شہر ایسے ہو گئے ہیں کہ آلودگی کی وجہ سے ہر طرف دھوئیں کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ یوپی میں سنبھل کی ہوا سب سے زیادہ آلودہ ہے، یہاں AQI 423 ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد یوپی کے مرادآباد کا AQI 414 دوسرے نمبر پر، رامپور کا AQI 407 تیسرے نمبر پر، سہارنپور کا AQI 387 چوتھے نمبر پر، بدایوں کا AQI 383 پانچویں نمبر پر، پیلی بھیت کا AQI 383 چھٹے نمبر پر، ساتویں نمبر پر شاہجہاں پور AQI 383 ہے، آٹھویں نمبر پر بریلی AQI 383 ہے، نویں نمبر پر امبالا AQI 379 ہے اور 10 ویں نمبر پر میرٹھ ہے، جس کا AQI 374 ہے۔

ہندوؤں کو نہیں ' ہندوستانیوں ' کو متحد کیجئے

معصوم مرادآبادی

متھرا میں منعقدہ آرایس ایس کے سالانہ اجلاس میں سینئر لیڈر دتاتریہ ہوسبولے نے کہا ہے کہ "اگر ہم ہندو سماج کے لوگ ذات پات، زبان یا صوبائی سطح پر بٹیں گے تو یقینی طور پر کٹیں گے، اس لیے ہندوؤں کا اتحاد ضروری ہے۔" انھوں نے اترپردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے حالیہ بیان "بٹیں گے تو کٹیں گے" کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ "ہندوؤں کو توڑنے کے لیے کئی طاقتیں سرگرم ہیں، ذاتوں اور نظریات کی بنیاد پر ہندوؤں کو تقسیم کیا جارہا ہے۔"

واضح رہے کہ وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے گزشتہ دنوں ہریانہ اسمبلی انتخابات کے دوران ایک انتخابی ریلی میں ہندوؤں کو ذاتوں میں تقسیم کرنے کی اپوزیشن پارٹیوں کی حکمت عملی کے خلاف عوام کو خبردار کرتے ہوئے کہا تھا کہ "اپوزیشن چاہتی ہے کہ مسلمان متحد ہوکر مضبوط رہیں اور ہندو ذات پات میں بٹ کر کمزور رہیں۔ انھوں نے پڑوسی ملک میں مسلمانوں کے ہاتھوں بے گناہ ہندوؤں کے قتل کا حوالہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ "اگر ہم بٹیں گے تو کٹیں گے۔"

قابل ذکر بات یہ ہے کہ وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی طرف سے دیا گیا یہ نعرہ اب بی جے پی کا محبوب نعرہ بن گیا ہے۔ دیوالی کے موقع پر آگرہ شہر میں اس نعرے کے ہورڈنگ لگائے گئے ہیں۔ دیوالی کی مبارکباد کے بہانے بی جے پی زیادہ سے زیادہ لوگوں کو یہ پیغام بھیج رہی ہے۔ اگلے پانچ دنوں میں پچاس سے زیادہ مقامات پر ایسے ہورڈنگ لگانے کی تیاری ہے۔ ہمیں یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس نعرے کے پیچھے کیا سوچ کارفرما ہے اور سنگھ پریوار اس کے ذریعہ کیا مقصد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ سبھی جانتے ہیں کہ اس وقت ہندوستان کئی قسم کی وحدتوں میں تقسیم ہوچکا ہے۔ اس میں فرقہ وارانہ منافرت کے ذریعہ سب سے بڑی خلیج ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ڈالی گئی ہے۔ سنگھ پریوار دراصل ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف ہی متحد کرنے کی کوششیں کرتے رہے ہیں۔ خود وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بھی اپنے بیان میں اس طرف اشارہ کیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ آئینی عہدے پر بیٹھے ہوئے کسی ایسے شخص کو جس نے سب کے ساتھ یکساں سلوک اور انصاف کرنے کا حلف اٹھایا ہو، یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ کسی خاص فرقہ یا مذہب کے لوگوں کو متحد کرنے کا نعرہ ایجاد کرے، لیکن اسے کیا کہا جائے کہ اب ہمارے ملک میں یہ دستور بن گیا ہے کہ آئینی عہدوں پر بیٹھے ہوئے لوگ کھلے عام فرقہ وارانہ زبان بولتے ہیں اور کوئی انھیں ٹوکنے والا نہیں ہے۔ جن لوگوں کو اپنی آئینی ذمہ داریوں تحت تمام ہندوستانیوں کے اتحاد اور فلاح وبہبود کی بات کرنی چاہئے، وہ کھلے عام ہندوؤں کا چمپئن بننے کی بات کرتے ہیں۔

آپ کو یاد ہوگا کہ گزشتہ عام انتخابات کے دوران وزیراعظم نریندر مودی نے کس طرح مسلمانوں کا نام لے کر بار بار یہ کہا تھا کہ "کانگریس پسماندہ ذاتوں کا ریزرویشن چھین کر مسلمانوں کو دینا چاہتی ہے اور میں ایسا ہرگز نہیں ہونے دوں گا۔" یہ بیان بڑے پیمانے پر بحث کا موضوع بنا تھا اور اس معاملے میں الیکشن کمیشن کو بھی متوجہ کیا گیا تھا، لیکن اس پر کہیں کوئی ایکشن نہیں ہوا۔ اسی سے تحریک پا کر حکمراں جماعت کے لوگ زیادہ فرقہ وارانہ زبان استعمال کرتے ہیں۔ انھیں اس بات کا یقین ہے کہ وہ کتنا ہی اشتعال انگیز بیان کیوں نہ دے لیں، ان کا کچھ بگڑنے والا نہیں ہے۔ جب سب سے بڑے آئینی عہدے پر بیٹھا ہوا شخص ہی ایسی زبان بولتا ہو تو پھر نیچے کے لوگ اس سے زیادہ نفاق پیدا کرنے والے بیان دیں گے۔

سبھی جانتے ہیں کہ ہندوستان مختلف ذات برادریوں اور مذاہب کا ملک ہے اور یہاں صدیوں سے لوگ مل جل کر رہتے آئے ہیں۔ سبھی نے متحد ہوکر اس ملک کی آزادی اور تعمیر میں حصہ لیا ہے، لیکن دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ جب سے بی جے پی اقتدار میں آئی ہے تب سے اس ملک کی اقلیتوں اور بالخصوص مسلمانوں کو الگ تھلگ کرنے اور انھیں دیوار سے لگانے کی مسلسل کوششیں کی جارہی ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ ملک میں مسلمانوں کی لنچنگ کی وارداتوں میں اضافہ ہوا ہے اور بحیثیت شہری ان کا جینا محال ہوتا جارہا ہے۔ ان کی عبادت گاہوں اور دینی تعلیم کے اداروں پر یورشیں ہورہی ہیں۔ ملک کی کئی ریاستوں میں مسجدوں کے خلاف مہم چل رہی ہے اور مدرسوں کو ختم کرکے ان کی جگہ جدید تعلیم کے ادارے کھولنے کی وکالت کی جارہی ہے۔ ان کوششوں کا ایک ہی مقصد ہے کسی طرح مسلمانوں کی مذہبی شناخت کو ختم کیا جائے تاکہ انھیں اپنے آپ میں ضم کرنے میں آسانی ہو۔

ملک کے مختلف حصوں میں نت نئے تنازعات جنم لے رہے ہیں۔ شمال مشرقی ریاست منی پور کئی سال سے مسلسل شعلے اگل رہی ہے اور وہاں نظم ونسق پوری طرح ختم ہوگیا ہے لیکن بی جے پی اور آرایس ایس کو اس بات کی کوئی فکر نہیں ہے کہ ملک کی ایک ریاست میں اتنی بے چینی اور تشدد کیوں پنپ رہا ہے۔ اس کے علاوہ کئی دوسری ریاستوں میں بھی صورتحال دگرگوں ہے، لیکن سنگھ پریوار کو صرف اس بات کی فکر ہے ہندو سماج ذات پات کے نام پر تقسیم نہ ہو۔ یہاں سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ ہندوؤں میں ذات پات کی 'پرتھا' کس نے شروع کی اور یہ آج تک کیوں ختم نہیں ہوسکی۔ اس کا ایک ہی جواب ہے کہ اس کے لیے ہندو سماج میں اونچ نیچ اور چھوا چھوت ہی ذمہ دار ہے۔ کیونکہ ہزاروں برس سے اس ملک کے اندر پسماندہ ذاتوں کو حقیر اور اونچی ذاتوں کو اعلیٰ سمجھنے کا رواج ہے۔ ہندو سماج میں صرف اعلیٰ ذاتوں کے لوگوں کو تمام حقوق اور سہولتیں دی گئی ہیں۔ نچلی ذاتوں کے لوگوں کو ساتھ بٹھا کر کھانے اور مندروں میں داخل ہونے تک کی اجازت نہیں ہے۔ اسی چھوا چھوت کے نتیجے میں پسماندہ ذاتوں کے لوگوں نے بڑی تعداد میں مذہب تبدیل کیا ہے۔ کیا یہ ضروری نہیں ہے کہ اپنے ہی ہم مذہب لوگوں کے ساتھ برتی جانے والی اس غیر انسانی تفریق کا خاتمہ ہو اور سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔

سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ سنگھ پریوار کے لوگ اپنے سماج میں پھیلی ہوئی ان برائیوں کو دور کرنے کی بجائے ان کا قصور دوسروں کے سر ڈالتے ہیں۔ وہ اپنے سماج کی برائیوں کو نہ تو تسلیم کرتے ہیں اور نہ ہی ان کے ازالے کے لیے فکر مند ہیں۔ سماج میں 'بٹنے' کا عمل اس وقت شروع ہوتا ہے جب آپ انسانوں کے ساتھ بھید بھاؤ کرتے ہیں۔ اسلام کی خوبی یہ ہے کہ اس میں رنگ ونسل کی بنیاد پر کسی کو کوئی برتری حاصل نہیں ہے۔ اسلام کے نزدیک چھوٹے اور بڑے کا کوئی بھید نہیں ہے اور یہی عالمی سطح پر اسلام کی مقبولیت کا راز ہے۔ حالانکہ کچھ سیاسی طالع آزماؤں نے اپنے حقیر سیاسی مقاصد کی خاطر مسلمانوں میں بھی اشراف وارذال کی بحث چھیڑ رکھی ہے، لیکن یہ محض اسلام سے لوگوں کو دور کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ سنگھ پریوار کے لوگ سب سے پہلے اپنے سماج میں پھیلی ہوئی چھوا چھوت کو ختم کریں تاکہ ذات پات کے نام پر بٹنے اور کٹنے کی نوبت ہی نہ آئے۔☆

masoom.moradabadi@gmail.com

> سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ سنگھ پریوار کے لوگ اپنے سماج میں پھیلی ہوئی ان برائیوں کو دور کرنے کی بجائے ان کا قصور دوسروں کے سر ڈالتے ہیں۔ وہ اپنے سماج کی برائیوں کو نہ تو تسلیم کرتے ہیں اور نہ ہی ان کے ازالے کے لیے فکر مند ہیں۔ سماج میں 'بٹنے' کا عمل اس وقت شروع ہوتا ہے جب آپ انسانوں کے ساتھ بھید بھاؤ کرتے ہیں۔ اسلام کی خوبی یہ ہے کہ اس میں رنگ ونسل کی بنیاد پر کسی کو کوئی برتری حاصل نہیں ہے۔ اسلام کے نزدیک چھوٹے اور بڑے کا کوئی بھید نہیں ہے اور یہی عالمی سطح پر اسلام کی مقبولیت کا راز ہے۔

اسرائیلی انتقام: بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا

ڈاکٹر سلیم خان

یکم اکتوبر 2024 کو ایران کے اسرائیل پر حملے کے بعد گودی میڈیا کا دل بلیوں اچھلنے لگا تھا۔ ایران کی جرأت و دلیری کو سراہنے کے بجائے یا اسرائیل کی ناکامی پر گفتگو کرنے کے بجائے قیاس آرائیوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا۔ ہر کوئی اسرائیلی وزیراعظم کی دھمکی کو اسی طرح بڑھا چڑھا کر پیش کررہا تھا جیسے وہ اس کے عزیز دوست مودی کا بیان ہو۔ کوئی کہہ رہا تھا اب ایران پر قیامت آنے ہی والی ہے کیونکہ اس نے اپنی جوہری تنصیبات کو تباہ کرنے کا بہترین موقع از خود اسرائیل کو دے دیا ہے۔ اب ایرانی تیل کے سارے ذخائر تباہ کردیئے جائیں گے اور کوئی ریفائنری محفوظ نہیں رہے گی۔ ایران اس غلطی کی بہت بڑی قیمت چکائے گا اور اس کے معیشت کی کمر ٹوٹ جائے گی وغیرہ وغیرہ حالانکہ اگر وہ دھمکی دیتے وقت نیتن یاہو کے کانپتے ہاتھ پر نظر ڈالے تو شاید اتنا آگے تک نہیں جاتے مگر جب آنکھوں پر نفرت و پٹیاں چڑھی ہوں اور عصبیت کے فروغ سے معاشی فائدہ جڑ جائے تو نہ حقیقت دکھائی دیتی ہے اور نہ دکھائی جاتی ہے خیر 25 منٹ کے اندر غزہ پر چڑھ دوڑنے والا اسرائیل 25 دنوں تک کشمکش و پیچ میں گرفتار رہا اور پھر ایسی معمولی پھلجڑی چھوڑی کہ بے ساختہ آتش کا یہ شعر یاد آگیا۔

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

ایرانی حملے کے بعد ایک معروف دفاعی ماہر فرینک گارڈنر نے پیشنگوئی کی تھی اسرائیل شاید اس بار ایران کے خلاف اس تحمل کا اظہار نہیں کرے گا جو اس نے اپریل میں بین الاقوامی طاقتوں کے دباؤ میں کیا تھا۔ اس کے باوجود 25 دنوں تک وہ تذبذب کا شکار رہا۔ اس دوران اسرائیل اپنے مخالفین کو فضائی حملوں اور خفیہ کارروائیوں سے قتل کرنے اور ایران سمیت اس کے اتحادیوں پر اپنی فضائی طاقت کی برتری ثابت کرنے کے لیے پیچ و تاب کھاتا رہا مگر اس کی ہمت نہیں کرسکا۔ اسرائیل کے سابق انٹیلیجنس افسر اوی ملامد ایرانی اہداف کے خلاف فوری اسرائیلی جوابی کارروائی دیکھنے کی امید کررہے تھے مگر وہ توقع پوری نہیں ہوئی۔ یہ قیاس آرائی بھی ہورہی تھی کہ اسرائیل نے طویل عرصے سے ایران کے خلاف کارروائی کا منصوبہ بنا رکھا ہے۔ اب تو بس اس کو عملی جامہ پہنانے کی دیر ہے مگر وہ قیاس بھی غلط نکلا۔

اسرائیل کی جوابی کارروائی میں سب سے واضح اہداف تو وہ اڈے تھے جہاں سے ایران نے اسرائیل پر میزائل داغے ہیں۔ اس کے ساتھ وہ کمانڈ اینڈ کنٹرول نیز ایندھن فراہم کرنے والی سہولیات بھی شامل تھیں لیکن ان میں سے کسی کا بال بیکا نہیں ہوا۔ اسرائیل چاہتا تھا کہ وہ ایران میں اپنے خفیہ ایجنٹوں کی مدد سے ان سرکاری عہدیداران کے خلاف کارروائیاں کرے جنھوں نے میزائل حملے کا حکم دیا یا ان پر عملدرآمد کیا تھا لیکن وہ مقصد بھی پورا نہیں ہوا۔ اسرائیل کو سب سے بڑی پریشانی ایرانی کے جوہری تنصیبات سے ہے۔ وہ مشرق وسطیٰ میں جوہری طاقت کے طور اپنا شریک دیکھنا نہیں چاہتا اس لیے ماضی میں کئی بار ان کو تباہ کرنے کا ارادہ ظاہر کرچکا ہے۔ اس لیے وطن عزیز کے اندر بھی موجود ہمدردان اسرائیل کی شدید خواہش تھی کہ وہ ایران کا جوہری مرکز تباہ کردے تاکہ یہاں خوشی سے شادیانے بجائے جاسکیں لیکن 'دل کے ارماں آنسوؤں میں بہہ گئے'۔ ایران کی ریفائنریز اور تیل کنوؤں کو جلتا دیکھنے والوں کی خواہش بھی دھواں دھواں ہوگئی۔

اڈانی جی کے این ڈی ٹی وی نے دونوں حملوں کی ویڈیوز ساتھ ساتھ چلا کر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کردیا۔ ہندوستان ٹائمز اور ٹائمز آف انڈیا نے بھی اسرائیلی حملے کو ناکام قرار دے دیا۔ اسرائیل کی یہ حالت اس لیے ہوئی کیونکہ امریکی صدر جو بائیڈن نے ایرانی میزائل حملے کے جواب میں جوہری تنصیبات پر اسرائیلی حملے کی حمایت کرنے سے انکار کردیا۔ انہوں نے اسرائیل کو ضرورت بھر (یعنی علامتی) کارروائی کرنے کی تلقین کی۔ اس طرح گویا بائیڈن نے احتیاط کے ساتھ برابری کی کارروائی کرنے کی توثیق پر اکتفاء کیا۔ ایران کی جانب سے اسرائیل پر 180 سے زائد بیلسٹک میزائل داغے گئے تھے۔ اسے قبل رواں سال اپریل میں بھی دمشق کے اندر ایرانی قونصل خانے پر ہونے والے حملے کے بعد ایران نے اسرائیل کی جانب ڈرونز اور میزائل داغے تھے اس طرح ایک قلیل عرصے کے اندر دو حملوں کا دباؤ تھا۔

ایران کے دوسرے حملے سے متعلق پہلے تو اسرائیل نے یہ دعویٰ کیا کہ اسے پوری طرح ناکام بنا دیا گیا۔ اس کے بعد بتایا گیا وہ سب نشانہ چوک کر غیر آباد علاقوں میں جا پڑے اور بالآخر یہ تسلیم کیا گیا کہ فوجی ٹھکانوں پر تو گرے مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔ سوال یہ ہے کہ فوجی تنصیبات پر ویرانی کیوں چھائی ہوئی تھی؟ عصر حاضر میں تصاویر کے ساتھ ویڈیو سارا جھوٹ پکڑ لیتی ہیں۔ ایران کے مطابق ہائپرسونک میزائل میں سے 90 فیصد اپنے ہدف یعنی تین اسرائیلی دفاع یا اڈوں کو نشانہ بنانے میں کامیاب ہوئے۔ اسرائیل نے ایرانی حملوں کا انتقام لینے کے لئے جو میزائل داغے وہ ایران کو بڑا نقصان پہنچانے میں ناکام رہے۔ اس بار پھر ایران نے اسرائیلی میزائل حملے ناکام بنانے کا ویڈیو جاری کرکے اسرائیل کی پول کھول دی۔ ایرانی ایئر ڈیفنس نے تہران، خوزستان اور ایلام کے فوجی مراکز سے دفاعی نظام کے ذریعے اسرائیل کے حملے کو موثر انداز میں ناکام کرنے ثبوت پیش کردیئے تاہم ۲ رفوجیوں کے جاں بحق ہونے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ ان دو شہادتوں کے علاوہ کوئی بھاری نقصان نہیں ہوا۔

اس کے برعکس اسرائیل کا دعویٰ تھا کہ اس نے ایران میں 20 رمقامات کو نشانہ بنایا مگر ایرانی ہوائی اڈوں پر معمول کے مطابق صورتحال کی ویڈیوز جاری کرنے کے بعد احتیاطاً پروازوں کو روکنے کا اعلان کیا گیا۔ اس دوران تہران کی معمول کے مطابق زندگی کو نہ صرف ایرانی ٹیلی ویژن پر دیکھا جاسکتا تھا بلکہ بین الاقوامی خبر رساں ایجنسی اے ایف پی کے نامہ نگار نے بھی اس کی تصدیق کی۔ ایرانیوں کا دعویٰ تھا کہ تہران کی آوازیں اس کے دفاعی نظام سے مزاحمت کے سبب تھیں۔ عالمی ذرائع ابلاغ نے صہیونی جارحیت اور اس کو روکنے میں ایرانی ایئر ڈیفنس سسٹم کی کامیابی کو تسلیم کیا نیز عرب ذرائع ابلاغ نے بھی ایرانی فضائی دفاعی نظام کے موثر اور طاقتور ہونے کو سراہا۔ العہد نامی عراقی چینل نے اس حوالے سے کہا کہ صہیونی دعوے کے برعکس تہران کے امام خمینی ہوائی اڈے اور مہر آباد ایئرپورٹ پر کوئی حملہ نہیں ہوا نیز مختلف مقامات پر ہونے والے دھماکے ایرانی دفاعی نظام کی جانب سے فائرنگ کا نتیجہ تھے۔

اردن کے الغد چینل نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ صہیونی حکومت کے حملے کو ایرانی ایئر ڈیفنس سسٹم نے کامیابی کے ساتھ ناکام کیا۔ الغد نے ایرانی ڈیفنس سسٹم کی ہوشیاری اور بروقت کارروائی کو سراہا۔ روسیا الیوم نے ویڈیوز جاری کرکے اپنے نامہ نگار کے حوالے سے کہا کہ تہران میں دفاعی سسٹم کے فعال ہونے کے بعد دھماکوں کا سلسلہ بند ہوا۔ خبروں کی ویب سائٹ المصر اوی نے بھی ایک ویڈیو کلپ جاری کرتے ہوئے کہا کہ ایرانی ڈیفنس سسٹم نے کامیابی کے ساتھ صہیونی حملے سے اپنا دفاع کیا ہے۔ سپاہ پاسداران انقلاب کا کوئی مرکز صہیونی حملے کا شکار نہیں ہوا۔ القاہرہ الاخباریہ نے لکھا کہ ایرانی ایئر ڈیفنس سسٹم نے ہوشیاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے بروقت کارروائی کی اور صہیونی جارحیت کو ناکام بنادیا نیز بعض مقامات پر جزئی نقصان کی تحقیقات جاری ہے۔ صدی البلد نامی اخبار نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ ایرانی ذرائع ابلاغ کے مطابق تہران کے مشرق میں ایئر ڈیفنس سسٹم فعال ہوگیا ہے۔ صہیونی جارحیت کا مقابلہ کرنے کی کارروائی کے بعد دفاعی نظام خاموش ہوا۔

مہر خبر رساں ایجنسی کی بین الاقوامی سروس عراق" نجباء" تحریک کے نمائندے سید عباس موسوی نے کہا 'مجھے بہت خوشی ہے کہ اس ناکام اور مایوس کن حملے نے صہیونی حکومت کی کمزوری کو برملا کردیا اور تمام تر بین الاقوامی حمایت کے باوجود شیطانی دہشت گرد ریاست کا یہ حملہ ناکام ہوگیا۔ غاصب مقتدرہ کا حملہ، ناکام، احمقانہ اور اس کی ہٹ دھرمی کا شاخسانہ تھا۔ اس حملے سے ظاہر ہوا کہ صہیونی حکومت مکڑی کے جالے سے بھی زیادہ کمزور ہے'۔ ساری دنیا میں یہ تاثر پیدا کیا گیا ہے کہ امریکہ کو اسرائیلی لابی یعنی یہودی سرمایہ داروں کی مٹھی میں ہے۔ سوال یہ ہے کہ آخر امریکہ جیسے بڑے ملک کو چلانے والے یہودی سرمایہ دار ننھے سے اسرائیل کو کیوں نہیں چلا پاتے؟ حماس کی ایک سالہ مزاحمت کے دوران اسرائیل کو کئی بار امریکی سرکار کے سامنے جھولی پھیلا کر سے مالی اور جنگی امداد طلب کرنی پڑی۔ اس طرح یہ بات ثابت ہوگئی کہ اسرائیل ایک محتاج ریاست ہے اور اسی لیے امریکی دباؤ نے ایران کے حوالے سے اس کے ناپاک عزائم پر پانی پھیر دیا۔ ارشادِ قرآنی ہے: 'اور جن لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر دوسرے سرپرست بنالئے ہیں ان کی مثال مکڑی جیسی ہے کہ اس نے گھر تو بنالیا لیکن سب سے کمزور گھر مکڑی کا گھر ہوتا ہے اگر ان لوگوں کے پاس علم وادراک ہو'۔ بے شک اللہ نے سچ کہا۔

کسی کے دین کی توہین سے بڑا کوئی گناہ نہیں: آج کا ہندو یہ کیوں بھول گیا ہے؟

اپوروانند

اب تک کروڑوں لوگوں نے وہ ویڈیو دیکھ لیا ہوگا، جس میں بہرائچ کا رام گوپال مشرا کسی کے گھر کی چھت پر چڑھ کر ہرا جھنڈا نوچ رہا ہے۔ ایسا کرتے ہوئے وہ اس ریلنگ کو ہلا رہا ہے جس پر جھنڈا نصب ہے۔ وہ ریلنگ گرا دیتا ہے، پھر وہ بھگوا جھنڈا لہراتا ہے۔ مکان کے باہر ہجوم جنون میں نعرے لگا رہا ہے اور اسے للکار رہا ہے، شاباشی دے رہا ہے۔ ایک دوسرے ویڈیو میں ہم مشرا کی لاش دیکھتے ہیں، جس پر چھروں کے نشان ہیں۔ ایک ہندو طالبعلم نے مجھے بہرائچ کے تشدد سے متعلق ایک اور ویڈیو بھیجا۔ اس میں ایک خاتون کا انٹرویو ہے جو رام گوپال مشرا کی ماں ہے۔ وہ خاتون کیمرے کے سامنے کہہ رہی ہے کہ 'مسلمان ترنگا لہراتا ہے خدا والا۔ میرے بیٹا چڑھ گیا اور خدا والا ترنگا ہٹا دیا۔ تبھی مسلمان پیچھے سے آیا اور اس کو مار دیا۔

عورت ایک طرح کے جنون میں مبتلا ہے۔ بیٹے کے قتل کے بعد ماں کا بدحواس ہو جانا فطری ہے۔ لیکن مشرا کی ماں ایک دوسری سطح پر ہوش وحواس میں ہے۔ وہ بتانا چاہتی ہے کہ اس کے بیٹے نے مذہبی اور راشٹروادی کام کیا ہے۔ اس نے خدا والا ترنگا نوچ کر ماتا جی والا ترنگا لہرا دیا ہے۔ وہ جھنڈے کے بجائے ترنگا بول رہی ہے: خدا والا ترنگا اور ماتا جی والا ترنگا۔ رام گوپال مشرا کی ماں کا یہ بیان گزشتہ 10 سالوں میں ہندو لاشعور میں جو تبدیلی آئی ہے اس کی ایک مثال ہے۔ اور یہ تبدیلی ہے دھرم اور راشٹر کا گھال میل۔ کون سا نشان مذہبی ہے اور کون سا قومی، اس کا فرق مٹا دیا گیا ہے۔ مشرا کی ماں بیک وقت دو باتیں کہہ رہی ہے: اس کا بیٹا مذہبی کام کررہا تھا اور قومی ذمہ داری بھی نبھا رہا تھا۔ لیکن اس کے علاوہ جو اہم بات وہ کہہ رہی ہے وہ یہ ہے کہ ایک ہندو کا دھرم اور راشٹرواد (قوم پرستی) تب تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ مسلمان کے خلاف نہ ہو۔ خدا والا جھنڈا نوچ کر اس کی جگہ ماتا جی والا جھنڈا لگانا ایک ہندو کا مذہبی اور قومی عمل ہے۔

مشرا کی ماں کو یہ بالکل ٹھیک لگ رہا ہے کہ اس کے بیٹے نے خدا کا جھنڈا ہٹا کر ماتا جی کا جھنڈا لگا دیا۔ اس کا اعتراض اور غصہ اس بات پر ہے کہ ایسا کرنے پر اس پر حملہ کیوں کیا گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اسے کسی بھی طرح سے غلط یا غیر اخلاقی نہیں سمجھ رہی ہے۔ جرم سمجھنا تو دور کی بات ہے۔ مشرا کی ماں ایک عام خاتون ہے۔ کہا جاسکتا ہے کہ وہ ایک مذہبی خاتون ہے۔ کوئی اور وقت ہوتا تو شاید وہ افسوس کرتی کہ اس کے بیٹے نے کیوں کسی اور کے مذہب کی نشانی نوچ دی۔ کیوں دوسرے کے مذہب کی توہین کیوں؟ لیکن اب وہ وقت نہیں رہ گیا ہے۔ وہ جس نئے وقت میں رہ رہی ہے اس کا اعلان سپریم کورٹ نے 9 نومبر 2019 کو کیا، جب اس نے بابری مسجد کو توڑنے والے مجرموں کو ہی بابری مسجد کی زمین مندر بنانے کے لیے سونپ دی۔ اس دن سے یہ اصول بن گیا کہ ہندوؤں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی دوسرے مذہب کی علامت کو ختم کرکے اس کی جگہ اپنی علامت لگا سکتے ہیں۔

ہم نے 2014 کے بعد کانوڑ یاترا میں ترنگا اور بھگوا کے درمیان گھال میل دیکھا، جن میں کانوڑیے ترنگا لے کر چل رہے تھے۔ یہ مذہب اور قوم پرستی کا گھال میل تھا۔ دھرم راشٹر کی سیوا میں یا راشٹر دھرم کی سیوا میں۔ یہ لازمی طور پر علیحدگی پسند ہے۔ اس کے سامنے یا اس کے ساتھ کسی دوسرے مذہب کا کوئی نشان نہیں ہونا چاہیے۔ یہ اترپردیش حکومت نے کیا جب اس یاترا کے روٹ پر گوشت کی دکانیں بند کیں۔ اس کے بعد تمام دکانداروں سے کہا گیا کہ وہ اپنے نام لکھیں تاکہ مقدس ہندو غلطی سے کسی مسلمان کو نہ چھو لیں۔ یہ مکمل طور پر علیحدگی پسند ہندو جذبات پیدا کرنے کی کوشش ہے۔ یہ خیال کہ علیحدگی نہیں بلکہ مسلمانوں کے ساتھ صرف دشمنی کا رشتہ ہوسکتا ہے ہندوؤں میں لال کرشن اڈوانی کی رتھ یاترا کے وقت سے ہی جڑ پکڑنا شروع ہوگیا تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہندوؤں کو اپنے اسلاف کی غلامی کا بدلہ لینا ہے اور یہ اس کے لیے صحیح وقت ہے۔ اس لیے ہندومت کے لیے ضروری ہو گیا کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی مقامات پر قبضہ کرے یا انہیں تباہ کردے اور مسلمانوں کی بستیوں پر تسلط قائم کرے۔

قومی یا مذہبی مواقع مسلمانوں پر، ان کی رہائش گاہوں پر حملہ کرنا اب ایک معمول بن چکا ہے۔ ترنگا لے کر مسلمانوں کی بستیوں میں گھس کر ترنگا لہرانے کی ضد کرنا۔ عید، بقرعید کے دن مساجد پر ترنگا لہرانے کی ضد یا مدارس میں ترنگا پھہرا کر مسلمانوں کو قومی بنایا جاتا ہے۔ ہندوؤں کے مذہبی مواقع پر، مذہبی جلوسوں میں مسلمانوں کو گالی دینے والے گانے چلائے جاتے ہیں اور ان کے خلاف توہین آمیز اور پرتشدد نعرے لگائے جاتے ہیں۔ اس طرح مسلمانوں پر تشدد کیے بغیر ہندوؤں کا مذہبی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ آپ کو ان سیاسی تقریروں کو بھی یاد کرلیں جو بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیڈر دیتے رہتے ہیں۔ ہندو مفاد ہمیشہ مسلمانوں کے مفاد سے الگ ہے۔ قبرستان۔شمشان یا سفید انقلاب گلابی انقلاب کا اجتماع ضدین، اسی طرح شیواجی اور نگ زیب یا رانا پرتاپ۔ اکبر کا اجتماع ضدین پچھلے 10 سالوں میں ہندو شعور کے لیے لازم وملزوم ہوگیا ہے۔ اس کو بہت آسانی سے سیاسی زبان میں تبدیل کردیا جاتا ہے: ہندوؤں کے زیورات لے کر مسلمانوں کو دے دیے جائیں گے، ان کا ریزرویشن مسلمان کھالیں گے، ان کی نوکریاں مسلمان چھین لیں گے، ان کی زمینوں پر مسلمان قبضہ کرلیں گے، ان کی عورتوں پر تو نہ جانے کب سے ان کی نگاہ ہے۔

> اس نئے ہندو حق اور اختیارات کی بدولت کوئی بھی ہندو کسی بھی مسلمان سے کسی بھی موضوع پر پوچھ گچھ کرسکتا ہے۔ اسے 'جے شری رام' کا نعرہ لگانے پر مجبور کرسکتا ہے، کسی مسلمان کا ٹفن کھول کر دیکھ سکتا ہے، اس کا فریج چیک کر سکتا ہے، اس کی نماز میں خلل ڈال سکتا ہے۔

ہندو اب آگے آ کر کہہ رہے ہیں کہ وہ جس موقع پر چاہیں، انہیں مسلمانوں کو گالی دینے اور ان کی توہین کرنے کا حق ملنا چاہیے اور مسلمانوں کو اس کے خلاف احتجاج کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ وہ مطالبہ کررہے ہیں کہ مذہبی یا کسی بھی موقع پر مسلمانوں کے مقدس مقامات کے سامنے، ان کے محلوں میں ان کی توہین کرنے والے نعرے لگانے کی چھوٹ ملنی چاہیے۔ وہ جب چاہیں کسی بھی مسجد پر چڑھ جائیں، اس میں داخل ہوجائیں اور جو چاہیں کریں۔ مسلمانوں کو اس پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ حال ہی میں کرناٹک کی ایک عدالت نے یہاں تک کہہ دیا کہ مسجد ایک عوامی جگہ ہے، اگر کوئی اس میں داخل ہوکر جے شری رام کا نعرہ لگائے تو کسی مسلمان کو کیوں برا لگنا چاہیے؟ کیا مسجد واقعی اس طرح سے عوامی جگہ ہے جس طرح عدالت اس کو بتانا چاہتی ہے؟ اور جے شری رام کس طرح کا نعرہ ہے، کیا عدالت نہیں جانتی؟

یہ سب اس عمل کا حصہ ہے جس کے ذریعے ایک نیا ہندو اپنے اختیارات کی تشکیل کررہا ہے۔ جب دہلی کی ایک عدالت میں بی جے پی لیڈر کے مسلم مخالف بیان پر بحث چل رہی تھی تو جج نے کہا کہ ہوسکتا ہے کہ لیڈر کو اپنے حامیوں کو جمع کرنے کے لیے ایسا کرنا پڑا ہو۔ یعنی عوامی حمایت حاصل کرنے کے لیے مسلم مخالف بیان دیا جائے تو وہ جائز ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پولیس نے دہلی کی ایک دھرم سنسد میں مسلمانوں کے خلاف ہتھیار اٹھانے کے لیے اکسانے کو یہ کہہ کر جواز فراہم کردیا کہ یہ اپنی کمیونٹی کی اخلاقیات کے تحفظ کے لیے کیا جارہا تھا۔ گوپال مشرا کی ماں کو بھی لگتا ہے کہ یہ ناانصافی ہے کہ اگر اس کا بیٹا کسی مسلمان کے گھر میں گھس کر اس کی مذہبی علامت کو نوچ کر اپنا نشان لگادے اور اس گھر کو بھی توڑے تو کوئی مسلمان اس پر پرتشدد ردعمل ظاہر کرے۔ وہ ایک جائز کام کررہا تھا!

جب گوپال مشرا یہ کارنامہ انجام دے رہا تھا تو اس گھر کے سامنے سینکڑوں ہندوؤں کا ہجوم تھا۔ ان میں سے کوئی اسے سمجھانے نہیں آیا، کسی نے اسے نہیں روکا۔ کسی نے نہیں کہا کہ دوسرے کے گھر میں داخل نہیں ہونا چاہیے، کسی نے نہیں کہا کہ کسی کی مذہبی علامت کو تباہ نہیں کرنا چاہیے، کسی نے نہیں کہا کہ کسی کا گھر توڑنا نہیں چاہیے۔ پوری بھیڑ جنون میں مسلمانوں کو گالی دیتے ہوئے مشرا کو اکساتی رہی۔ وہ اس بھیڑ کی طرف سے، ان کے لیے مسلمانوں کی توہین کررہا تھا۔ وہ ایک ہندو مذہبی فعل انجام دے رہا تھا، اپنا قومی فرض پورا کررہا تھا۔ یہ اس کا حق تھا۔ کسی کو اس کی مخالفت کا حق نہیں ہے۔ یقیناً کسی مسلمان کو تو قطعی نہیں۔ اس نئے ہندو حق کے سہارے کوئی بھی ہندو کسی مسلمان سے کسی بھی موضوع پر پوچھ گچھ کرسکتا ہے۔ اسے 'جے شری رام' کا نعرہ لگانے پر مجبور کیا جاسکتا ہے جیسا کہ نوئیڈا کے ایک کھاتے پیتے اور پڑھے لکھے ہندوؤں کی کالونی میں ایک مسلمان کے ساتھ وہاں کے ہندوؤں نے کیا۔ اس ہندو حق کی بدولت ہندو کسی مسلمان کے گھر کی چھان بین کرسکتا ہے، اس کا ٹفن کھول سکتا ہے، اس کا فریج چیک کرسکتا ہے۔ وہ مسلمان عورت کے حجاب پر اعتراض کرسکتا ہے، اس کی نماز میں خلل ڈال سکتا ہے۔ اسے اس کا بھی حق ہے کہ وہ کسی مسلمان کی داڑھی اور ٹوپی دیکھ کر غصے میں آجائے اور اس پر حملہ کردے۔ اسے اس کا حق تو ہے ہی کہ وہ اسلام اور رسول کو گالی دے۔ اسے مسلم معاشرے کی اصلاح اور اسے قومی بنانے کا بھی حق ہے، بلکہ یہ اس کا قومی فریضہ ہے۔

گوپال مشرا یہ نیا ہندو تھا، نئے ہندو حقوق سے لیس۔ وہ دراصل اس ہندو حق کو اپنے مذہبی اور قومی فرض کی ادائیگی کے لیے استعمال کررہا تھا۔ مشرا کو قانون کے مطابق گرفتار کیا جانا چاہیے تھا اور مقدمہ چلایا جانا چاہیے تھا۔ لیکن کیا پولیس ایسا کرسکتی ہے؟ چند سال قبل مسلمانوں پر حملہ کرنے والے ہندوؤں کو کنٹرول کرنے والے پولیس افسر سبودھ کمار سنگھ کو قتل کردیا گیا تھا۔ پھر اس نئے ہندو کو قابو کون کرے؟ مسلمان کہاں جائیں؟ بابری مسجد کے انہدام کے بعد سدھیر ککڑ نے 'انڈین آئیڈینٹیٹی' نامی کتاب میں نئی ہندو شناخت کی تعریف پیش کی تھی۔ سادھوی رتمبھرا کی ایک تقریر کا تجزیہ کرتے ہوئے انہوں نے بتایا تھا کہ اس شناخت کے دو حصے ہیں۔ ایک دیوتاؤں اور تاریخی کرداروں سے بنا ہے، جیسے رام، ہنومان، پرشورام، شیواجی وغیرہ۔ دوسرا، اس کی بنیاد پر جو وہ طے شدہ طور پر نہیں ہے، یعنی مسلمان۔ یہ ہندو شناخت خود کفیل نہیں ہے، ممکنہ طور پر خود مختار بھی نہیں ہے۔ اس کی تعریف صرف مسلمان کے ساتھ اس کی علیحدگی کے تعلق میں ہی جاسکتی ہے۔ لیکن ککڑ کی اس تعریف میں اب اصلاح کی ضرورت ہے۔ اب ہندو شخص کی تعریف محض مسلمانوں سے علیحدگی سے طے نہیں ہوتی۔ اب یہ پہچان مسلمانوں کے خلاف نفرت سے پیدا ہوتی ہے۔ گوپال مشرا کی ماں کا بیان سنتے ہوئے مجھے پریم چند کی کہانی 'مندر۔ مسجد' یاد آرہی تھی۔ چودھری عترت علی اس کہانی کا ایک کردار ہے۔ سخت مذہبی۔ لیکن سب کی پاکیزگی کی حفاظت ان کے لیے فرض ہے۔ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مسلمان مندر میں گھس کر فساد برپا کررہے ہیں۔ وہ اپنے وفادار ٹھاکر بھجن سنگھ کو بھیجتے ہیں کہ بدمعاشوں کی تنبیہ کریں۔ بھجن سنگھ جوش میں آکر شرپسندوں پر لاٹھی چلاتے ہیں۔ عترت علی دیکھتے ہیں جس کو مارا گیا وہ ان کا داماد ہے۔ یعنی بھجن سنگھ کے ہاتھوں ان کا داماد مارا گیا ہے۔

بھجن سنگھ کو کانٹو تو خون نہیں۔ لیکن پریم چند کے عترت علی کہتے ہیں: نہیں اگر خود شیطان کے بہکاوے میں آکر مندر میں گھستا اور دیوتا کی توہین کرتا، اور تم مجھے پہچان کر بھی قتل کردیتے تو میں اپنا خون معاف کردیتا۔ کسی کے دین کی توہین کرنے سے بڑا کوئی گناہ نہیں ہے۔ گو اس وقت میرا کلیجہ پھٹ جاتا ہے اور یہ صدمہ میری جان ہی لے کر چھوڑے گا، پر خدا گواہ ہے کہ مجھے تم سے ذرا بھی ملال نہیں ہے۔ تمہاری جگہ میں ہوتا تو میں بھی یہی کرتا، چاہے میرے مالک کا بیٹا ہی کیوں نہ ہوتا۔' کسی کے دین کی توہین سے بڑا کوئی گناہ نہیں۔ آج کا ہندو یہ کیوں بھول گیا ہے؟ وہ یہ کیوں نہیں سمجھ پا رہا کہ کسی کے دین کی توہین گناہ ہے، بلکہ کسی انسان، کسی برادری کی توہین بھی گناہ ہے۔ گناہ کے اس احساس کے غائب ہونے کا مطلب ہے دین کے احساس کا غائب ہونا۔ کیا یہ نیا ہندو، بااختیار ہندو، پوری طرح سے مذہبی شعور خالی ہوگیا ہے؟

(اپوروانند دہلی یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں۔)

چیف جسٹس کم آرایس ایس کے دلال زیادہ

جسٹس چندر چور ریٹائرمنٹ سے پہلے جسٹس رنجن گگوئی کی طرح چونکانے والا بڑا فیصلہ ضرور کرسکتے ہیں

محمد قمر عالم ندوی

بابری مسجد کا فیصلہ جسٹس رنجن گگوئی نے رام مندر کے حق میں سنایا تھا وہ فیصلہ ہی صراصر غلط تھا، ۴۶ ویں نمبر کے جسٹس رنجن گگوئی اپنے فیصلے میں کہا تھا یہ جگہ نہ رام کی جائے پیدائش ہے اور نہ ہی کسی مندر کو توڑ کر بابری مسجد بنائی گئی، پھر بھی بابری مسجد کے حق میں فیصلہ نہ کرکے فیصلہ رام مندر کے حق میں سنادیا گیا، اس وقت ملک کے حالات ایسے بنادیئے گئے تھے کہ فیصلہ جو بھی ہوگا، وہ دونوں طرف کے لوگوں کو ماننا پڑے گا نہیں تو ملک کی امن وشانتی کو خطرہ ہوگا اور دنگا فساد قتل وغارت گیری کا ماحول ہوگا، اس لئے ملک کی اعلی قیادت، دھرم گروؤں نے کورٹ کے فیصلہ کو ماننے کو تیار تھا، جس کا ڈر تھا وہی ہوا کہ بابری مسجد کا سارا حصہ رام مندر کے حق میں دے دیا گیا اور پانچ ایکڑ زمین اجودھیا سے دور دھنی پور میں دی گئی، جہاں مسلمان بڑی مسجد بنا سکیں، لیکن سپریم کورٹ کے فیصلے سے ملک کی عوام ابھی تک ناراض اور ناخوش ہے۔

سپریم کورٹ کے موجودہ چیف جسٹس ڈاکٹر ڈی وائی چندر چور ۹ نومبر ۲۰۲۴ کو اپنے عہدے سے ریٹائر ہونے والے ہیں، انہوں نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ رام مندر کا فیصلہ پہلے سے لکھا تھا، چیف جسٹس نے اپنی زبان سے کہ کر مسلمانوں کے زخم کو ہرا کردیا ہے، جسٹس چندر چور چیف جسٹس کم لگتے ہیں اور بی جے پی کے اجنٹ زیادہ لگتے ہیں، چیف جسٹس کے رویہ سے مسلمانوں میں ناراضگی ہے اور اس معاملے کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے، چیف جسٹس کو ایسے بیان سے گریز کرنا چاہئے، ہر کوئی اچھی طرح سے واقف ہے، بابری مسجد کی دستبرداری کا فیصلہ صحیح تھا یا غلط تھا، چیف جسٹس کو پرانی باتوں کو دہرانے سے بچیں، اسی میں بہتر ہے نہیں تو مسلمانوں کا زخم ابھی بھرا نہیں ہے یہ سب سرکار کے منصوبے اور پلاننگ کی وجہ سے ہوا ہے اور اس فیصلے کے پیچھے بی جے پی سرکار کا سو فیصد ہاتھ تھا، جسٹس رنجن گگوئی کا بابری مسجد کے خلاف فیصلہ صادر کرنا، دوسری طرف بی جے پی میں شمولیت اور راجیہ سبھا کی ٹکٹ مل گئی، یہ رنجن گگوئی کے لئے بہت بڑا انعام تھا۔

پچاسویں نمبر کے ڈاکٹر جسٹس ڈی وائی چندر چور بھی اپنی عہدے سے ریٹائر ہونے والے ہیں اور ان کی بھی بی جے پی سے خاص کر وزیراعظم نریندر مودی سے قریبی تعلقات ہیں، جسٹس چندر وزیراعظم نریندر مودی سے کئی دفعہ مل چکے ہیں اور ایک دفعہ پوجا کی تقریب میں وزیراعظم نریندر مودی بھی جسٹس چندر چور کے گھر جاچکے ہیں، سوشل میڈیا پر خوب وائرل ہوا ہے اور عوام خاص نے کھل کر مذمت کی ہے، اعلی عہدے پر فائز رہتے ہوئے، اس طرح کی تقریب منعقد کرنا اور وزیراعظم کا شامل ہونا کہیں نہ کہیں کچھ بڑے ڈیل کی طرف اشارہ کرتا ہے، جسٹس چندر چور ریٹائرمنٹ سے پہلے جسٹس رنجن گگوئی کی طرح چونکانے والا بڑا فیصلہ ضرور کرسکتے ہیں۔

جج ہو یا چیف جسٹس وہ عوام کا نمائندہ ہوتا ہے، لوگوں کو جج اور چیف جسٹس سے بہت ساری امیدیں وابستہ ہوتی ہیں، جب لوگوں کا ہر طرف سے توقع ختم ہوجاتا ہے تو آخر سہارا کورٹ کا لیا جاتا ہے، جج یا چیف جسٹس ذات پات، رنگ ونسل، ہندو مسلم سے بالا ہوکر قانون کے دائرے میں فیصلہ کرتا ہے، جہاں ہر شخص کو انصاف مل سکے، ظالم کو ظلم کا بدلہ ملے، جب عدالت میں ہندو مسلم کا کھیل کھیلنا شروع کردے گا تو ملک بھر میں نفرت وعداوت کا ماحول ہوگا، ملک کے امن وشانتی کو ٹھیس پہنچے گا، اس لئے ضروری ہے کہ جج یا چیف جسٹس صاحبان دوران ملازمت یا ملازمت کے آخر دن تک قانون کا پاس ولحاظ رکھیں، ایسی نازیبا بیان بازی سے گریز کریں، جس سے کسی دوسرے مذہب کی دلآزاری ہو، ہندوستان گنگا جمنی ملک ہے، یہاں کئی مذاہب کے لوگ رہتے ہیں، سب مذاہب کا تقالید وکلچر، تہذیب وثقافت ایک دوسرے سے الگ ہے، ہر ایک مذہب کا پاس ولحاظ رکھنا از حد ضروری ہے، جج وچیف جسٹس سے اپیل کروں گا کہ ہر فیصلہ قانون کے دائرے میں ہو نہ کہ ہندوتوا کے روشنی۔

بہار، 9643351671

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید

Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

دوری نے کردیا ہے مجھے اور بھی قریب - عارف نقوی

ڈاکٹر پروین شجاعت

مہجری ادب سے مراد وہ ادب ہے جو ہجرت کے بعد تخلیق کیا جاتا ہے۔ یہ ہجرت مختلف وجوہات کے سبب ہوسکتی ہے۔ جب ایک فرد اپنے وطنِ عزیز سے ذریعۂ معاش، حالات کی پریشانی یا کسی دوسری وجہ سے ہجرت کرتا ہے تو ہمیشہ اس کا دل وطن کی یاد اور تڑپ میں سرگرداں رہتا ہے۔ ہجرت کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اپنی جڑ، اپنی مٹی، اپنے چاہنے والوں، عزیزوں، گھر والوں سے دور جانا آسان بات نہیں ہے…… ہجرت کی وجہ خواہ کچھ بھی رہی ہو مگر ہجرت کرنے والا بظاہر تو اپنا ضرورت کا سامان ساتھ لے کر جاتا ہے لیکن غور سے دیکھا جائے تو وہ اپنے ساتھ اپنی تہذیب وتمدن، رہن سہن، اپنی زبان وادب بھی ساتھ لے کر جاتا ہے…… اور وقت کے ساتھ ساتھ وہاں اپنے قدم جما کر ایک نئی بستی آباد کرنے لگتا ہے۔ تہذیبی تبدیلی کے باوجود وطن سے دور رہ کر وطن کی یاد اور تڑپ، اپنی زمین سے بچھڑنے اور ٹوٹنے کے کرب سے تخلیق پانے والے اس ادب کو پڑھ کر یہ بخوبی محسوس کیا جاسکتا ہے کہ ہجرت ایک مجبوری ہوتی ہے…… کوئی بھی خوشی سے اپنے وطن سے دور جانا نہیں چاہتا…… حالات سے مجبور ہوکر وہ دور ضرور چلا جاتا ہے پر اس کا دل ہر وقت اپنے گھر…… اپنے گاؤں اور اپنی سرزمین کو ہی ڈھونڈا کرتا ہے…… اختر شیرانی کی نظم ''او دیس سے آنے والے بتا!'' ہجرت کی اس تڑپ کی ایک اچھی مثال پیش کرتی ہے۔ کتنا کرب اور تڑپ ہے…… چند مصرعے دیکھئے ؎

او دیس سے آنے والے بتا!
کیا اب بھی کسی کے سپنوں میں باقی ہے ہماری چاہ؟ بتا!
کیا یاد ہمیں بھی کرتا ہے اب یاروں میں کوئی آہ؟ بتا!
او دیس سے آنے والے بتا! للہ بتا! للہ بتا؟
او دیس سے آنے والے بتا!
او دیس سے آنے والے بتا!
کیا ہم کو وطن کے باغوں کی مستانہ فضائیں بھول گئیں؟
برکھا کی بہاریں بھول گئیں؟ ساون کی گھٹائیں بھول گئیں؟
دریا کے کنارے بھول گئے، جنگل کی ہوائیں بھول گئیں؟
او دیس سے آنے والے بتا!
او دیس سے آنے والے بتا!
کیا گانو پہ اب بھی ساون میں برکھا کی بہاریں چھاتی ہیں؟
معصوم گھروں سے بھور بھئے چکی کی صدائیں آتی ہیں؟
اور یاد میں اپنے میکے کی، بچھڑی ہوئی سکھیاں گاتی ہیں؟
او دیس سے آنے والے بتا!

تقسیمِ ہند کے بعد ہمارے نمائندہ ادیبوں کے یہاں مہجری ادب کے بھرپور نمونے ملتے ہیں جن میں سعادت حسن منٹو، قرۃ العین حیدر، عصمت چغتائی، راجندر سنگھ بیدی، عبداللہ حسین اور کئی بڑے نام ادب کی دنیا میں اسی نسبت سے جانے جاتے ہیں۔ موجودہ دور میں غیر ممالک میں برصغیر ہندوپاک سے ہجرت کر کے جانے والے ادیبوں کی ایک بڑی تعداد ہے، جو اپنی تخلیقات کے ذریعہ اردو ادب کے خزانے میں قیمتی اضافہ کررہے ہیں۔ ان ادیبوں میں ڈاکٹر سید تقی عابدی، مرزا عمیر بیگ، فرزانہ اعجاز، اسیٰ بدر، عشرت معین سیما اور عارف نقوی کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان میں سے مرزا عمیر بیگ، فرزانہ اعجاز اور عارف نقوی صاحب کا تعلق ہمارے شہر لکھنؤ سے ہے۔

یہاں میں عارف نقوی صاحب کا ذکر کرنے جارہی ہوں جنھوں نے وطن سے دور جا کر بھی وطن کی یاد کے دیے کو ہمیشہ دل میں جلائے رکھا۔ وہ جسمانی طور پر جرمنی میں ضرور رہتے تھے مگر ان کی روح اپنے ملک ہندوستان اور اپنے وطن لکھنؤ میں ہی بستی تھی۔

عارف نقوی نے تہذیب وتمدن کے گہوارہ لکھنؤ کی ادبی فضا میں ۲۰؍مارچ ۱۹۳۴ء میں آنکھ کھولی۔ آپ کے والد کا نام سید امین الدین نقوی اور والدہ کا نام قمر جہاں بیگم تھا۔ امین الدین نقوی صاحب کا چالیس برس کی عمر میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہوگیا تھا، اس وقت عارف نقوی کی عمر صرف چھ سال کی تھی۔ عارف صاحب کی ابتدائی تعلیم سنٹینیل اسکول لکھنؤ اور امین آباد انٹر کالج، لکھنؤ میں ہوئی، گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن لکھنؤ یونیورسٹی سے کیا۔ لکھنؤ یونیورسٹی میں عارف نقوی کو ایسے اساتذہ اور ایسے دوستوں کا ساتھ ملا جنھوں نے ان کے ادبی ذوق کو مزید جلا بخشی۔ اساتذہ میں یوسف حسین موسوی، نورالحسن ہاشمی، پروفیسر احتشام حسین، آل احمد سرور، عبدالاحد خاں خلیل جیسے جید عالموں سے تعلیم حاصل کی۔ ساتھیوں میں پروفیسر شارب ردولوی، احراز نقوی، حیدر عباس رضا، ذکی شیرازی، احمد جمال پاشا، اشہر رضوی، عالیہ عسکری، شمیم نکہت، وکرم راؤ…… ایک لمبی فہرست ہے…… یہ سب ساتھ مل کر ادبی سرگرمیوں کے منصوبے بناتے تھے، مشاعرے کراتے، ڈرامے کرتے، اخبار نکالتے…… غرض لکھنؤ یونیورسٹی کا زمانہ ان لوگوں کی زندگی کا بہترین دور تھا۔ تعلیم مکمل کر کے معاشی ضرورتوں کے تحت سب اپنی اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی وجہ سے مصروف ہوگئے…… آپس میں ملنا جلنا کم ضرور ہوگیا مگر ختم نہیں ہوا۔

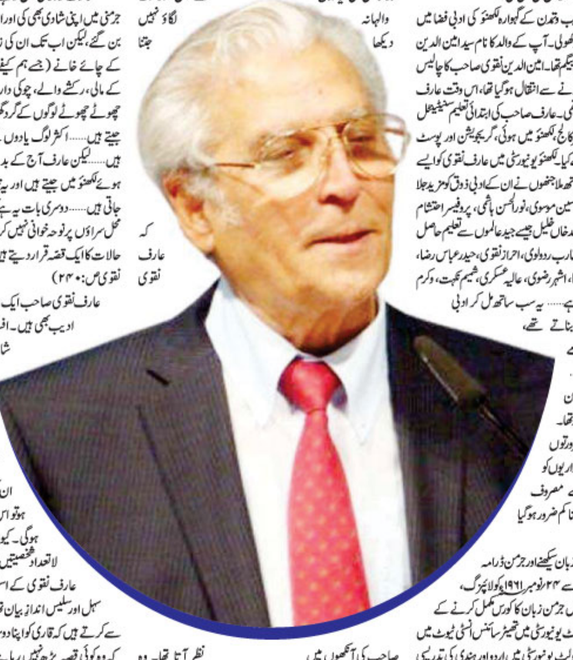

عارف نقوی بھی جرمن زبان سیکھنے اور جرمن ڈرامہ پر ریسرچ کرنے کے مقصد سے ۲۴؍نومبر ۱۹۶۱ء کو لاپزگ، جرمنی چلے گئے۔ لاپزگ میں جرمن زبان کا کورس مکمل کرنے کے بعد ۱۹۶۲ء میں برلن کی ہمبولٹ یونیورسٹی میں تھیٹر سائنس انسٹی ٹیوٹ میں ریسرچ بھی شروع کی اور ہمبولٹ یونیورسٹی میں اردو اور ہندی کی تدریسی خدمات بھی انجام دیں۔ ساتھ ہی یونیورسٹی کی اجازت سے وہ ریڈیو برلن پر پروگرام بھی کرتے رہے اور مختلف اخباروں کے فارن کارس پانڈنٹ Correspondent کی حیثیت سے بھی رجسٹرڈ ہے۔ برلن میں ہی انھوں نے اردو انجمن قائم کی اور اس کے صدر بھی تھے۔ ان کی تخلیقات میں ڈرامے، افسانے، نظمیں، خاکے، سفرنامے اور تاریخی تجزیے شامل ہیں۔ مختلف اعزازات سے نوازا جاچکے تھے۔ کیرم کھیلنے کے بہت شوقین تھے اور جرمنی میں کیرم کے کھیل کو انھوں نے ہی متعارف کرایا۔

ان تمام مصروفیات کے باوجود وہ سال میں ایک یا دو بار اپنے وطن لکھنؤ آنے کا وقت نکال ضرور لیتے تھے۔ ایک بار ان کے کسی ملاقاتی نے پوچھا بھی تھا کہ ''عارف صاحب! آپ ہر سال اتنی رقم خرچ کر کے لکھنؤ آتے ہیں؟ آپ کو کیا ملتا ہے؟ اس سوال کے جواب میں عارف صاحب لکھتے ہیں……

''میں ان کی بات پر صرف مسکرا دیا تھا۔ ان سے کیا کہتا کہ مجھے یہاں آکر ایک نئی زندگی ملتی ہے۔ قوت ملتی ہے اور میری عمر بڑھ جاتی ہے۔ اپنی مٹی کو چھونے، یادوں کو تازہ کرنے اور پرانے دوستوں کے دیدار سے جو روحانی خوشی اور قوت حاصل ہوتی ہے، اس کا اظہار الفاظ سے نہیں ہوسکتا۔'' (یادوں کے چراغ)

یہ حقیقت ہے کہ اپنی مٹی کو چھونے، یادوں کو تازہ کرنے اور پرانے دوستوں کے دیدار سے جو روحانی خوشی اور قوت حاصل ہوتی ہے اسے صرف محسوس کیا جاسکتا ہے۔ بیان نہیں کیا جاسکتا۔

جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے میں نے ملک سے ہجرت کرنے والے کسی دوسرے شخص کے اندر اپنی سرزمین سے، اپنی مٹی اور ماضی کی یادوں سے اس حد تک والہانہ لگاؤ نہیں دیکھا جتنا کہ عارف نقوی صاحب کی آنکھوں میں نظر آتا تھا۔ وہ خود خاموش رہتے مگر ان کی آنکھیں۔ اُن کا قلم اس جدائی کے کرب کا اظہار کرتا تھا…… وہ لکھنؤ آتے تھے…… اس کے گلی کوچوں میں گھومتے ہیں…… پنجابی ٹولہ اور بنگلہ نمبر ا۔ چکبست روڈ جہاں ان کا بچپن گزرا، لکھنؤ یونیورسٹی جہاں انھوں نے اپنی تعلیمی زندگی کے نہایت فعال دن گزارے، امین آباد کا عبداللہ ہوٹل، چاند ہوٹل، نوری ہوٹل اور سنگم ہوٹل، حضرت گنج کا کافی ہاؤس…… یہ وہ جگہیں تھیں جہاں ادبی نشستیں ہوتی تھیں اور ادبی سرگرمیوں کے منصوبے بنائے جاتے تھے، چوک اور نخاس کے بازار، چھوٹا بڑا امام باڑا، ریزی ڈنسی…… ماضی کی یادیں آنکھوں میں سموئے ان کے قدم کس کس جانب نہیں اٹھ جاتے تھے…… اپنے شہر میں ہونے والی تبدیلیوں کو محسوس کرتے اور اسے بدلتے ہوئے حالات کا ایک حصہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''میں کئی برس کے بعد اپنے آبائی شہر میں رشتہ داروں اور دوستوں سے ملنے کے لیے آیا تھا۔ بہت کچھ بدلا ہوا نظر آرہا تھا۔ سڑکیں اور عمارتیں بدل گئی تھیں۔ لوگوں کے حلیے، ان کی شکلیں اور عادتیں بدل گئی تھیں…… زبان اور لہجے میں فرق تھا…… باہمی رشتوں میں بدلیاں آگئی تھیں…… جو علاقے پہلے ویران اور سنسان پڑے رہتے تھے اب وہاں نئی نئی عالی شان عمارتیں مسکرا رہی تھیں اور جن علاقوں پر لکھنؤ کو ناز تھا وہاں گندگی اور غلاظت اور کھنڈرات نظر آرہے تھے……'' (بنگلہ نمبر ا۔ چکبست روڈ)

عارف نقوی کے ہجرت کے کرب کے متعلق ان کے سب سے عزیز ساتھی پروفیسر شارب ردولوی لکھتے ہیں……

''عارف کو جرمنی میں رہتے ہوئے ایک زمانہ ہوگیا، انھوں نے جرمنی میں اپنی شادی بھی کی اور ان کی بیٹی کی بھی شادی ہوگئی اور وہ نانا بن گئے، لیکن اب تک ان کی زندگی روشن الدولہ کی کچہری، احمد علی کے چائے خانے (جسے ہم کیفے دی پھوس کہتے تھے) چکبست روڈ کے مالی، رکشے والے، چوکی دار اور لکھنؤ کے گلی کوچوں اور وہاں کے چھوٹے چھوٹے لوگوں کے گرد گھومتی ہے…… ایسے لوگ جو ماضی میں جیتے ہیں…… اکثر لوگ یادوں کے جنگل میں اسی طرح بھٹک جاتے ہیں…… لیکن عارف آج کے بدلے ہوئے اور رفتہ رفتہ تبدیل ہوتے ہوئے لکھنؤ میں جیتے ہیں اور یہ تبدیلیاں ان کی یادوں کا تلازمہ بن جاتی ہیں…… دوسری بات یہ ہے کہ وہ گرتی ہوئی عمارتوں اور بے مکین محل سراؤں پر نوحہ خوانی نہیں کرتے۔ وہ اس تبدیلی کو بدلتے ہوئے حالات کا ایک قصہ قرار دیتے ہیں۔'' (آسمان ادب کا ستارہ۔ عارف نقوی ص: ۲۴۰)

عارف نقوی صاحب ایک ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ وہ ادیب بھی ہیں۔ افسانہ نگار بھی، خاکے بھی لکھتے تھے اور شاعری بھی کرتے تھے۔ تاریخی مضامین بھی لکھتے تھے اور حالاتِ حاضرہ پر پرمغز تجزیے بھی کرتے تھے۔ بہترین ڈرامہ نگار اور اداکار بھی تھے اور کیرم کے منجھے ہوئے کھلاڑی بھی۔ ان کی شخصیت کے ہر پہلو کو اگر اجاگر کرنا ہو تو اس پر ایک ضخیم کتاب لکھنے کی ضرورت ہوگی۔ کیوں کہ اس ایک شخصیت کی ذات میں لاتعداد شخصیتیں موجود تھیں۔

عارف نقوی کے اسلوب کی سب سے بڑی خوبی ان کا سہل اور سلیس اندازِ بیان تھا۔ جو کچھ بیان کرتے ہیں اس انداز سے کرتے ہیں کہ قاری کو اپنا دوست بنا لیتے ہیں اور وہ محسوس کرتا ہے کہ وہ کوئی قصہ پڑھ نہیں رہا ہے بلکہ ان حالات سے گزر رہا ہے۔ جذبات نگاری اور جزئیات نگاری ان کے افسانوں اور سفرناموں کا وصفِ خاص ہے۔ کہانی لکھتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھتے ہیں کہ وہ جس کردار کو پیش کررہے ہیں زبان بھی اُسی کی استعمال کریں، اور گھر، دکان یا گلی کوچہ جہاں کا بھی ذکر ہو۔ پڑھنے والا یہ محسوس کرے کہ وہ خود وہاں موجود ہے اور ان چیزوں کو دیکھ رہا ہے۔ اس طرح عارف نقوی کی کہانیوں کا قاری۔ قاری نہ رہ کر خود اس کہانی کا ایک حصہ بن جاتا ہے۔ یہ اقتباس دیکھئے۔

''دو خوبصورت لڑکیاں خرامِ ناز سے دوپٹے لہراتی ہوئی میرے قریب سے گزر گئیں۔ خوشبو کا ایک بھپکا محسوس ہوا۔ سامنے سے کچھ اور کمسن لڑکیاں ہنستی ہوئی آرہی تھیں…… ان کے پیچھے چند لڑکے ہاتھ ہلا ہلا کر آپس میں فقرے کستے ہوئے آرہے تھے۔ ان میں سے کچھ یونین بلڈنگ میں داخل ہوگئے اور ایک لڑکا، جو اپنے دوست کے کندھے پر ہاتھ رکھے تھا، رک کر یونین بلڈنگ کی سیڑھیوں کے پاس پان کی پیک سے نقش ونگار بنانے لگا…… یہ لکھنؤ یونیورسٹی کا حلقہ تھا۔ جو شہر سے آتے ہوئے گومتی ندی کا پل پار کرنے کے بعد شروع ہوتا تھا۔'' (یادوں کے چراغ)

عارف نقوی کے اس ناسٹلجیا کی ایک خوبی یہ ہے وہ یادوں کے جنگل میں بھٹکتے نہیں ہیں بلکہ رفتہ رفتہ ہونے والی تبدیلیوں کو محسوس کرتے ہیں۔ اس طرح ان کا ناسٹلجیا ان کی کمزوری نہیں بلکہ قوت ہے جس کے سبب انھوں نے ایک ایسا اسلوبِ بیان اختیار کیا ہے جو روایت سے ہٹ کر ہے…… اپنے اندازِ بیان سے وہ قاری کو اپنا دوست بنا لیتے ہیں۔ اور وہ محسوس کرتا ہے کہ وہ کہانی پڑھ نہیں رہا ہے بلکہ خود بھی اس کا ایک حصہ بن کر ان حالات سے گزر رہا ہے۔

عارف نقوی کی شخصیت کی متعدد خوبیوں میں سے جو سب سے اہم خوبی تھی وہ تھی ان کی انسان دوستی۔ وہ ایک ایسے حساس دل انسان تھے جو اپنے غم سے زیادہ دوسروں کو تکلیف میں دیکھ کر اُداس ہوجاتے ہیں اور صرف اداس ہی نہیں ہوتے بلکہ ان کے دکھوں کو ہر ممکن حد تک دور کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ ان کی یہ دردمندی ان کی کہانیوں اور شاعری میں نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ ان کا نظریہ ہے کہ ؎

اسی کو کہتے ہیں افلاسِ ذہنِ انسانی
جہاں کا درد نہ سمجھے بتوں سے پیار کیا

وہ ایک سیدھے، سچے، نیک اور ہر طرح کے دکھاوے اور ریاکاری سے پاک صاف دل اور مخلص انسان تھے۔

جیسی ان کی تحریریں صاف ستھری اور بناوٹ سے دور ہیں ویسے ہی وہ خود بھی تھے۔ ان کی شخصیت اور تحریروں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ انھوں نے خود اس بات کا اعتراف کیا ہے ؎

میرا ہر ورق، مری ہر سطر۔ مرے خونِ دل سے لکھی غزل
مری داستانِ وفائے دل مری زندگی کی کتاب ہے

عارف نقوی کی نثر ہو یا شاعری۔ دراصل ان کے دلی جذبات کا اظہار ہوتی ہے۔ انھوں نے زندگی کے ہر رُخ کو بہت گہرائی وگیرائی کے ساتھ دیکھا اور پرکھا تھا اور ان حقیقتوں اور تلخیوں کو نہایت بےباکانہ انداز میں اپنی تحریروں میں پیش کردیا ہے۔ ایک صاف گو اور سچے فنکار کی یہی خوبی ہوتی ہے۔

پروفیسر شارب ردولوی صاحب کی عارف نقوی کو نذر کی گئی اس نظم کے چند مصرعوں کو یہاں پیش کرنا چاہتی ہوں۔

کون لاتا ہے تمہیں کھینچ کے ہر سال یہاں
اب نہ اتان رہیں باقی نہ مصاحب چچا
اب نہ وہ کوٹھی ہی باقی ہے نہ نالے کے ادھر
کیفے دی پھوس کا ٹوٹا چھپّر
ہم غریبوں کا جو ہوتا تھا ملجا ماویٰ
کون باقی ہے بچا
کون لاتا ہے تمہیں…… کھینچ کے ہر سال یہاں
اب نہ ساتھی رہے باقی نہ وہ یارانِ عزیز
اور نہ وہ دلکش چہرے
دیکھنے کے لیے اک بار جنھیں
چق کے پیچھے کبھی جامن کے تلے
کتنی ہی بار گزرتے تھے بہانے کر کے
اب تو وہ پیڑ بھی باقی نہ بچا
کون لاتا ہے تمہیں…… کھینچ کے ہر سال یہاں
اور آخر میں یہ خواہش کرتے ہیں کہ……
پیڑ جامن کا رہے یا نہ رہے
اس سے کیا
عشق کے پھول تو ہر فصل میں کھل جاتے ہیں
اور یہ مٹی ہے ہر اک شے سے بلند
اسی لیے تو
تم اسی طرح سے آتے رہنا۔

شارب سر کی اس فرمائش کو وہ ان کی زندگی تک پورا کرتے رہے۔ شارب سر کے گذشتہ سال انتقال کے بعد عارف سر کی سرپرستی ہم سب کو حاصل تھی اور سکون تھا کہ ابھی ہمارا کوئی بزرگ ہماری سرپرستی کیلئے موجود ہے مگر ان کے انتقال سے جو خلاء ہوگیا ہے وہ شاید ہی پُر ہو سکے۔

؎ آسماں ان کی لحد پہ شبنم افشانی کرے۔

-ڈاکٹر پروین شجاعت
شعبۂ اردو، ممتاز پی۔ جی کالج، لکھنؤ
موبائل نمبر: 9889783464

□□□□

برلن جرمنی میں عارف نقوی کے انتقال پر اداروں اور تنظیموں کے تعزیتی پیغامات

آہ، عارف نقوی، افق ادب کا روشن ستارہ جرمنی میں غروب ہوگیا: عمار رضوی

آج صبح واٹس ایپ پر یہ اندوہ ناک خبر دیکھ کر سکتہ تاری ہوگیا کہ انجمن اردو برلن، کے روحِ رواں اور مجاہد اردو زبان و ادب عارف نقوی کا انتقال ہوگیا۔ خصوصی طور پر میرے لئے یہ خبر انتہائی افسوسناک ہے کہ کیونکہ تقریباً نصف صدی سے میرے انکے تعلقات رہے اور مُسلسل ان سے رابطہ رہتا تھا بلکہ میں جب جرمنی گیا تو انکے گھر پر مہمان رہا اور اردو انجمن، برلن کے ذریعہ کیے جارہے فروغ اردو کے کاموں کو دیکھا اور میٹنگز میں شریک ہوا۔ کچھ روز قبل میں نے عارف صاحب کی خیر وعافیت معلوم کی تھی اور ان سے مجوزہ پانچویں عالمی اردو کانفرنس کے انعقاد سے متعلق کچھ نکات پر تبادلہ خیال ہوا اور اپنی ہندوستان آمد اور اس میں شرکت کرنے پر انہوں نے کہا تھا کہ صحت اگر سہی رہی تو ضرور حاضر ہونگا۔ تب یہ خیال بھی نہ تھا کہ یہ عارف نقوی صاحب سے آخری بات چیت ہوگی۔

جو بادہ کش ہیں پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آبِ بقائے دوام لے ساقی۔

عارف نقوی صاحب کی رحلت اردو زبان وادب کے ایک زریں عہد کا خاتمہ ہے۔ عارف صاحب نے زبان وادب کی دھوم برصغیر ہندو پاک کی سرحدوں سے باہر جرمنی میں اردو انجمن، برلن کی تشکیل کر جس خلوص دل سے کی اسکے لئے آنے والی نسلوں کے لیے میل کا پتھر ثابت ہوتی رہیں گی۔ اس خبر سے دل ودماغ بیحد منتشر ہے۔

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی،
ایک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا۔

پروردگار سے دعا ہے کہ وہ انکی مغفرت فرمائے اور ان کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ میں عارف نقوی صاحب کی اہلیہ، دختر نرجس و داماد اور انکے متعلقین وانکے سبھی چاہنے والوں کی خدمت میں تعزیت پیش کرتا ہوں۔

زندگی موت کے ساتھ ختم تو ہوجاتی ہے، لیکن محبت نہیں: انور ظہیر رہبر

عارف نقوی صرف ایک نام نہیں بلکہ اس کے پیچھے کئی شخصیات چھپی ہوئی ہیں۔ ساٹھ سال سے زیادہ جرمنی میں مقیم عارف نقوی کی ہر دل کی دھڑکن میں اپنے ملک ہندوستان اور اپنے شہر لکھنؤ کی یاد موجود تھی اور اسی یاد نے انہیں اردو زبان وادب سے جوڑے رکھا۔ دو درجن سے زیادہ کتابوں کے مصنف جنہوں نے شاعری کی تو خود کو ایک نامور شاعر بنالیا، افسانے لکھے تو افسانہ نگار بن کر بہت نام کمایا۔ ڈرامہ لکھا تو آرٹسٹ بن کر اپنے لکھے ڈرامے کو شہرت کی بلندی تک پہنچادیا۔ جرمنی کے اردو، ہندی پنجابی، فارسی اور جرمن زبان وادب میں عارف نقوی کا نام بہت بلند تھا اور ہمیشہ ہی بلند رہے گا۔ عارف نقوی کی شخصیت کا جو احترام ہم سب کے دلوں میں ہے وہ اُن کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی جاری رہے گا۔ دعا ہے کہ اللہ اُن کے مرنے کے بعد کی زندگی میں آسانیاں بہم پہنچائے آمین۔

انور ظہیر رہبر، نائب صدر اردو انجمن برلن جرمنی

عارف نقوی کا کی وفات انسان دوست کی وفات

عارف نقوی صاحب کی وفات کا علم ہوا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون -- یہ ادب کی دنیا کی ایک معروف شخصیت اور انسان دوست انسان کی وفات ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین ثم آمین

منور علی شاہد۔ فرینکفرٹ جرمنی

ادبی نشستیں ایک خواب بن کر رہ گئی ہیں

عارف نقوی صاحب کے انتقال کی خبر سن کر نہایت افسوس ہوا۔ ہمارا ان کا 35 سالہ ساتھ، انجمنیں، ادبی نشستیں ایک خواب بن کر رہ گئی ہیں۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ مرحوم عارف نقوی کو غریق رحمت فرمائے، ان کے درجات کو بلند کرے اور انہیں اپنے جوار رحمت میں مقام عالی عطا فرمائے۔ آمین

علی حیدر وفا، صدر بزم ادب برلن، جرمنی

عارف نقوی کا انتقال مہجری ادب کا خسارہ

جناب عارف نقوی صاحب کا انتقال مہجری ادب کے لیے ایک عظیم خسارہ۔ ورلڈ اردو ایسوسی ایشن کی پوری ٹیم لواحقین کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ پاک مرحوم کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل۔

پروفیسر خواجہ اکرام، جوہر لال یونیورسٹی، دہلی

عارف نقوی اردو ادب کا ایک روشن ستارہ

عارف نقوی اردو ادب کا ایک روشن ستارہ ہیں۔ آپ ایک قد آور لکھاری ہیں۔ شاعری میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔ آج میں اپنی اور بزم ادب برلن کی جانب سے تہہ دل سے ان کی وفات پر ان کے احباب اور ان کے لواحقین سے گہرے صدمے اور تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔ ان کی کتابیں، یادوں کے چراغ، انسان زندہ ہے، راہ ادب میں بھٹکتا مسافر، عارف نقوی کے اسٹیج ڈرامے، عارف نقوی کے منتخب افسانے اور دیگر کتب ہمیشہ انہیں ادب کے افق پر زندہ رکھیں گی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام فائز کرے۔ ان کے قلم کے چشمہ فیض کو صدا جاری رکھے۔ عارف بھائی اردو ادب کے وہ میر کارواں ہیں جن کے نقش قدم ڈھونڈتے ہوئے ہم سب اردو زبان سے منسلک افراد آگے بڑھ رہے ہیں۔ بلاشبہ آپ نے اردو کی شمع یورپ اور جرمنی میں تب روشن کی جب یہاں جرس قافلہ کی آواز بھی نہ پہنچی تھی۔

سرور غزالی معتمد خاص بزم ادب برلن

عارف نقوی نفیس مزاج کے مالک تھے

عارف نقوی صاحب بلا شبہ بہت محبت اور شفقت کرنے والے تھے ان سے ہمیشہ بہت پیار ملا۔ میری اب تک کی جرمنی میں ستائیس سالہ زندگی میں ان کے ساتھ جرمنی کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی کئی مشاعرے پڑھنے کا اتفاق ہوا ۔۔۔ انتہائی خوش لباس اور نفیس مزاج کے مالک تھے۔ رب العزت ان کا اگلا سفر آسان فرمائے۔ آمین

طاہر عدیم فرینکفرٹ جرمنی

محب اردو کا انتقال

تقدیس فاطمہ
(پروپرائٹر اودھ نامہ)

عارف نقوی صاحب کے انتقال کی خبر سے بیحد افسوس ہوا۔ وہ شارب صاحب کے اچھے اور دیرینہ دوستوں میں تھے اس لئے جب بھی وہ ہندوستان آتے میرے شوہر (وقار رضوی) سے اکثر ملاقاتیں ہوتیں اور مجھے بھی ان ملاقاتوں میں شامل ہونے کا موقع ملتا۔ شارب صاحب کی طرح وہ بھی بڑے مشفق اور ہمدردانہ طبیعت کے مالک تھے۔ عارف صاحب عمر اور مرتبے دونوں ہی میں ہم دونوں سے بہت بڑے تھے مگر جب بھی ملاقات ہوتی محسوس ہی نہیں ہوتا کہ اتنی بڑی شخصیت سے گفتگو ہورہی ہے۔ وہ جرمنی میں رہ کر بھی اپنے ملک کی مٹی سے جڑے رہے اور اردو زبان کی محبت میں انھوں نے وہاں بھی انجمنیں قائم کیں اور پروگرام کرائے۔ وہ کئی کتابوں کے مصنف بھی تھے اور میری یہ خوش نصیبی ہے کہ انکی کئی کتابوں کا رسم اجرا ہمارے گھر کے ہال میں ہوا۔ جس میں شہر و بیرون شہر سے اہم شخصیات نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ میں ان کے انتقال پر مرحوم کے گھر والوں اور چاہنے والوں کی خدمت میں تعزیت پیش کرتی ہوں۔

عارف نقوی کا انتقال ادبی دنیا کا بڑا خسرہ

عارف نقوی صاحب جرمنی میں اردو زبان وادب کے علمبردار ہیں۔ اُن کی اچانک رحلت پاکستان وہندوستان کے ساتھ ساتھ تمام زبانوں کے علمی وادبی حلقے کے لیے بڑا نقصان ہے۔ پروردگار عالم اُن کی مغفرت فرمائے

عشرت معین سیما، برلن جرمنی

اردو ادب کا اہم ستون منہدم ہوگیا

آپ کی شخصیت اردو ادب میں ایک اہم ستون کی حیثیت رکھتی تھی اور آپ کی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے اور ان کے اہل خانہ کو صبر عطا فرمائے۔ آمین۔

احسن انصاری اسلام آباد، پاکستان

عارف نقوی ایک زندہ دل اور خوش مزاج انسان تھے: سید محمد یوسف

جناب عارف نقوی کے انتقال کی خبر سن کر بہت دکھ ہوا۔ وہ ایک زندہ دل اور خوش مزاج انسان تھے جن کا کیرم سے گہرا تعلق تھا۔ عارف بھائی انٹرنیشنل کیرم ایسوسی ایشن کے سابق صدر بھی تھے اور کیرم گیم کو جرمنی میں متعارف کروایا تھا۔ ان کا یہ تعاون کیرم گیم کی تاریخ میں ایک سنگ میل ثابت ہوا جس سے اس گیم کو یورپ میں ایک نئی شناخت ملی۔

حال ہی میں، 28 اکتوبر کو میری ان سے ویڈیو کال پر بات ہوئی، جس میں میں نے انہیں ایک لڑکے عارف صدیقی کے بارے میں بتایا، جسے کیلیفورنیا، امریکہ میں ہونے والے ورلڈ کپ کے لیے ہندوستانی ٹیم میں منتخب کیا گیا ہے۔ وہ یہ خبر سن کر بہت خوش ہوئے اور عارف صدیقی سے بات کرنے کی خواہش بھی ظاہر کی۔ عارف صدیقی بھی ان کے اچانک انتقال کی خبر سے انتہائی دکھی اور صدمے میں ہیں۔

ہر سال وہ جرمنی سے ہندوستان آتے تھے، تاکہ وہ کیرم کے کھیل کی خوشی اپنے دوستوں اور مداحوں کے ساتھ بانٹ سکیں اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرسکیں۔ سال 1994 ان کی زندگی کا ایک خاص مرحلہ تھا، جب انہوں نے جرمن کیرم ٹیم کو ہندوستان لاکر ایک نیا باب لکھا۔ ان کی دلی خواہش تھی کہ ایک میچ لکھنؤ میں کھیلا جائے کیونکہ وہ خود لکھنؤ سے تعلق رکھتے تھے اور اپنی جڑوں سے گہرا لگاؤ رکھتے تھے۔ اس خصوصی میچ میں لکھنؤ کی ٹیم کے کپتان محمد عامر، عبداللطیف، ایس۔ ایم اقبال اور سید محمد یوسف نے حصہ لیا۔ اس دن عارف صاحب کی خوشی دیدنی تھی، جیسے ان کی کوئی پرانی خواہش پوری ہوگئی ہو۔

کیرم پلیئرز کی طرف سے ہم تہہ دل سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کی کمی کو کوئی نہیں بھر سکتا لیکن ان کی یادیں، ان کا تعاون اور کیرم کے لیے ان کی لگن ہمیشہ ہمارے دلوں میں زندہ رہے گی۔ آمین۔

یادیں بھولتی نہیں

عارف نقوی
ڈاکٹر عشرت ناہید

ڈاکٹر عشرت ناہید

عارف نقوی صاحب کی رحلت کی خبر نے دل کو بہت اداس کر دیا ہے کیونکہ ان سے ایک ایسا رشتہ قائم ہوا تھا جو لکھنؤ سے برلن تک رہا۔ آج وہ تمام یادیں تازہ ہو گئی ہیں انہی میں سے ایک خوبصورت یاد قارئین کی نذر ہے اس دعا کے ساتھ کہ اللہ عارف صاحب کے اگلے مراحل آسان کرے اور انہیں غریق رحمت کرے۔ آمین

عارف نقوی صاحب کی رہائش مغربی برلن کے علاقے فریڈریش ہائین میں ہے اور وہ اس علاقے میں اس وقت سے مقیم ہیں جب برلن مشرق و مغرب میں منقسم تھا اب ہم ایک فلیٹ نما خوبصورت آشیانے میں تھے، آشیانہ کہاں! وہ تو دو تہذیبوں کا سنگم تھا، مشرق اور مغرب کے ملن کا آئینہ۔ مغرب مشرق کی زبان سے کچھ کچھ آشنا، لیکن کون کہتا ہے محبت کی زباں ہوتی ہے، یہ حقیقت تو نگاہوں سے عیاں ہوتی ہے، پھر ہم نے وہ کرشمہ بھی دیکھا کہ الفاظ کیسے بے معنی ہو جاتے ہیں اور کیفیت دل کیسے عیاں ہو جاتی ہے۔ جس پر کشش مسکراہٹ نے خیر مقدم کیا اس نے ایک ایسے راز کو منکشف کیا جو بتا رہا تھا کہ ایک نوجوان جو 24 نومبر 1961ء میں جرمن زبان سیکھنے اور جرمن ڈرامے پر ریسرچ کرنے کی غرض سے آیا تھا وہ اس مغرب کا اسیر بغیر بادہ و پیا کے کیونکر ہو گیا؟ کیونکر وہ جو غم ملا اسے غم جاناں بنا گیا کے مصداق دیار غیر کو دیار جاں بنا بیٹھا؟ عارف نقوی صاحب کی نصف بہتر ان گریڈ خالص جرمن خاتون ہیں۔ پڑھائی کے دوران دونوں کی ملاقات ہوئی جو ایک خوبصورت رشتے میں بدل گئی۔ انہیں دیکھ کر مجھے عشرت کی بتائی جرمنوں کی وہ تینوں خوبیاں یاد آئیں کہ "ایک تو یہ کہ جرمن جھوٹ نہیں بولتے، زندگی کے معاملات میں کھرے اور صاف دل ہوتے ہیں۔"

"دوسرے دنیا میں سب سے زیادہ انسانی ہمدردی کے کاموں میں صف اول کی قوم ہیں۔"

"اور تیسرے یہ کہ جرمن بیویاں باوفا ہوتی ہیں"

جس کا نمونہ سامنے تھا۔

عارف نقوی صاحب نے ہندوستانی کھانے خود بنائے تھے، میں تو حیران رہ گئی ان کی اس صفت کو جان کر کہ یہ وہی ہیں جو آج بھی برلن کے ایک لینگویج انسٹی ٹیوٹ میں اردو اور ہندی کی درس و تدریس میں مشغول ہیں، جو صدر ہیں اردو انجمن برلن کے، چلڈرین چیری ٹیبل سوسائٹی برلن کے اور سرپرستِ اعلیٰ ہیں یوروپین لٹریری سرکل کے، رکن بھی ہیں انڈو جرمن فرینڈشپ سوسائٹی برلن کے، اور لائف ممبر، انٹرنیشنل کیرم فیڈریشن، اور یوروپین کیرم کنفیڈریشن اور آنریری لائف پریسیڈنٹ، جرمن کیرم فیڈریشن کے ہیں وہ گھر میں اتنے ماہر کک بھی ہو سکتے ہیں؟ لیکن وہ تھے یقین کرنا ہی تھا کیونکہ ہم نے ان کے ہاتھ کا بنایا ہوا ذائقہ دار کھانا جو تناول کیا تھا اور اس بات پر بھی یقین کیا کہ اس کامیاب مرد کے پیچھے خوبصورت خاتون ان گریڈ کی مسکراہٹ کا ہی ہاتھ ہے۔

کھانا کھانے کے بعد باتوں کا سلسلہ چل پڑا، بہت ساری باتیں لکھنؤ کی اور برلن کی ہوتی رہیں۔ اسی دوران عارف صاحب نے یادوں کے آئینے کی رونمائی کی اور ہم وہ تصاویر دیکھتے رہے، ان سے جڑی یادوں کا ذکر سنتے رہے جو کچھ ان سے اور کچھ اردو انجمن برلن سے وابستہ تھیں۔ عارف نقوی صاحب عمر کے اس دور میں ہیں جہاں ان کی زبان سے ادا ہونے والا ہر لفظ ساری عمر کے تجربات کا عرق کشیدہ ہوتا ہے، ایک ایک جملے میں کئی کئی معنی پنہاں ہوتے ہیں۔ ان سے گفتگو کا ایک الگ ہی لطف رہا۔ بہت سارا اور بہت اچھا وقت گزار کر بہت ساری یادوں کو سمیٹ کر آ گئی اور آج نم آنکھوں کے ساتھ یادوں کا دریچہ کھل گیا ہے اور زندگی کا ایک باب ختم ہونے کا اعلان کر رہا ہے۔

اسسٹنٹ پروفیسر مانو لکھنؤ کیمپس
Mob 09598987727

☆☆☆☆☆

تعزیت نامہ

ادبی دنیا کا ایک درخشندہ ستارا ڈوب گیا

اللہ پاک مرحوم عارف نقوی صاحب کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے آمین علم و ادب کی دنیا میں ایک نامور شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ آپ ایک نہائت شفیق انسان بھی تھے آپ کی کمی ادبی حلقوں میں ایک طویل مدت تک محسوس کی جاتی رہے گی۔

میاں مزمل، برلن جرمنی

چھاؤں والا درخت نہ رہا

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ ایک چھاؤں کرنے والا درخت نہایت شفیق اور مہربان ہستی برلن کی فضاؤں کو سوگوار کر گئی۔ نصیر احمد ملیح، برلن جرمنی

ایک عہد تھا جو تمام ہوا
ایک آفتاب تھا جو شام ہوا

انور اقبال بیابانی، برلن جرمنی

تم نہ جانے کس جہاں میں کھو گئے!

فہیم اختر، لندن

28 اکتوبر کی رات لندن وقت کے مطابق 4:08 پر جناب عارف نقوی کا فون آیا۔ تاہم عارف نقوی سے ہر روز نہیں تو ہفتے میں کئی بار گفتگو ہو جاتی تھی۔ کبھی ادبی، کبھی ذاتی، کبھی عالمی موضوعات پہ تبادلہ خیال کر لیتے۔ گویا نقوی صاحب سے میرا رشتہ ایک ادیب، دوست اور ایک ہمدرد انسان کا تھا۔ حسب معمول فون پر نقوی صاحب مسلسل بات ہوتی رہتی تھی اور 16 نومبر کو اپنے تصویری البم کی کتاب یادیں کے اجراء کے متعلق آگاہ کیا۔ ہم نے اس سے قبل معروف ادیب، شاعر محمد حسن جو کہ نیدرلینڈ میں مقیم ہیں، ان کے متعلق بھی دریافت کیا۔ کیونکہ محمد حسن بھی میری ایما پر اس پروگرام میں شریک ہونے کے لیے آمادہ ہو گئے تھے۔

سوموار کی رات حسب معمول عارف نقوی صاحب کا فون آیا اور لگ بھگ آدھے گھنٹے ان سے گفتگو ہوئی۔ میں نے نقوی صاحب سے پوچھا کہ کیا میں برلن کا ٹکٹ بک کر لوں۔ نقوی صاحب نے کہا ایک دن رک جائے۔ میں نے نقوی صاحب سے زور دے کر کہا کہ، ہم جتنا دیر کریں گے ٹکٹ مہنگا ہوتا جائے گا۔ نقوی صاحب نے کہا کہ ہم نے ہال بک کر دیا ہے اور میری بیٹی کا آپریشن ہوا ہے جس کی وجہ سے تھوڑی تاخیر ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ میری ٹانگ میں پھر پروبلم شروع ہو گیا ہے۔ نرس نے کہا ہے کہ ممکن ہے مجھے پھر ہسپتال میں داخل ہونا پڑے۔ نقوی صاحب نے یہ بھی کہا کہ یار میں اب ہسپتال نہیں جانے والا۔

دوسرے دن سوشل میڈیا پر جب عارف نقوی کے انتقال کی خبر پڑھی تو کلیجہ منہ کو آ گیا۔ پہلے تو یقین ہی نہیں ہوا کہ یہ خبر سچی ہے۔ پھر کئی ذرائع سے جب پتہ چلا تو میں صدمے سے نڈھال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

2017 میں پہلی بار جرمنی کی راجدھانی برلن جانے کا اتفاق ہوا تھا۔ بزم ادب برلن کی دعوت پر ادبی نشست میں بطور افسانہ نگار مجھے ایک کہانی پڑھنی تھی۔ اس کے بعد 2018 میں دوبارہ برلن جانے کا اتفاق ہوا جہاں میری ملاقات عارف نقوی صاحب سے ہوئی۔ یوں تو عارف نقوی سے میرا غائبانہ تعارف ایک عرصے سے تھا۔ ان کی تحریر اور شاعری سے میں اچھی طرح واقف رہا ہوں۔ کئی بار ہندوستان کے دورے کے متعلق ان کی رپورٹ کو بھی پڑھتا رہا ہوں جس سے ان کی سرگرمیوں کا علم ہوتا رہا۔

عارف نقوی ہندوستان کے معروف شہر لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ لکھنؤ سے ہی آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم اور اس کے بعد لکھنؤ یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ آپ ترقی پسند تحریک سے بھی وابستہ رہے۔ یوں تو عارف نقوی کا تعلق ہندوستان سے ہے اور ایک عرصے سے جرمنی میں رہنے کے باوجود ہندوستان کو نہیں بھلا پائے۔ اسی لئے اکثر و بیشتر وہ ہندوستان کی سماجی، سیاسی اور ادبی امور پر تبادلہ خیال کرتے رہتے تھے۔ عارف نقوی کی شہرت اور مقام اردو ادب کے حوالے سے پوری دنیا میں جانا پہچانا جاتا ہے۔ وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں ہے۔

عارف نقوی نے یورپ اور خاص کر جرمنی میں اردو زبان کی بے پناہ خدمت کی۔ جس کا اعتراف نئی نسل کے لکھنے پڑھنے والوں نے بھی کیا ہے۔ عارف نقوی نے درس و تدریس اور صحافت میں اپنا قیمتی وقت صرف کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جرمنی میں اردو ادب کی کئی نئی بستیاں آباد ہونے لگیں۔ اس کی سب سے اہم مثال 'اردو انجمن برلن' ہے جو نہ جرمنی، یورپ بلکہ عالمی سطح پر اردو کے لیے خدمات پیش کرتی رہی ہے۔

عارف نقوی نے برلن کے ہمبولٹ یونیورسٹی میں لگ بھگ ۴۰ سال تک درس و تدریس کے خدمات انجام دیے۔ ان کی سرپرستی میں ہزاروں طلبا و طالبات نے اردو زبان سے فیضیاب ہو کر یورپ اور کئی ممالک میں اردو کے فروغ کے لئے کوشاں ہیں۔ میرے خیال میں شاعر وہ ہوتا ہے جس کی شاعری نسل در نسل پسند کی جائے۔ مثلاً مرزا غالب کو آج بھی قبولیتِ عام حاصل ہے۔ اسی طرح میں نے عارف نقوی کی شاعری میں یہ خوبی پائی ہے کہ ان کے کلام کو ہر نسل کے لوگ پسند کرتے ہیں۔ ان کا انداز اور خوبصورت لب و لہجہ سامعین کو کافی پسند آتا ہے اور سامعین کے دل میں سما جاتا ہے۔

پروفیسر اسلم جمشید پوری کی لکھی ہوئی کتاب 'آسمان ادب کا ستارہ عارف نقوی' ایک زبردست کاوش ہے۔ اس کتاب کو پروفیسر اسلم جمشید پوری نے خوبصورتی سے ترتیب دیا ہے۔ پروفیسر اسلم جمشید پوری نے اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے حصے میں عارف نقوی کی خود کی تحریر ہے جس میں مضامین، تنقید، خاکے شامل ہیں۔ ان مضامین میں سجاد ظہیر، فیض احمد فیض، کیفی اعظمی، کرشن چندر، اور خواجہ احمد عباس کے نام قابل ذکر ہیں۔ عارف نقوی صاحب نے ان معروف اردو ادیبوں کے ساتھ اپنا قیمتی وقت بھی گزارا ہے۔ کتاب کے دوسرے حصے میں عارف نقوی صاحب پر تحریر کردہ مضامین ہیں جن میں انٹرویو، کہانیوں کے تجزیے اور تبصرے شامل ہیں۔ پروفیسر اسلم جمشید پوری نے بحسن خوبی کتاب کو ترتیب دی ہے جو کہ عارف نقوی صاحب کی زندگی کی عکاسی کے ساتھ ساتھ معلوماتی بھی ہے۔

تاہم پچھلے چند برسوں سے عارف نقوی برلن کی ادبی فضا، ماحول اور اپنے چند قریبی دوستوں سے کافی مایوس اور فکرمند بھی ہو گئے تھے۔ عارف نقوی صاحب نے کئی بار اس بات کا مجھ سے ذکر کیا اور اردو انجمن برلن کی مایوس کارکردگی پر گہرے رنج و غم کا اظہار بھی کیا۔ میں نے بھی اس بات کو محسوس کیا کہ ان کا ہاتھ پکڑ کر جن لوگوں نے اردو سیکھی، کانفرنس میں شرکت کی، انہی لوگوں نے نقوی صاحب کو نہ صرف نظر انداز کیا بلکہ اپنی ترجیحات اور پروپگنڈے کے ذریعہ اردو دنیا میں غلط فہمیاں پھیلائیں۔ جس کا نقوی صاحب کو بے حد دکھ تھا۔

عارف نقوی کے گزر جانے سے اردو دنیا کو ایک بہت بڑا نقصان ہوا ہے، جس کی تلافی شاید ناممکن ہے۔ ان کی اردو زبان کی بے لوث خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا ہے اور انہیں بابائے اردو یورپ کہنا بالکل درست ہے۔ میں مرحوم عارف نقوی کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ انہیں غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

fahimakhteruk@yahoo.co.uk
www.fahimakhteruk.com

عارف نقوی کی افسانچہ نگاری: ایک جائزہ

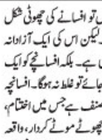
پروفیسر اسلم جمشید پوری

افسانچہ یوں تو افسانے کی چھوٹی شکل ہوتی ہے۔ لیکن اس کی ایک آزادانہ حیثیت بھی ہے۔ بلکہ افسانچے کو ایک صنف کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ افسانچہ ایک ایسی صنف ہے جس میں اختتام، قصہ پن، چھوٹے موٹے کردار، واقعہ اور اچانک پن ہوتا ہے۔ ایک پنچ لائن ہوتی ہے۔ جو قاری کو آہستگی سے بے حد کرارا جھٹکا دیتی ہے۔

افسانچے کے تعلق سے یہ کہا جاتا ہے کہ افسانچے میں اختتام بہت بڑی خوبی کے طور پر سامنے آتا ہے۔ مگر ہمارے بعض ناقدین اور افسانچہ نگار اسے لفظوں اور سطروں کے جال میں قید کرنا چاہتے ہیں۔ جب کہ اردو میں کسی بھی نثری اصناف کے لئے نہ صفحات طے ہیں نہ سطریں۔ جو معاملہ مختصر افسانے اور افسانچے کے درمیان ہے۔ وہی معاملہ ناول، ناولٹ اور طویل افسانے کے درمیان ہے۔ بہت سے افسانچہ نگار افسانچے کی طوالت اور اختصار پر بحث کرتے ہیں۔ جب کہ اختصار افسانچے کی ایک خوبی ہے۔ "لازمی جز نہیں۔" قصہ پن اور اچانک پن افسانچے میں نہ ہو تو افسانچہ مکمل نہیں ہوتا۔ بعض معروف اور ماہر افسانچہ نگار کے افسانچے دیکھے جائیں تو تین سطروں سے لے کر پچاس ساٹھ سطروں تک کے افسانچے ملتے ہیں اور بعض افسانچے اس سے بھی بڑے ہوتے ہیں۔ لہٰذا افسانچے جیسی نئی صنف کو سطروں میں قید کرنا دانشمندی نہیں، ہاں افسانچے میں اختصار ہونا چاہیے۔

جہاں تک اردو میں افسانچے کی ابتداء کا معاملہ ہے تو اس کا سہرا سعادت حسن منٹو کے سر جاتا ہے۔ سعادت حسن منٹو اردو کا ایسا افسانہ نگار ہے جس کو افسانے کے فن پر دسترس اور اسکے نشیب و فراز پر عبور حاصل ہے۔ سعادت حسن منٹو کے بعض افسانے ایسے ہیں جنہیں دوسری زبان کے مقابل رکھا جاتا ہے۔ سعادت حسن منٹو اردو افسانے کا ایک ایسا نام ہے جس کی بین الاقوامی شناخت سے کسی کو انکار نہیں۔ جن کے افسانوں کا دنیا کی دیگر زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے اور جن کے کئی افسانوں پر دیگر زبانوں میں خاطر خواہ تنقیدی و تحقیقی کام ہو چکا ہے۔ سعادت حسن منٹو نے ملک کو آزاد اور تقسیم ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور بھیانک قسم کے فرقہ وارانہ فسادات بھی دیکھے۔ عورتوں کو خوف زدہ دیکھا، بہت سے قسمت کے مارے رئیسوں کو مہاجر بنتے ہوئے بھی دیکھا۔ منٹو نے فسادات کے منظر نامے کو سمیٹتے ہوئے مختصر ترین افسانے قلم بند کئے۔ یہ چھوٹے چھوٹے افسانے اردو میں ایک الگ تجربہ تھا۔ ان کے ایسے چھوٹے چھوٹے افسانوں کا مجموعہ "سیاہ حاشیے" کے عنوان سے ۱۹۴۸ میں شائع ہوا۔ 'سیاہ حاشیے' کے یہی چھوٹے چھوٹے افسانے ہی افسانچے کی اساس ٹھہرے۔ یہ بھی سچ ہے کہ اس زمانے میں سعادت حسن منٹو کے ان چھوٹے چھوٹے افسانوں کو ہنگامی ادب اور لطیفہ کہہ کر ان کی اہمیت کم کرنے اور مذاق اڑانے کی کوشش کی لیکن جوگیندر پال نے نہ صرف ان چھوٹے چھوٹے افسانوں کو 'افسانچہ' نام دیا بلکہ افسانچے لکھ کر اس کو عام کرنے کے لئے عملی جدو جہد بھی کی۔ خود بھی افسانچوں کے کئی مجموعے دیے اور نئی نسل کو بھی اس طرف راغب کیا۔ جوگندر پال کے افسانچے اپنے عہد کی آواز تھے۔

عارف نقوی کے افسانچوں کا جہاں تک سوال ہے تو یہ بڑے وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ عارف نقوی نے اس میدان میں بھی کامیاب طبع آزمائی کی ہے۔ عارف نقوی اس سے قبل کئی افسانوی مجموعے اور ناولٹ اردو کو دے چکے ہیں۔ وہ افسانے کے فن سے بھی بخوبی واقف ہیں۔ ان کے افسانے انسان دوستی اور ترقی پسندی کے وصف سے متصف ہیں۔ ان کا ابھی ابھی ایک ناولٹ "بجھتے جلتے چراغ" اردو کے ساتھ ساتھ ہندی میں بھی منظر عام پر آیا ہے۔ اس سے عیاں ہوتا ہے کہ عارف نقوی ناول، ناولٹ اور مختصر افسانے کی باریکیوں سے کماحقہ واقف ہیں۔ عارف نقوی نے کبھی کبھار افسانچے بھی تحریر کئے ہیں۔ راقم کی مرتب کردہ کتاب "بارود اور کونپل" میں عارف نقوی کے جہاں پندرہ منتخب افسانے شامل ہیں وہیں ان کے پانچ افسانچے بھی شامل کتاب ہیں۔

عارف نقوی کے افسانچے موجودہ عہد میں لکھے جانے والے افسانچوں سے مختلف و منفرد ہیں۔ یہ افسانچے دس بارہ سطروں سے لے کر دو تین صفحات میں پھیلے ہوئے ہیں۔ افسانچوں کی طوالت کہیں 'منی افسانے' کی حدود میں داخل ہو جاتی ہے۔ اور اپنا افسانچائی تاثر کھو دیتی ہے۔ جہاں تک ان افسانچوں کے موضوعات کا تعلق ہے تو ان میں انسان دوستی، ترقی پسندی، صالح معاشرہ کی تعمیر و تشکیل، مثبت اقدار، پختہ کردار کے حامل افراد، امن و صلح، جنگ کے مناظر، مخالف حالات کی دھوپ میں میں تڑپتا پیار، انسانی جبلت ہانفسیات، بغض و عداوت، کمپیوٹر کی رفتار سے دوڑتی زندگی، بدلتی تہذیبی قدریں، انسانی مکاریاں، یورپ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک کی زندگی، انسان کی عظمت، انسانیت کا درس، مسوی، موجودہ عہد کے مسائل، ممالک کے درمیان صلح کو لے کر رسا کشی، جنگ کے نتائج، جرمنی کے لوگوں کی زندگی، لکھنوی تہذیب کی عکاسی، غرض بے شمار ایسے موضوعات ملتے ہیں جو عارف نقوی کے مشاہدے اور فن پر دسترس کو ظاہر کرتے ہیں۔

عارف نقوی کے افسانچے جہاں ہمیں غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں، وہیں زندگی کے تئیں ان کے نظریات کو بھی واضح کرتے ہیں۔ ان کی نظر میں انسانیت سب سے بڑا مذہب ہے۔ وہ دبے کچلے اور حاشیے پر زندگی گزارنے والے انسانوں کو اپنی تخلیقات میں جگہ دیتے ہیں۔ ان کے افسانچوں میں کہیں کہیں ان کا نظریہ بھی حاوی ہو جاتا ہے۔ جو بعض افسانچوں کو مجروح کرتا ہے۔ لیکن وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے اور اپنے نظریے پر قائم رہتے ہیں۔ خواہ افسانچہ فن افسانچہ نگاری پر پورا اترے یا نہیں۔ وہ اپنے مقصد سے کبھی پیچھے نہیں ہٹتے۔ ان کے اس عمل سے ان کے بعض افسانچے فن پر پورا نہیں اترتے۔ وہ اس کی پرواہ بھی نہیں کرتے، وہ بس اپنے دل کی بات کی ترسیل کرتے ہیں۔

ان کے معروف افسانچوں میں ایماندار بچہ، عدالت، مرغے کی ٹانگ، ستائش، اگر معلوم ہوتا، کبوتر باز، بہادری، مرغوں کی لڑائی، گدھوں کی مانگ، زردی، تجارت، گدھوں کا کالج، یوم خواتین، سونے کے انڈے، تاریخی مشاعرہ، پی ایچ۔ڈی کا موضوع، جنت میں علاج، انشاء اللہ، ننھی فرشتہ، کہانی کار، خان صاحب کا پارہ، لکھنوی تہذیب، ہاتھ کی لکیر، قاتل، کوئن، غسل، منسٹر کا بیٹا، انصاف وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔

"ایماندار بچہ" عارف نقوی ایک خوبصورت افسانچہ ہے۔ اس افسانچے میں مصنف نے بچوں کی نفسیات کو سامنے لانے کی کامیاب عکاسی کی ہے۔ دراصل یہ افسانچہ، جرمنی کے لوگوں کی عادات و خصلت کو سامنے لاتا ہے۔ جرمنی کے لوگ سیر و تفریح پر ہزاروں یورو خرچ کر دیتے ہیں، لیکن سڑک پر پڑا ہوا ایک سینٹ بھی خوشی خوشی اٹھا لیتے ہیں اور اسے اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح مصنف کے پرنواسے نے جب ایک مال کی ٹرالی سے خوش ہو کر ریزگاری اٹھائی تو مصنف کو بہت افسوس ہوا لیکن دوسرے ہی لمحے جب اس بچے نے وہی ریزگاری سامان کا حساب کرنے والی کاؤنٹر گرل کو یہ کہہ کر ریزگاری دینے کی کوشش کی، کہ کوئی گرا ہک بھول گیا ہے تو کاؤنٹر گرل نے ریزگاری کے مالک کو ڈھونڈھنے میں ہونے والی پریشانی کے سبب اسے ہی ریزگاری رکھ لینے کو کہا۔ تو مصنف نے اپنے پرنواسے پر فخر محسوس کیا اور اسے شاباش کہا۔ افسانچہ ختم ہو جاتا ہے۔

عارف نقوی کی تحریروں میں ترقی پسندی کے آثار ضرور مل جاتے ہیں۔ یہی معاملہ ان کے افسانچوں کا بھی ہے۔ وہ افسانچے کے آخر میں کوئی نہ کوئی امید افزا بات یا سوال لے آتے ہیں، خواہ افسانچے کا کچھ بھی ہو۔ افسانچے کی پنچنگ لائن ہے "لڑکے، میں اب اس کے مالک کو کہاں ڈھونڈھوں گی۔ اب یہ تم اپنے پاس رکھ لو یہ تمہارے لئے ہے۔" افسانچہ یہیں ختم ہو جاتا تو بہتر ہوتا مگر افسانچہ اس کے آگے بھی جاری رہتا ہے۔ شاید مصنف کو اپنے مقصد سے زیادہ پیار ہے۔

عارف نقوی کا ایک افسانچہ "بہادری" دیکھیں۔ اس افسانچے میں کھوکھلی شخصیات کو بے نقاب کیا ہے۔ بہادری کا ایوارڈ لینے جب بانکے لال گھر سے ایک گھنٹہ لیٹ سے آڈیٹوریم پہنچے تو تقریب گاہ میں جگہ نہیں تھی۔ اور سب دروازے بند ہو چکے تھے۔ کارڈ وغیرہ دکھا کر کسی طرح بانکے لال ہال کی آخری صف میں دو نوجوانوں کو اٹھا کر خالی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ ہال میں سب کچھ ہوتا ہوا دیکھتے رہے مگر آگے جانے اور کچھ بولنے کی ہمت نہیں کر پائے۔ افسانچہ ختم ہو جاتا ہے۔

افسانچے میں ضد کیفیت کو دکھایا گیا ہے۔ یعنی بہادری کا انعام حاصل کرنے والا بانکے لال حقیقتاً ڈرپوک اور بزدل ہوتا ہے۔ دراصل یہ افسانچہ ہمارے سماج پہ گہرا طنز ہے۔ افسانچے کا اختتام ملاحظہ کریں۔

"گھر لوٹ کر اپنے دوست احباب کو بہادری کا کیا ثبوت دیں گے اور اہل شہر کو کیسے منہ دکھائیں گے۔ ان کی
ساری ہمت اور بہادری غائب ہو چکی تھی۔"

افسانچے میں تضاد کی کیفیت ملتی ہے، جو ایسے لوگوں کی زندگی پر ایک طنز ہی ہے۔

"زردی" عارف نقوی کا ایک لائق توجہ افسانچہ ہے۔ اس افسانچے میں لڈن خان نامی ایک شخص، بے انتہا شریف اور سیدھا انسان ہے۔ وہ انڈے کھانا پسند کرتا ہے۔ پابندی سے ہر اتوار کو نخاس بازار کا چکر لگاتا رہتا ہے۔ مقامی لوگوں نے اسے مسجد کا امام بنا دیا۔ امام بننے کے بعد اس میں بہت سی تبدیلیاں آ گئی ہیں۔ اب وہ لال لنگی، نیلے سفید کرتے پر سبز صافہ باندھنے لگے ہیں۔ اچانک ان کی مسجد میں کچھ نئے مرید آ کر بیٹھنے لگے ہیں۔ امام صاحب جو لال دین میاں بن چکے ہیں، بہت حد تک بدل چکے ہیں۔ اب وہ تہواروں کے موقع پر وہ لوگوں کے گھر جاتے اور انہیں جنت کی دعائیں دیتے۔ انڈے کی زردی کے بارے میں بیان دیتے۔ ان کا نظریہ بالکل تبدیل ہو چکا تھا۔ افسانچہ ختم ہو جاتا ہے۔ مگر بہت سارے سوالات اور ان سلجھی پہیلیاں چھوڑ جاتا ہے۔ یہ زرد رنگ کیا ہے؟ انڈے کی زردی سے کیا مطلب ہے؟ لڈن خان کون ہیں؟ یہ تمام باتیں افسانچے کو علامتوں اور تجسس کا شکار بناتے ہیں۔ کیا اسے آج کل لکھنؤ کی حکومت سے مراد تو نہیں۔ کیا یہ ایک سیاسی افسانچہ ہے۔ افسانچے کی پنچ لائن بھی ملاحظہ کریں۔

"ایسا لگا جیسے وہ اچانک امام سے عالم بھی ہو گئے ہیں۔"

ایسا لگتا ہے ہم کسی ایسے افسانچے سے روبرو ہیں جس میں فلسفہ بھرا ہوا ہے۔

"کہانی کار" ایک اچھا افسانچہ ہے۔ اس افسانچے میں مصنف نے ناقدین کو طنز کا نشانہ بنایا ہے۔ ایسے ناقدین جو کسی بھی کہانی کو تنقید نشانہ بناتے ہیں۔ دراصل اس افسانچے میں دنیا کے غموں کا حال بیان کیا گیا۔ مزدوروں کا دکھ درد، کسانوں کی بے بسی، دودھ کے بحران سے بلکتا بچہ۔۔۔ ان سب غموں کا بیان کرتے ہوئے مصنف کا ان میں ڈھل جانا، کسی طور ناقدین کو پسند نہیں تھا۔ اس لئے مصنف نے گہرا طنز کرتے ہوئے افسانچے کے آخر میں لکھا۔ یہی افسانچے کا عروج ہے۔ مصنف لکھتا ہے کہ اسے کبھی کچھ نہیں ہوا، یہ عالیشان عمارت بھی بغیر مزدوروں کے بن گئی۔۔۔ اب تو ناقدین مجھے کہانی کار سمجھیں گے۔۔۔ افسانچے کا آخر دیکھیں۔

"کیا ہمارے نقاد تب مجھے کہانی کار مانیں گے؟

دراصل یہ افسانچہ گہرا طنز پارہ ہے۔ جو اپنے اندر لاوا رکھتا ہے، دہکتا ہوا لاوا۔ قاری جب افسانچے کو غور سے پڑھتا ہے تو اسے یہ طنز سمجھ میں آتے ہیں، اور یہ بھی سمجھ میں آتا ہے کہ یہ طنز کس پر کسے گئے ہیں۔

"ہاتھ کی لکیریں" عارف نقوی کا ایک مزے دار افسانچہ ہے۔ اس افسانچے میں مصنف نے خود کو ہاتھ لکیریں دیکھنے والا بتایا ہے، جو تفریح اور مذاق کے لئے جرمنی میں لوگوں کے ہاتھ دیکھتا اور لوگوں کی حیرت اور تجسس سے لطف اندوز ہوتا۔ ایک بار اس نے جیڈی ار کے وزیر اعظم کا ہاتھ دیکھ کر انہیں بڑا خوش قسمت بتایا جبکہ اس شخص کی بدقسمتی دیکھئے کہ نہ صرف پورا جرمنی ایک ہوا بلکہ ان کی کرسی بھی چلی گئی۔ جبکہ مصنف کی ایک دوست نے اس سے آدھی ادھوری معلومات سیکھ کر ہاتھ کی لکیریں دیکھنے کو پیشے کے طور پر اپنا لیا۔ افسانچہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس افسانچے میں ایک گہرا طنز ہے۔ جو لوگ ہاتھ کی لکیروں پر یقین رکھتے ہیں، انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ اصل چیز محنت ہوتی ہے۔ تدبیر سے تقدیر بدل جاتی ہے۔ افسانچے کا اختتام دیکھیں۔

"ایک ہاتھ دیکھنے کی دس یورو فیس لیتی ہے۔۔۔"

یعنی ہاتھ لکیریں، مستقبل کا حال بتاتی ہیں، آج بھی سماج میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو ان باتوں پر یقین کرتے ہیں۔ تب ہی تو بہت سے افراد نے اسے پیشے کے طور پر اپنا رکھا ہے۔

"عدالت" ایک اہم افسانچہ ہے۔ دراصل یہاں بھی عدالتوں، ججز اور پیسے والوں پر گہرا طنز ہے۔ مصنف پہلے نئی نسل (چالیس۔ پچاس برس تک کے) کے نوجوانوں کے وصف بیان کرتا ہے۔

"کہتے ہیں نئی نسل کے لوگ زیادہ ایماندار اور سچے ہوتے ہیں، جب تک ان کی عمر چالیس سے اوپر نہ ہو جائیں۔"

اس بات کو ثابت کرنے کے لئے مصنف خود کا ایک تجربہ بتاتا ہے۔ ایک کہانی سناتا ہے۔ اپنی بیٹی کے ساتھ ہوئے زنا بالجبر کا انتقام لینے کو ٹھاکر دوار سنگھ ایک نوجوان کو پیسے اور پستول دے کر بیٹی کی عزت خراب کرنے والے کا قتل کروا دیتا ہے۔ داروغہ قاتل کو پکڑ لیتا ہے۔ قاتل سب کچھ سچ سچ بتا دیتا ہے۔ کیس عدالت پہنچتا ہے۔ سرکاری وکیل اور صفائی وکیل خوب جرح کرتے ہیں اور قاتل کے ساتھ قتل کرانے والے کو سخت سزا دئے جانے پر متفق ہو جاتے ہیں۔ مگر جج کچھ ایسا فیصلہ سناتا ہے، سب حیران رہ جاتے ہیں۔

"قاتل چھوٹو کو عمر قید کی سزا سنائی جاتی ہے۔ قتل کروانے والے ٹھاکر دوار سنگھ کو باعزت رہا کیا جاتا ہے۔"

مگر یہ افسانچے کا اختتام ہے نہ پنچ لائن۔ بلکہ اس پورے نظام پر گہرا طنز کرتے ہوئے افسانچہ سب کو سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

"سنتے ہیں داروغہ شنکر دیال کا تبادلہ دوسرے علاقے میں کر دیا گیا ہے۔"

قاری مبہوت سا سوچتا رہ جاتا ہے کہ جج بے ایمان تھا یا داروغہ جج سے ملا ہوا تھا، یا بھر ٹھاکر دوار سنگھ نے پوری عدالت کو خرید لیا تھا۔ یہ آج کل عام ہو گیا ہے۔ پیسے والے کسی طرح عدالتوں سے بری ہو جاتے ہیں اور بے چارے غریب بری طرح پھنس جاتے ہیں۔

"یوم خواتین" عارف نقوی کا ایک عمدہ افسانچہ ہے۔ ہم سب جانتے ہیں ۸ مارچ کو عالمی یوم خواتین کا دن ہوتا ہے۔ دراصل کچھ عالمی دن تو برائے رسم ہوتے ہیں۔ مصنف نے اس افسانچے میں جرمنی کا ماحول پیش کیا ہے۔ پیٹر کے گھر اس کے دوست احباب اس کی بیوی کو مبارک باد دینے، یوم خواتین منانے اور موج مستی کرنے جمع ہوئے ہیں۔ پارٹی جاری ہے۔ شراب لنڈھائی جا رہی ہے۔ میوزک تیز آواز میں بج رہا ہے۔ رقص بھی جاری ہے۔ اتنے میں روس۔ یوکرین جنگ کی بات نکل جاتی ہے۔ کچھ لوگ روس کی حمایت میں اتر جاتے ہیں۔ کچھ یوکرین کی طرفداری کرتے ہیں۔ شاکر، پیٹر کی بیوی ماریہ کا دوست اس بحث مباحثے میں آج کے دن حصہ لے کر ماحول خراب کرنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن جب سبھی لوگ روس کے حملے کی مذمت اور یورپ پر چھائے خطرے کی بات کرنے لگے تو اسے قہراً جبراً کہنا پڑا۔ کہ فلسطین۔ عراق۔ افغانستان پر جب حملہ ہوا تھا تو ہم نے مذمت کیوں نہیں کی، کیا ایشیا، افریقہ میں انسان نہیں رہتے ہیں۔ افسانچہ اپنے عروج پر پہنچ جاتا ہے مگر ابھی ختم نہیں ہوا۔ افسانچے کا اختتام اور پنچ لائن ابھی باقی ہے۔

"ایک سن رسیدہ مہمان نے کھڑے ہوئے کہا آج عالمی یوم خواتین ہے۔ Let us toast! جام سے جام ایک بار پھر ٹکرانے لگے۔ سنگیت کی آواز پھر تیز ہو گئی۔"

افسانچہ ختم ہو جاتا ہے۔ مگر افسانچہ کے تاثر نے ماحول کو بے حد سنجیدہ بنا دیا ہے۔ اس کے باوجود کہ افسانچے کے اختتام نے ماحول ہلکا پھلکا کرنے کی کوشش کی۔ یہ افسانچہ دنیا کے بہت سے لوگوں کے چہرے سے انسانیت اور عالمی اخوت کا نقاب اتارتا ہے۔

عارف نقوی کے افسانچے بہت ساری خوبیوں سے متصف ہیں۔ ان کے افسانچوں کی سب سے بڑی خوبی انسانیت کی بقا اور انسان دوستی ہے۔ ان کی تمام تحریروں کا مقصد حاشیائی کرداروں کو مرکزیت عطا کرنا، کمزوروں اور دبے کچلے افراد کو مناسب کا مقام دلانا اور انسانیت کو عام کرنا ہے۔ عارف نقوی کے یہ افسانچے ہو سکتا ہے کہ فن افسانچہ نگاری کے کسی اصول پر کھرے نہ اتریں، مگر نئے نئے موضوعات سے مزین ہیں۔ ان میں آپ کو مختلف انداز ملے گا۔ پوری دنیا کے مسائل اپنی شد و مد کے ساتھ جلوہ گر نظر آئیں گے۔ ان میں سطروں میں قید افسانچے نہیں ملیں گے، بلکہ قصہ ملے گا، کوئی نا کوئی عبرت ملے گی۔ غریبوں کے مسائل، چھوٹے کردار، واقعات اور نفسیات نظر آئے گی۔ یہ افسانچے زندگی نامے ہیں، جو زندگی کو متاثر کرتے ہیں۔

"یوم خواتین" عارف نقوی کا پہلا افسانچوں کا مجموعہ ہے۔ اس مجموعے میں یوں تو تقریباً پانچ درجن افسانچے شامل ہیں۔ مگر مجھے ان میں سے دو ڈھائی درجن ایسے افسانچے لگتے ہیں، جو آپ کو ضرور متاثر کریں گے اور افسانچے کی روایت میں نیا پن لانے میں کامیاب ہوں گے۔ یہ افسانچے بار بار قراءت کے متقاضی ہیں۔ آپ کی قرائت تفہیم کے نئے در وا کرے گی۔ مجھے تسلیم کہ ان میں سے کئی افسانچے بہت طویل ہو گئے ہیں اور منی افسانے کی حد تک جا پہنچے ہیں، مگر ان کا قصہ پن، تجسس، کلائمکس اور زبان آپ کو پسند آئے گی۔ سب سے اہم بات ان افسانچوں کی یہ ہے کہ ان میں سے بیشتر میں کوئی نا کوئی پیغام ملے گا اور یہ پیغام انسانیت کی بقا کا ہوگا، یہی ان کی انفرادیت ہے۔

☆☆☆

ریاست میں مختلف شہروں میں حادثہ

ہاتھرس روڈ حادثہ: تین بچوں سمیت پانچ جاں بحق

ہاتھرس:2 نومبر (پی این ایس) آگرہ علی گڑھ ہائی وے پر تیز رفتاری سے چل رہی کار پر ڈرائیور کا کنٹرول ختم ہو گیا اور ڈیوائیڈر سے ٹکرانے کے بعد کار تقریباً سات فٹ ہوا میں اچھل گئی اور پھر درخت سے ٹکرانے کے بعد 15 فٹ گہری کھائی میں جاگری۔ حادثے میں ایک ہی خاندان کے تین بچے اور دو خواتین جاں بحق ہو گئیں۔ تین افراد شدید زخمی ہوئے ہیں۔ دونوں بھائی اپنے اہل خانہ کے ساتھ یکم نومبر کی صبح بیلونوالی دیوی کے درشن کرنے اور گنگا میں نہانے کے لیے اپنی گاڑی میں گئے تھے۔ حادثے کے وقت آگرہ واپس آرہے تھے۔ ہارڈویئر بزنس مین انوج اگروال گاڑی چلا رہے تھے۔ حادثہ اتنا شدید تھا کہ کار کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ دھماکے کی آواز سن کر ہائی وے سے گزرنے والے لوگ رک گئے اور جائے وقوعہ کی طرف بھاگے۔ لوگوں نے بڑی مشکل سے زخمیوں اور جاں بحق افراد کو گاڑی سے نکالا۔ اطلاع ملتے ہی کوتوالی چاندپا پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ پولیس نے لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے بعد آگرہ بھیج دیا ہے۔

حادثے میں سونم (40) بیوی انوج اگروال، ان کا بیٹا جیتائی (5)، روبی (37)، بیوی سوربھ اگروال، بیٹا چیتن (10) کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ انوج اگروال (38)، بیٹی ہتی (12)، سوربھ اگروال (38) اور اس کا بیٹا گورانگ (9) شدید زخمی ہو گئے۔ اسے علاج کے لیے بگلا ضلع اسپتال لایا گیا۔ وہاں سے شدید زخمی سوربھ اور گورانگ کو علاج کے لیے آگرہ ریفر کر دیا گیا۔ آگرہ میں علاج کے دوران گورنگ کی بھی موت ہو گئی۔ اس حادثے نے دو خاندانوں کو ماں کی محبت سے محروم کر دیا۔ حادثے میں انوج اگروال کی بیوی سونم اور سوربھ اگروال کی بیوی روبی کی موت ہو گئی ہے۔ اب ان کے دونوں بچے ماں کی محبت حاصل نہیں کر سکیں گے۔ سونم کی بیٹی ہتی اور روبی کے بیٹے گورانگ کو اپنی ماں کا پیار کبھی نہیں ملے گا۔ آگرہ روڈ پر چاندپا کے قریب کیول گڑھی میں پیش آئے حادثے کے بارے میں ڈویژنل ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ نے اپنی رپورٹ حکومت کو بھیج دی ہے۔ اس میں انہوں نے ڈرائیور کی لاپرواہی اور خلفشار کو حادثے کی وجہ قرار دیا ہے۔ اے آر ٹی او کمشنر پرساد کی ہدایت پر پی ٹی او رام بابو کی ٹیم معائنہ کے لیے موقع پر پہنچی۔ انہوں نے بتایا کہ سڑک میں موڑ کی وجہ سے یہ بلیک اسپاٹ میں شامل ہو گیا ہے تاہم اس واقعہ میں سامنے سے کوئی جانور آنے، گاڑی بچانے کی وجہ سے حادثہ وغیرہ کا پتہ نہیں چل سکا ہے۔ یہ حادثہ ڈرائیور کی لاپرواہی اور توجہ ہٹانے کی وجہ سے پیش آیا۔

کار بے قابو ہو کر درخت سے ٹکرا

کرپلٹی بھائیوں کی موت

بجنور:2 نومبر (پی این ایس) ضلع میں آج صبح ہونے والے حادثے کے بعد تین گھروں میں سوگ کی لہر دوڑ گئی۔ دیوالی کے موقع پر پیش آئے اس حادثے میں تین گھروں کے چراغ بجھ گئے۔ بھائی دوج سے ایک دن پہلے اس حادثے میں تین بہنوں کے بھائیوں کی موت ہو گئی۔ نجیب آباد روڈ پر اچانک سامنے آئے بیل کو بچانے کے لیے اس نے اچانک بریک لگائی تو کار بے قابو ہو کر درخت سے ٹکرا کر پلٹ گئی۔ حادثے میں تین دوست جاں بحق ہو گئے جبکہ تین زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ جمعہ کی دیر شام تقریباً 10:00 بجے پرنکرت ولد پرمودکمار (24) ساکن پرگتی وہار آدم پور، پردیومنا ولد ستیندر (24) ساکن شکتی نگر بجنور لیش راجپوت عرف اشونی (24) ولد اتل راجپوت ساکن نئی بستی، سرنش بھاردواج ولد سشیل شرما (25) انیرودھ کوہلی ساکن پنچوٹی کالونی ساکن سیول لائن اور پارتھ تیاگی ولد رتوراج تیاگی ساکن نگینہ پھاٹک بجنور کار میں سیر کے لیے نکلے تھے۔ بتایا گیا کہ جمعہ کو سارنش اور ایک اور دوست کی سالگرہ تھی۔ جس کی وجہ سے تمام چھ دوست کھانا کھانے کی تیاری کر رہے تھے۔ اسی دوران اچانک وہ نجیب آباد روڈ کی طرف جا رہے تھے۔ جہاں اندرلوک کالونی کے سامنے سڑک پر اچانک ایک بیل آ گیا، جب اسے بچانے کے لیے بریک لگائی گئی تو کار بے قابو ہو کر درخت سے ٹکرا گئی اور پھر پلٹ گئی۔

انیرودھاچاریہ مہاراج کے گوری گوپال آشرم میں حادثہ

گرم کھچڑی گرنے سے 10 عقیدت مند جھلسے

متھرا:2 نومبر (پی این ایس) معروف کہانی کار انیرودھاچاریہ مہاراج کے گوری گوپال آشرم میں جمعہ کو کھانا تقسیم کرنے کے دوران ایک ملازم کا پاؤں پھسلنے اور گرم کھچڑی سے بھرا برتن اس پر گرنے سے 10 عقیدت مند جھلس گئے۔ سبھی کو آشرم کی ایمبولینس میں جوائنٹ ڈسٹرکٹ اسپتال بھیجا گیا۔ دو عقیدت مندوں کی حالت نازک ہونے پر انہیں آگرہ ریفر کر دیا گیا۔ حادثے کا شکار ہونے والے تمام عقیدت مند مغربی بنگال سے ورنداون کی مذہبی یاترا پر آئے تھے۔ کارتک کے مہینے میں، مغربی بنگال سے عقیدت مندوں کا ایک گروپ ورنداون کی مذہبی یاترا پر آیا ہے۔ صبح تمام عقیدت مند درشن کرنے کے بعد پرکرما مارگ سنت کالونی میں واقع گوری گوپال آشرم پہنچے۔ یہاں آشرم کے باہر کھانا تقسیم کرنے کا کام معمول کے مطابق جاری تھا۔ تمام عقیدت مند پرساد کے لیے لائن میں کھڑے تھے۔ اسی دوران کھچڑی سے بھرا برتن لے جانے والے ملازم کا پاؤں پھسل گیا جس کی وجہ سے کھچڑی عقیدت مندوں پر گر گئی اور 10 عقیدت مند جھلس گئے۔ اس سے افراتفری پیدا ہوئی۔ ان سبھی کو فوری طور پر آشرم کی ایمبولینس میں 100 بستروں والے اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ دو کی حالت نازک ہونے پر انہیں آگرہ ریفر کر دیا گیا۔ انیرودھاچاریہ مہاراج نے بتایا کہ ہر روز 20 ہزار عقیدت مندوں کو پرساد تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ واقعہ جمعہ کو اس وقت پیش آیا جب ملازم اچانک پھسل گیا۔ تمام جلے ہوئے افراد کو 100 بستروں پر داخل کرایا گیا ہے۔

مندر میں جل رہے چراغ سے لگی آگ خاتون کی موت

کانپور:2 نومبر (پی این ایس) یہاں کے کاکا دیو تھانہ علاقے کے پانڈو نگر میں ایک مندر میں جل رہے چراغ سے ایک گھر میں آگ لگ گئی۔ اس واقعے میں بسکٹ کے تاجر سنجے شیلدا سانی، اس کی بیوی اور گھر میں سوئی ہوئی ملازمہ کی موت ہو گئی۔ پولیس اور فرانزک ٹیم حادثے کی جانچ کر رہی ہے۔ فرانزک ذرائع کا کہنا ہے کہ مندر میں کشا گھاس کی چٹائی پھیلی ہوئی تھی۔ چراغ سے آگ لگ گئی اور پھر سوکھی لکڑی اور پلائیووڈ سے بنا فرنیچر بھی اپنی لپیٹ میں آ گیا۔ متوفی جوڑا اس قدر گہری نیند میں تھا کہ سوتے ہوئے دم گھٹنے سے جاں بحق ہو گیا۔ معلومات کے مطابق، تاجر نے پہلے دیوالی کی رات اپنی فیکٹری میں پوجا کی تھی۔ اس کے بعد وہ گھر آیا اور پوجا کیا اور تقریباً 2.30 بجے سو گیا۔ یہی نہیں، آنے والے 25 دسمبر کو اس جوڑے کی 25 ویں سالگرہ تھی۔ اس کی تیاریاں بھی جاری تھیں۔ تاہم پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق جوڑے اور ان کی نوکرانی کی موت دم گھٹنے سے ہوئی۔ فرانزک ٹیم کی رپورٹ کے مطابق گھر میں خود کار دروازے نصب تھے۔ ساتھ ہی گھر کا پورا فرنیچر اور سامان آتش گیر مادے سے بنا تھا۔ جس کی وجہ سے آگ نے زور پکڑ لیا تھا۔ اس شخص کے ہاتھ پر جلنے کے نشانات بھی پائے گئے۔ فرانزک ٹیم کا خیال ہے کہ جسم کے اس حصے پر کوئی جلتی ہوئی چیز پڑی ہے جس کی وجہ سے ہاتھ جل گیا ہے۔ اس سنسنی خیز حادثے میں ایک بلی بھی مر گئی ہے۔ ماہر کا کہنا ہے کہ اگر کسی طرح یہ خود کار دروازہ کھل جاتا تو تینوں جانیں بچائی جا سکتی تھیں۔ دراصل یہ دروازہ آٹومیٹک دروازہ ہے۔ یہ مقناطیسی دروازے سے بنا ہے اور مقناطیسیت کی وجہ سے اس میں آگ لگ گئی۔ اسی دوران وائرنگ جلنے کی وجہ سے دروازہ نہ کھل سکا اور سب کی موت ہو گئی۔ اے ڈی سی پی سینٹرل کا ماننا ہے کہ اگر دروازہ کسی طرح کھل جاتا تو وہ نہ مرتا اور زندہ بچ سکتا تھا۔ ٹیکنیکل ٹیم نے دن بھر پورے گھر کا معائنہ کیا۔ یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس تھری بی ایچ کے فلیٹ میں کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جسے بحفاظت باہر نکالا جا سکے اور گھر میں بھرا ہوا دھواں باہر نکل سکے۔ اے ڈی سی پی نے بھی دم گھٹنے سے تینوں کی موت کی تصدیق کی ہے۔

موڈرن پبلک اسکول میں ٹی ایم ٹی ٹرسٹ لکھنؤ نے بچوں کی حوصلہ آفزائی کی

امروہہ۔ موڈرن پبلک سکول بگلا امروہہ میں مختلف اداروں سے آئے ہوئے طلباء کو ٹی ایم ٹی ٹرسٹ لکھنو نے اعزاز سے نوازا۔ اس موقع پر ٹی ایم ٹی کے جنرل سکریٹری نجم الحسن رضوی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم حاصل کرنا ہر بچے کے لیے ضروری ہے تعلیم سے ہر ترقی ممکن ہے۔ جو وقت گزر جاتا ہے وہ کبھی واپس نہیں آتا اس لیے ہمیں وقت کی قیمت اور عظمت کو سمجھنا چاہیے۔ اس کے بعد ماڈرن پبلک اسکول بگلا کے روح رواں ڈاکٹر جمشید کمال نے تعلیم کی افادیت پہ اپنے خیالات کا اظہار کیا انہوں نے کہا کہ تاریخ شاہد ہے کہ ہر بچے کی کامیابی اور ترقی کے پیچھے اس کی والدہ کا ہاتھ ہوتا ہے جس کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے تھومس ایلوا ایڈیسن کے بارے میں بچوں کو بتایا۔ جمشید کمال صاحب نے کہا کہ تعلیم ہر انسان کا زیور ہوتی ہے جس طرح زیور انسان کی زینت بڑھاتا ہے اسی طرح تعلیم انسان کی زینت بڑھاتی ہے۔ اس موقع پر ٹی ایم ٹی لکھنو کے جنرل سکریٹری نجم الحسن رضوی، مولانا شمشیر علی، ٹی ایم ٹی کے امروہہ میں کوارڈینیٹر وقار الحسنین خاں، امیر حیدر رضوی، مولانا شاہنواز حیدر نقوی صاحب، رضوان رضوی، شاندار امروہوی، قائم باقری مولانا منظر عباس سرسوی، مشہور سینئر صحافی جناب قیصر مجتبی، نوازش مرتضی صاحب ان کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگ موجود رہے۔ آخر میں ٹی ایم ٹی ٹرسٹ لکھنؤ کے امروہا میں کوارڈینیٹر جناب شاندار امروہوی صاحب نے سب کا شکریہ ادا کیا۔

اے ایم یو سے جرمن زبان کے سات طلبہ ڈاڈ اسکالرشپ کے لیے منتخب

علی گڑھ، 2 نومبر: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ غیر ملکی السنہ کے جرمن اسٹڈیز سیکشن کے سات طلبہ کو جرمنی کے ڈاڈ اسکالرشپ کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ وہ 2025 میں جرمنی میں سمر کورسز میں حصہ لے سکیں گے۔ ایم اے سال اوّل کے ایک طالب علم مسٹر راغب اور بی اے سال سوم کے 6 طلبہ زین العابدین، اظہر ضیاء، عبدالواسع، حریم بیگ، باسل اقبال اور ایم کامران نے جرمن زبان کی مہارت کا آن سیٹ ٹسٹ جو بی ون اور اس سے اوپر کی سطح کا ہوتا ہے پاس کیا۔ یہ اسکالرشپ ٹسٹ گزشتہ 29 اکتوبر 2024 کو اے ایم یو میں منعقد کیا گیا تھا، جس کے لئے شعبہ کے جرمن سیکشن نے دہلی میں واقع جرمن اکیڈمک ایکسچینج سروس (ڈاڈ) دفتر کے ساتھ اشتراک کیا۔ ڈاڈ کے نمائندے اور دہلی یونیورسٹی کے ڈاڈ لیکچرر ڈاکٹر جان ہیلگے وائیڈ مین نے پروفیسر ایم این فاروقی کمپیوٹر سنٹر، اے ایم یو میں ٹسٹ کی نگرانی کی۔ ٹیسٹ کے بعد ڈاکٹر جان نے جرمنی میں تعلیم کے مواقع کے موضوع پر معلوماتی خطبہ دیا اور بین الاقوامی طلبہ کے لیے جرمنی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے مواقع، اسکالرشپ اور درخواست دینے کے طریقوں پر روشنی ڈالی۔ منتخب طلبہ جولائی 2025 میں سمر کورسز شروع کرنے کے لیے جرمنی روانہ ہوں گے۔ 2559 یورو کے اس اسکالرشپ میں فضائی کرایہ، رہائش، جرمنی میں تاریخی مقامات کا دورہ اور مہینے بھر کے سمر کورس کی ٹیوشن فیس شامل ہے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال بھی جرمن اسٹڈیز سیکشن کے دو طلبہ کو مذکورہ اسکالرشپ حاصل ہوئی تھی۔ شعبہ غیر ملکی السنہ کے سربراہ اور فیکلٹی آف انٹرنیشنل اسٹڈیز کے ڈین پروفیسر محمد اظہر نے طلبہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ کامیابی طلبہ کی محنت اور ہمارے اساتذہ کی لگن کو واضح کرتی ہے۔ غیر ملکی زبانوں کی بڑھتی ہوئی مانگ کے ساتھ یہ اسکالرشپ ہمارے خطے میں غیر ملکی زبانوں کے مطالعے کو فروغ دینے میں ایک سنگ میل کے طور پر کام کرے گی۔ جرمن سیکشن کے اسسٹنٹ پروفیسر سید سلمان عباس نے طلبہ کو سراہتے ہوئے کہا کہ ہمارے شعبہ کی تاریخ میں یہ دوسری مرتبہ ہے کہ طلبہ کو ان کے جاری کورس ورک کے حصے کے طور پر اس باوقار اسکالرشپ سے نوازا گیا ہے۔ ہم جرمن اکیڈمک ایکسچینج سروس (ڈاڈ) کا خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جرمن سیکشن کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر سپیر پی ایم نے شکریہ کے کلمات ادا کئے۔

شوہر نے بی بی کی لے لی جان

سنبھل:2 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کے سنبھل ضلع کے پواری گاؤں میں بچوں کی پٹائی کے خلاف احتجاج میں ایک نوجوان نے اپنی بیوی پروین (30) کے پیٹ میں چھرا گھونپ کر قتل کر دیا۔ جانچ سے پتہ چلا ہے کہ پواری گاؤں کے رہنے والے دلشاد کی شادی پروین سے سال 2017 میں ہوئی تھی۔ شادی کے دو سال بعد ہی ان کے درمیان جھگڑا شروع ہو گیا۔ ہر روز مار پیٹ ہوتی تھی۔ پروین کے چھوٹے بھائی اسلم جو رام پور ضلع کے سیفنی تھانے کے تحت ساگر پور گاؤں کے رہنے والے ہیں، نے بتایا کہ دلشاد اکی بہن کے کردار پر شک کرتا تھا۔ اس نے اسے اس کی ضروریات پوری کرنے کے لیے پیسے نہیں دیے۔ وہ ہر روز مارتا تھا۔ الزام ہے کہ ملزم دلشاد گھر والوں کے کہنے پر مار پیٹ کرتا تھا۔ چند روز قبل انہیں بجلی کا کرنٹ لگا کر قتل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ شکایت کے بعد پولیس نے امن خراب کرنے پر چالان جاری کیا تھا۔ اس کے بعد بھی ملزم دلشاد گھروں میں پتھر کی گھسائی کرتا تھا، اس کے لیے وہ دہلی، غازی آباد اور دوسرے شہروں میں جاتا تھا لیکن اب وہ کافی دنوں سے گھر پر تھا۔ گھر میں رہتے ہوئے اسے کئی بار مارا پیٹا۔ یہ قتل جمعہ کی دوپہر کو بھی جھگڑے کے دوران ہوا۔ واردات کے بعد ملزم کے اہل خانہ گھر چھوڑ کر فرار ہو گئے۔

مدارس اسلامیہ کیخلاف تحقیقات کے احکاماتِ گہری سازش

سہارنپور (احمد رضا) ضلع بھر میں قائم سیکڑوں مکاتب اور مراکز دینی کے زمہ داریان کا صاف صاف کہنا ہے کہ مدارس اسلامیہ ملت اسلامیہ کی ذاتی ملکیت ہے اور ان اداروں کے سبھی خرچہ ملت اسلامیہ کے تعاون اور چندے سے ہی چلتے آرہے ہیں پھر ہمارے بزرگوں اور اکابرین کے ان اداروں میں کسی کی مداخلت کے کیا معنی؟ جہاں ایک طرف مدارس اسلامیہ اور مکاتب اسلامیہ کے خلاف اے ٹی ایس کی جانچ پڑتال جاری ہے وہیں دوسری جانب مسلم افراد کے خلاف ہجومی تشدد کے واقعات بھی دیکھنے کو مل رہے ہیں جگہ جگہ مسلم آبادی کو نشانہ بنایا جا رہا ہے نہ جانے کون سی دشمنی نکالی جا رہی ہے جبکہ اس حقیقت سے متعصب افراد خوب واقف ہیں کہ 35 کروڑ سے زیادہ مسلم آبادی کا آپ کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے ملک سے باہر نکال نے کا خواب تو دیکھو ہی مت یہ صحت کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے! ملک بھر میں قریب ایک ہزار سال کی تواریخ میں جتنے بھی مکاتب، مدارس اور مساجد دینی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے قائم ہوئے اور آج بھی قائم ہو رہے ہیں سبھی کا نظم ونسق مسلم اقوام کی ذاتی املاک پر مسلم افراد کے ذاتی خرچ پر اور اللہ کے لئے وقف کئے گئے تحریر دستاویز پر ہی علمی اور دینی خدمات انجام دے رہے ہیں ان اداروں میں کسی دیگر طبقہ کی رقم صرف نہیں کی جا سکتی ہے ملک کے دستور کے مطابق چلنے والے ملت اسلامیہ کے ان ذاتی اداروں جیسے مدارس اسلامیہ اور مکاتب کے ساتھ ساتھ مساجد کے معاملات میں سرکاری دخل اندازی کسی شکل میں قانون کے مطابق نہیں کہی جا سکتی ہے تشویش کی بات یہ کہ حکومت آئین ہند میں دیئے گئے مذہبی تعلیم کے اختیار اور سوسائٹی رجسٹریشن کے تحت چل رہے مدارس اسلامیہ اور مکاتب کے خلاف طرح طرح کے بیہودہ ہتھکنڈے استعمال کر رہی ہے تاکہ مدارس اسلامیہ کے منتظمین کو خائف کیا جا سکے ملک میں قانونی طور طریقوں پر چل رہے لاکھوں مدارس اسلامیہ اور مکاتب کے منتظمین کا صاف کہنا ہے کہ ہمیں جانچ کا کچھ بھی خوف نہیں بلکہ حکومت کی تنگ نظری پر افسوس ہوتا ہے واضح ہو کہ ہمارے بزرگوں اور اکابرین نے وطن عزیز کو جس مقصد سے جان مال کی تاریخی قربانیاں پیش کرتے ہوئے آزادی دلائی آج یہ مٹھی بھر تنگ نظر شدت پسند افراد جواب میں مسلم آبادی کو نیست و نابود کرنے پر آمادہ ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہم اس ملک پر قبضہ جمالیں بیوقوف یہ نہیں جانتے کہ مساجد، مدارس اور خانقاہوں کو تباہ اور برباد کر کے مسلم آبادی کو ختم نہیں کیا جا سکتا یہ ملک اصل میں ان افراد کی ملکیت اور اثاثہ ہے کہ جنکے بزرگوں اور اکابرین نے لاکھوں جانیں اور اربوں کی ملکیت شہید کرا کر اس وطن کو آزادی دلائی ملک میں نفرت ظلم وتشدد اور جبر کو کسی بھی صورت برداشت نہیں کیا جا سکتا اگر آج مسلمان خاموش ہے اور آپکے جبر وتشدد کا جواب نہیں دے رہا ہے تو سبھی جان لیں کہ اس خاموشی کا قطعی یہ مطلب نہیں کہ مسلمان بزدل یا خائف ہے سچ یہ ہے کہ مسلم فتنہ انگیزی اور تشدد کے خلاف ہے امن پسند ہیں یعنی قرآن کریم کی عظمت اور بزرگی کا لحاظ رکھنا چاہتا ہے جھگڑا نہیں چاہتا! مدارس اسلامیہ، مکاتب اور مساجد کے خلاف ٭ اے ٹی ایس کی بے تکی جانچ اعلانیہ طور سے مسلم آبادی کو خوف زدہ کرنے کی شرمناک حرکت ہے اہل ایمان اس سازش سے ڈرنے والے نہیں ہیں٭ جہاں جہاں آجکل بھاجپا کی سرکاریں اقتدار پر قابض ہیں وہاں مسلم آبادی پر زندگی مشکل سے مشکل تر ہوتی جا رہی ہے بھاجپا کے لوگ اور انکی سرکاریں موقع درموقع مسلم آبادی کے خلاف نفرت حسد اور تعصب کے معاملات کو بڑھاوا دینے میں سرگرم دیکھے جا سکتے ہیں بھاجپا کی سرکاروں میں ان دنوں مسلم طبقہ کے خلاف تشدد اور نفرت کے معاملات میں لگاتار اضافہ دیکھا جا رہا ہے مرکزی سرکار مسلم افراد کی تباہی اور بربادی پر خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے ہر دو ماہ بعد کبھی مساجد کبھی مدارس کبھی مزارات پر حملہ کیئے جاتے ہیں جب شدت پسند تنظیم سے تعلق رکھنے والے حاسد ناکام رہتے ہیں تو وہ اجتماعی تشدد برپہ کرتے ہوئے مسلم افراد کو قتل کرنے میں بھی شرم نہیں کرتے کبھی بلڈوزر چلا کر مسلم آبادی کو نیست و نابود کیا جاتا ہے کبھی مساجد پر بلڈوزر چلایا جاتا ہے تو کبھی سیکڑوں مزارات کو تباہ کر دیا جاتا ہے کل ملا کر مسلم آبادی کو مٹانے کی کوشش تیز سے تیز تر ہو گئی ہیں خدکو ناکام ہوتا دیکھ اب بھاجپا سرکار اتر پردیش کے مکاتب کی جانچ پڑتال کر رہی ہے اس جانچ کا اصل مقصد مسلم آبادی کو نقصان پہنچانے اور ڈرانے کی سازش میں سرگرم ہے نتیجہ کے طور پر ان دنوں اتر پردیش میں مدارس کے سروے کے بعد یوگی حکومت نے مکاتب کے خلاف بھی جانچ کی کارروائی شروع کر دی ہے اور مکاتب کے منتظمین سے مختلف معلومات جمع کرائی جا رہی ہیں، ایک مرتبہ پھر دینی مکاتب کے خلاف شروع کی گئی۔

سمندری علوم کے سلسلے میں وجیہ نقوی کی خدمات قابل قدر: مولانا سیادت نقوی

صدر جمہوریہ سے اعزاز حاصل ہونے کے بعد امروہا پہنچے نامور سائنسدان نقوی

امروہہ۔ سمندری علوم کے ماہر اور اس حوالے سے پوری دنیا کی نامور ترین شخصیت ڈاکٹر وجیہ احمد نقوی کو گزشتہ دنوں صدر جمہوریہ سے حاصل ہوئے اعزاز کے بعد اج موصوف کی امروہا امد پر انکو کو مقامی ثقافتی تنظیم کاروان خلوص نے ادبی فضاء میں استقبالیہ دیا، جہاں شہر کی علمی ادبی اور سماجی شخصیات کثیر التعداد میں شریک تھی۔ ان شخصیات نے نقوی کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ وجیہ نقوی نے سائنسی دنیا میں سمندری علوم کے حوالے سے جو خدمات انجام دی ہیں اس سے نہ صرف امروہہ کا نام روشن ہوا ہے بلکہ پوری دنیا میں ہمارے ملک ہندوستان کا نام بھی روشن ہوا ہے۔ شیعہ امام جمعہ ڈاکٹر سید محمد سیادت نقوی نے کہا کہ وجیہ احمد نقوی کو اس سے قبل بھی صدر جمہوریہ ہند کے دست مبارک سے بھٹناگر ایوارڈ بھی حاصل ہو چکا ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ وہ راشٹریہ سمندر وگیان سنستھان کے ڈائریکٹر کے طور پر بھی خصوصی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ اور اج ان کا شمار دنیا کے اہم ترین سائنسدانوں میں ہوتا ہے۔ پروفیسر ناشر نقوی نے اپنی تقریر میں بتایا کہ وجیہ احمد نقوی بحری علوم کے غیر معمولی سائنسدان ہے۔ ہند مہاساگر کے سمندری علوم سے متعلق ماحولیات میں آکسیجن کی کمی یا بیشی کے سبب جو کیمیائی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوتی ہیں نیز جن کے زیر اثر آبی مخلوقات پر جو حیات موت کے اسباب مرتب ہوتے ہیں۔ اُن کو انگریزی میں بائیو جیو کیمیکل پروسز کہا جاتا ہے۔ اس کیمیائی میدان کے دُنیا میں جو چند سائنسدان ہیں، اُن میں سے ایک سائنسداں ڈاکٹر وجیہ نقوی احمد نقوی ہیں جن کا خاندانی تعلق سرزمین امروہہ سے ہے۔ موصوف پہلے سائنسداں ہیں جنھوں نے شمالی ہند مہاساگر میں کاربن نائٹروجن سائیکلوں اور اُن سے متعلق بجٹوں پر تفصیل کے ساتھ تحقیقی کام کیا ہے۔ ڈاکٹر وجیہ احمد کا یہ ایک ایسا منفرد کارنامہ ہے جس کے سبب سمندر کی قدرتی صورت حال کے زیر اثر ماحولیات کی ترتیب اور موسمیات کے ربط وضبط کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ سمندری گیسوں کے اختلاط اور ارتباط پر ڈاکٹر وجیہ احمد نقوی کا تخلیقی کام موسموں کی تبدیلیوں کی معلومات فراہم کرتا ہے۔ موصوف کے ان کارناموں کو بحری علوم سے متعلق دنیا کے سائنسدانوں نے رہنما بنایا ہے۔ نقوی کی انہیں جدید تحقیق کے لیے آنکو سمندری دنیا کا کولمبس کہا جاتا ہے۔ اس دوران صدر کاروان خلوص سید محبوب حسین زیدی نے بھی اظہار خیال پیش کیا۔ نظامت کے فرائض ماہر قانون ایم اسلام علوی نے انجام دیئے۔ تلاوت کلام الہی سے حافظ شمیم امروہوی نے جلسہ کا آغاز کیا، اس دوران عشرت نقوی آسٹریلیا، نوجوان شاعر فروغ احسن خان، شہاب انور اور حسن امام حسن نے کلام پیش کیا۔ اس تقریب استقبالیہ میں صحافی سراج نقوی، ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی، وقار الحسنین خان، حاجی خورشید انور، حکیم حامد علی، سید آباد حسین، سید رضا کمال نقوی، وسیم حیدر نقوی، حبیب احمد صدیقی، منصور احمد ایڈوکیٹ، علی محتشم نقوی، نواب مراد علی خان، تنویر نقوی، استجاب حسین زیدی، یونس زیدی، امداد عابدی، اعجاز حیدر، شیبان قادری، حسین امام، حاجی اویس رضوی، اسلوب زیدی، رضا تحسین تقوی، ذیشان حیدر، ناز اختر وغیرہ ودیگر افراد کثیر تعداد میں شریک تھے۔

موجودہ دور جدید ترقی پسندی کا دور ہے: پروفیسر اسلم جمشید پوری

حیدرآباد: سنٹرل یونیورسٹی حیدرآباد کے شعبہ اردو میں حسب روایت پروگرام ایک مصنف سے ملاقات کے حوالے سے پروفیسر اسلم جمشید پوری صدر شعبہ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی میرٹھ کی حیدرآباد آمد پر منعقد ہوا۔ جس میں پروفیسر اسلم جمشید پوری سے ان کی حیات وخدمات کے علاوہ فکشن کی تخلیق، تنقید اور تشکیل پر مفصل گفتگو ہوئی۔ پروگرام کا آغاز مکرم صدر شعبہ اردو سنٹرل یونیورسٹی حیدرآباد کے استقبالیہ کلمات سے ہوا۔ پھر ڈاکٹر شاداب علیم نے پروفیسر اسلم جمشید پوری کا بھرپور تعارف پیش کیا۔ بعد ازاں ڈاکٹر مکرم صاحب نے پروفیسر اسلم جمشید پوری سے ان کی ابتدائی زندگی اور تخلیقی صلاحیتوں پر مبنی کچھ سوالات کیے جن کا اسلم جمشید پوری نے مفصل جواب دیا۔ پروفیسر اسلم جمشید پوری نے کہا کہ موجودہ دور جدید ترقی پسندی کا دور ہے۔ اس سے پہلے اردو میں رومانیت، ترقی پسند تحریک، جدیدیت، مابعد جدیدیت جیسی تحریکوں اور رجحانات کا دور رہا ہے۔ لیکن اس کے بعد کیا اور کیسا لکھا جا رہا ہے اس پر موصوف نے سیر حاصل گفتگو کی۔ افسانے کی تکنیک بالخصوص کولاژ پر اظہار کیا۔ پروگرام کے دوران اسلم جمشید پوری نے اپنا ایک افسانہ بعنوان غار ہرا بڑے ہی دلچسپ اور موثر انداز میں پڑھا جس کو تمام اساتذہ اور اسکالرز نے پسند فرمایا۔ اس موقع پر جموں کشمیر سے تشریف لائے عرفان عارف، گوا کی معروف شاعرہ فوزیہ رباب اور ڈاکٹر زاہد الحق، ڈاکٹر اے آر منظر، ڈاکٹر محمد کاشف، ڈاکٹر نشاط احمد، ڈاکٹر رفیعہ بیگم، ڈاکٹر رئیس احمد، ڈاکٹر کمار بھارتی، ڈاکٹر پنکج کمار، ڈاکٹر ظفر حسین اور شہزادہ احمد، امام الدین، سرتاج احمد، محمد فیصل، نسرین ریسرچ اسکالرز کے علاوہ شعبہ اردو کے طلبا موجود تھے۔ پروگرام کے آخر میں حاضرین نے اسلم جمشید پوری سے موجودہ عہد کے فکشن اور تخلیق کے ساتھ ساتھ اپنے اپنے مختلف سوالات کیے۔ جن پر اسلم صاحب بہت خوش ہوئے اور انہیں تسلی بخش جواب دیے۔

ایرانی علماء کا دارالعلوم دیوبند کا دورہ، مولانا ارشد مدنی سے ملاقات

دیوبند:2 نومبر (پی این ایس) اسلامی جمہوری ایران کی معروف دانش گاہ ادیان و مذاہب یونیورسٹی (قم) سے تعلق رکھنے والے علماء و محققین کے 13 رکنی وفد نے گزشتہ روز عالمی شہرت یافتہ دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند پہنچ کر ادارہ کے مہمان خانہ میں ادارہ کے مہتمم و شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی اور جمعیۃ علماء ہند کے صدر و صدر المدرسین مولانا سید ارشد مدنی سے ملاقات کی، جہاں ان کا روایتی استقبال کیا گیا اور اسلامی علوم و فنون کے حوالے سے سیر حاصل گفتگو کی۔ اس دوران مہتمم مفتی ابوالقاسم نعمانی اور مولانا سید ارشد مدنی نے مہمانوں سے علوم وفنون اور عالمی حالات پر تفصیلی گفتگو کی۔ ہندوستان میں واقع ایران سفارت خانہ کے ترجمان سید صادق حسینی نے بتایا کہ دارالعلوم دیوبند سے ایرانی علما کا وفد نہایت مطمئن واپس آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہتمم مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی اور صدرالمدرسین مولانا سید ارشد مدنی نے ایرانی علما کا دارالعلوم پہنچنے پر پرتپاک خیر مقدم کیا، کافی دیر مذاکرات کا باہم سلسلہ جاری رہا، اس دوران ہم نے ایران کی طرف سے مولانا سید ارشد مدنی کو خیر سگالی دورہ پر ایران تشریف لانے کی دعوت دی۔ سید صادق نے ملی وحدت کے لئے اس قسم کے مبنی بر تفہیم مذاکرے اور ملاقاتیں ضروری ہیں ایران کے تیرہ رکنی وفد کا روایتی استقبال کیا گیا اور اسلامی علوم وفنون کے حوالے سے گفتگو کی گئی۔ اس دوران مہمانوں کو دارالعلوم دیوبند کی زریں خدمات اور تاریخ مفصل انداز میں بتائی گئی۔ بعدازیں دارالعلوم دیوبند کے نادر ونایاب کتب خانہ, تاریخی درسگاہ نودرہ, دارالحدیث, مسجد جامع رشید, اور شیخ الھند لائبریری کی دکھائی گئی۔ اس دوران آدیان یونیورسٹی ایران کے وائس چانسلر ابوالحسن نواب اور پروفیسر حسن نوری نے دارالعلوم دیوبند کی قدیم اور تاریخی عمارات کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا۔ ایرانی وفد کے مطابق دارالعلوم دیوبند کو قریب سے دیکھنے اور سمجھنے کے بعد اس ادارے کے بارے میں ہمارا نظریہ ہی بدل گیا ہے، ہم تک مسلکی شدت پسندی کے حوالہ سے اس ادارہ کی جو عکاسی کی گئی تھی، آج ہم نے اس کو برعکس پایا ہے، اس لئے ہم سب یہاں آکر بیحد مسرت کا احساس کر رہے ہیں۔ ایرانی وفد نے کہا کہ ایران مسلکی تشدد کا قائل نہیں ہے، ایرانی انقلاب کے بعد اب اس ملک کا منظر نامہ بدل چکا ہے سنی طبقہ کی آبادی اقلیت میں ہونے کے باوجود ایران میں اہل تشیع سے زیادہ سنیوں کی مساجد ہیں۔ ایران مسلکی سہولتیں فراہم کرتا ہے جو اسلامی علم کے حصول کا جذبہ رکھتے ہیں۔ وفد نے دیوبند کے قدیم کتب خانہ میں موجود تورات زبور، انجیل اور بادشاہ اورنگ زیب کا تحریر کردہ قرآن کریم اور دیگر دستاویزات کا معائنہ کیا اور خوشی کا اظہار کیا پروفیسر احمد مبلغی، وائس چانسلر ابوالحسن نواب اور پروفیسر حسن نوری نے ذمہ داران دارالعلوم دیوبند کو ایران آنے کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ ایران نے ہمیشہ فلسطین کے موقف کی حمایت کی ہے۔ جبکہ عالمی محبت اور بھائی چارے کا حامی رہا ہے۔ پروفیسر احمد مبلغی نے کہا کہ دارالعلوم دیوبند اسلامی علوم وفنون کی نشر واشاعت میں اہم کردار ادا کر رہا ہے جبکہ بزرگانِ دیوبند کا علمی فیضان پوری دنیا میں پھیل رہا ہے۔ وفد میں شامل نئی دہلی میں واقع ایرانی کلچرل ہاؤس کے کونسلر ڈاکٹر فریدالدین فرید عصر اور سید صادق حسینی نے مہمانوں کی ترجمانی کے فرائض انجام دیئے۔ اس دوران مہتمم دارالعلوم دیوبند مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی اور صدرالمدرسین مولانا سید ارشد مدنی نے مہمانوں سے علوم وفنون اور عالمی حالات پر تفصیلی گفتگو کی۔ ہندوستان میں واقع ایرانی سفارت خانہ کے ترجمان سید صادق حسینی نے بتایا کہ دارالعلوم دیوبند سے ایرانی علماء کا وفد نہایت مطمئن واپس آیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ مہتمم دارالعلوم دیوبند مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی اور صدرالمدرسین دارالعلوم دیوبند مولانا سید ارشد مدنی نے ایرانی علماء کا دارالعلوم دیوبند پہنچنے پر پرتپاک خیرمقدم کیا۔ کافی دیر مذاکرات کا باہم سلسلہ جاری رہا، اس دوران ھم نے ایران کی طرف سے مولانا سید ارشد مدنی کو خیرسگالی دورہ پر ایران تشریف لانے کی دعوت دی۔

سب کے مسائل کے ازالے کیلئے کمربستہ ہے حکومت

جنتا درشن: سی ایم یوگی نے گورکھ ناتھ مندر میں 200 لوگوں کے مسائل سنے

گورکھپور:02 نومبر (یواین آئی) اترپردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے گورکھپور قیام کے دوران لگاتار دوسرے دن ہفتہ کو جنتا درشن میں لوگوں سے ملاقات کر کے ان کے مسائل کو سنا اور کہا کہ ان کی حکومت عوام کے مسائل کے حل کے لئے پر عزم ہے۔ وزیر اعلی گورکھناتھ مندر کے مہنت دگوجئے ناتھ اسمرتی بھون کے باہر آج منعقد جنتا درشن پروگرام کے دوران تقریباً 200 افراد کے مسائل کو سنا۔ کرسیوں بیٹھے لوگوں تک خود پہنچے۔ ان کے مسائل وشکایات کو سنا اور سمجھا۔ سب کی عرضیوں کو متعلقہ افسران کے حوالے کرتے ہوئے فوری اور تشفی بخش ازالے کی ہدایت دینے کے ساتھ لوگوں کو بھروسہ دلایا کہ حکومت ہر متاثرہ کے مسائل کا حل کرانے کے لئے پر عزم ہے۔ انہوں نے مجرمین سے متعلق شکایات پر وزیر اعلی نے پولیس افسران کو مجرمین کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی ہدایت دی ہے۔ جنتا درشن میں سنگین بیماریوں کے علاج کے لئے مالی مدد کی درخواست لے کر آئے کئی افراد سے وزیر اعلی نے کہا کہ رقم کی کمی میں کسی کا علاج نہیں رکے گا۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دیا کہ جو بھی ضرورت مند ہیں ان کے اعلی علاج کا اسٹیمیٹ جلد سے جلد بنا کر فراہم کرائے۔ اسٹیمیٹ ملتے ہی حکومت فوراً رقم فراہم کرائی گی۔

وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے گورکھپور میں اپنے قیام کے دوران مسلسل دوسرے دن جنتا درشن میں لوگوں سے ملاقات کی اور ان کے مسائل سنے۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت عوام کے مسائل حل کرنے کے لیے پر عزم ہے۔ کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہونے دی جائے گی۔ انہوں نے افسران کو ہدایت کی کہ وہ پوری ذمہ داری اور حساسیت کے ساتھ اس بات کو یقینی بنائیں کہ عوامی فلاح و بہبود کی اسکیموں کا فائدہ ہر اہل شخص کو ملے اور زمینوں پر قبضہ کرنے والے لینڈ مافیا اور غنڈوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ سب کو بلا تفریق انصاف ملنا چاہیے۔ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے ہفتہ کو گورکھ ناتھ مندر کے مہنت دگ وجے ناتھ اسمرتی بھون کے باہر منعقدہ جنتا درشن پروگرام کے دوران تقریباً 200 لوگوں کے مسائل سنے۔ وہ خود کرسیوں پر بیٹھے لوگوں کے پاس گیا۔ ان کے مسائل اور شکایات سنیں اور سمجھیں۔ تمام درخواستوں کا متعلقہ حکام کو حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے فوری اور تسلی بخش نمٹانے کی ہدایات دیں اور عوام کو یقین دلایا کہ حکومت ہر متاثرہ کے مسائل حل کرنے کے لیے پر عزم ہے۔ جرائم سے متعلق شکایات پر وزیر اعلیٰ نے پولیس افسران کو ہدایت کی کہ مجرموں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے جنتا درشن میں آنے والے بہت سے لوگوں سے کہا کہ وہ سنگین بیماریوں کے علاج کے لیے مالی مدد کی درخواست کر رہے ہیں کہ پیسے کی کمی کی وجہ سے کسی کا علاج نہیں روکا جائے گا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ جو بھی ضرورت مند ہیں، انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ فوری طور پر ان کے لئے اعلیٰ سطحی علاج کے تخمینہ تیار کر کے فراہم کرے۔ تخمینہ ملتے ہی حکومت فوری طور پر فنڈز فراہم کرے گی۔

شہیدوں کی یاد میں روشنی میں نہایا گیا بھیم سرو ور، سی ایم یوگی نے جلایا پہلا دیا

گورکھپور:2 نومبر (پی این ایس) دیوالی کے اگلے دن جمعہ کو گورکھ ناتھ مندر کے احاطے میں واقع بھیم سرو ور کو قربانیوں کی یاد میں روشنیوں میں نہا گیا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے چراغوں کے شعلے وطن کے لیے جانیں قربان کرنے والے شہداء کے تئیں اظہار تشکر کر رہے ہوں۔ مندر کے بھیم سرو ور علاقے میں پہلا دیا وزیر اعلی یوگی اور گورکشپیٹھادھیشور یوگی آدتیہ ناتھ نے روشن کیا اور اس کے بعد مکتاکشی سٹیج پر لافانی شہیدوں کی تصویروں پر پھول چڑھا کر شہیدوں کو جذباتی خراج عقیدت پیش کیا۔ موقع جمعہ کی شام گورکھ ناتھ مندر کے احاطے میں شہیدوں کے نام پر ایک دیا پروگرام کا تھا۔ کمپلیکس کو 11,000 چراغوں کی چمک سے منور کیا گیا تھا کیونکہ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ نے بھیم سرو ور کے قریب چراغ روشن کر کے اور مکتاکشی اسٹیج پر شہیدوں کی تصویروں پر پھول رکھ کر پروگرام کا افتتاح کیا۔

سماجوادی پارٹی لیڈر نسیم سولنکی نے شیولنگ پر چڑھایا جل

ایک طرف مندر کا ہوا شدھی کرن، دوسری طرف مولانا نے جاری کیا فتویٰ

کانپور۔ فتویٰ میں کہا گیا "نسیم سولنکی شریعت کی نظر میں مجرم ہے۔ اسلام میں مورتی پوجا منع ہے۔ کوئی مورتی پوجا کرتا ہے تو اس کے خلاف سخت قانون ہے۔ کوئی انجانے میں ایسا کرتا ہے تو اسے کفارہ ادا کرنا چاہئے۔"

کانپور کے سیسا مئو اسمبلی سیٹ سے سماجوادی پارٹی امیدوار اور عرفان سولنکی کی اہلیہ نسیم سولنکی کے ذریعہ مندر میں جا کر شیولنگ پر جل چڑھانے کا معاملہ اب طول پکڑتا جا رہا ہے۔ نسیم سولنکی کے خلاف آل انڈیا مسلم جماعت کے قومی صدر مولانا مفتی شہاب الدین رضوی نے فتویٰ جاری کر دیا ہے۔ انہوں نے فتویٰ میں کہا کہ یہ شریعت کے خلاف ہے۔ نسیم سولنکی نے اس فتویٰ پر کوئی بھی ردعمل ظاہر کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ دراصل نسیم سولنکی نے دیوالی کے دن شیو مندر میں پوجا کرنے کے بعد دیپ جلائے تھے۔ ساتھ ہی انہوں نے شیو مندر میں جل بھی چڑھایا تھا۔ اس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد کئی طرح کے سوال اٹھنے لگے۔ نسیم سولنکی نے جس مندر میں شیولنگ پر جل چڑھایا تھا بعد میں اس کا گنگا جل سے شدھی کرن کیا گیا۔

اس معاملہ میں مندر کے پجاری نے کہا کہ وہ (نسیم سولنکی) ایک مسلم خاتون ہیں، انہوں نے مندر میں آ کر جل چڑھایا ہے۔ نسیم سولنکی اگر ہندو مذہب اپنا لیں تو کوئی دقت نہیں۔ حالانکہ پجاری نے اس بات کی تصدیق ضرور کی کہ ان کے شوہر عرفان سولنکی کبھی بھی مندر کے اندر نہیں آئے۔ مندر میں داخلہ کے بعد اپنے خلاف ہندو اور مسلم مذہبی رہنماؤں کی طرف سے دیئے گئے بیانات پر سماجوادی پارٹی امیدوار نسیم سولنکی نے کہا کہ "میرا مقصد کسی مذہب کی توہین کرنا نہیں ہے۔ مجھے فتویٰ پر کچھ نہیں کہنا ہے۔" ساتھ ہی نسیم نے یہ بھی کہا کہ "مندر میں پوجا کرنے کے بعد گرودوارہ بھی گئی، چرچ بھی جاؤں گی، لیکن اس پر کوئی بات نہیں کر رہا ہے۔" قابل ذکر ہے کہ نسیم سولنکی کے خلاف فتویٰ جاری کرتے ہوئے مولانا مفتی شہاب الدین رضوی بریلوی نے نے کہا ہے کہ "نسیم سولنکی شریعت کی نظر میں مجرم ہے۔ اسلام میں مورتی پوجا کرنا منع ہے۔ اگر کوئی مورتی پوجا کرتا ہے تو اس کے خلاف سخت قانون ہے۔ اگر کوئی انجانے میں ایسا کرتا ہے تو اسے کفارہ ادا کرنا چاہئے۔"

یوپی ضمنی انتخاب: بٹیں گے تو کٹیں گے پر مایاوتی کا وار

بی ایس پی سے جڑیں گے تو بڑھیں گے، محفوظ رہیں گے

لکھنؤ:02 اکتوبر (یواین آئی) بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) سپریمو مایاوتی نے بی جے پی کے بٹیں گے تو کٹیں گے کے نعرے کو ہدف تنقید بناتے ہوئے اسے بی جے پی کی بی ایس پی کے انتخابی میدان میں اترنے کی حواس باختگی قرار دیتے ہوئے اس حوالے سے اپنا نعرہ دیا کہ بی ایس پی سے جڑیں تو آگے بڑھیں اور محفوظ بھی رہیں گے۔ بی ایس پی سپریمو نے آج یہاں منعقد پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یوپی میں نو اسمبلی سیٹوں پر ہو رہے ضمنی الیکشن میں بی ایس پی کی دمداری سے میدان میں اترنے سے بی جے پی و ایس پی کی نیند اڑی ہوئی ہے اور اپنی کمیوں پر سے عوام کا دھیان ہٹانے کے لئے اب بی جے پی بٹیں گے تو کٹیں گے اور ایس پی اینڈ کمپنی جڑیں گے تو جیتیں گے جیسے نعروں کو مشتہر کر رہی ہے۔ بی ایس پی سپریمو نے بی جے پی اور ایس پی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے آگے مزید کہا کہ ان کی ہر معاملے میں رہی دوغلی سوچ و پالیسیوں کو دھیان میں رکھ کر حقیقت میں بہتر یہی ہے کہ بی ایس پی سے جڑیں گے تو بڑھیں گے محفوظ بھی رہیں گے۔ سابق وزیر اعلی نے کہا کہ بی جے پی کی موجودہ اور اس سے پہلے ایس پی کے میعار کار کے مقابلے میں بی ایس پی کا ہی میعاد کار کافی بہترین رہا ہے۔ ایسے میں لوگوں کو ان کے ہوا۔ ہوائی نعروں و پوسٹ بازی وغیرہ کے چکر میں بالکل بھی نہیں پڑنا ہے۔ ان کی گھناونی ہتھ کنڈے سیاسی چھلاوہ وغیرہ سے بچنے کے ساتھ ہی ان کے گمراہ کرنے والے ایسے نعروں و پوسٹ بازی وغیرہ سے بھی ضرور بچنا ہوگا اور کا جواب اسی الیکشن میں بھی دینا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کی موجودہ حکومت و اس سے قبل ایس پی کے میعاد کار سے بھی عوام کو یہ ضرور سوچنا چاہئے کہ ان پالیسیوں میں سے صرف بی ایس پی کا ہی میعاد کار کافی بہترین رہا ہے۔ ایسے میں ان کو یہ ہوا۔ ہوائی نعروں و پوسٹر بازی وغیرہ میں بالکل نہیں پڑنا چاہئے۔ اس لئے اپنی خامیوں کی وجہ سے ہی اب بی جے پی کے لوگ یہ نعرہ لگا کر ضمنی الیکشن میں ووٹ مانگ رہے ہیں کہ بٹیں گے تو کٹیں گے اور وہیں ایس پی کے لوگ جڑیں گے تو جیتیں گے۔ جبکہ اس کی آڑ میں یہ دونوں پارٹیاں اور ان کا اتحاد یہاں کے لوگوں کو صرف گمراہ کر رہا ہے۔ جس سے ان سیٹوں پر ووٹروں کو محتاط رہنا بہت ضروری ہے۔ مایاوتی نے یوپی کے ضمنی انتخابات و مہاراشٹرا و جھارکھنڈ کے اسمبلی انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی و کانگریس کا بنا اتحاد سابق میں ہوئے انتخابات میں جاری کئے ان کے اپنے اپنے انتخابی منشور کو نافذ نہیں کر پانے کے لئے میں اب ایک دوسرے پر کافی الزامات لگا رہے ہیں۔ جبکہ اس معاملے میں یہ سبھی پارٹیاں ایک ہی تھالی کے چٹے بٹے ہیں۔ جن کے بہکاوے میں اس بار یہاں کی عوام کو قطعی نہیں آنا ہے۔ اور بی ایس پی کو جتانا ہے۔ بی ایس پی نے مہاراشٹرا میں اروند ساونت کے ذریعہ ایک خاتون پر کئے گئے تبصرے کو نازیبا، غیر انسانی و شرمناک قابل مذمت قرار دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کو اسے سنجیدگی سے لے کر اس کے خلاف سخت قانونی کاروائی کرنی چاہئے۔ یہ کافی ضروری ہے۔

بی جے پی نے تیوہاروں کو سیاسی رنگ دے دیا ہے: اودھیش پرساد

اجودھیا:02 نومبر (یواین آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے سینئر لیڈر و ایم پی اودھیش پرساد نے کہا کہ بی جے پی نے تیوہاروں کو سیاسی رنگ دے دیا ہے۔ ایس پی رہنما نے دیپ اتسو میں انہیں مدعو نہ کئے جانے پر کہا کہ بی جے پی کی سوچ ہے کہ تیوہاروں کو بھی سیاسی رنگ دیا جائے۔ دیپ اتسو میں وہی گئے جن کو کارڈ دیا گیا۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ اس دیپ اتسو میں کسانوں و غریبوں کے لئے کوئی جگہ نہیں تھی۔ انہون نے کہا کہ دیپ اتسو میں مجھے کیوں نہیں بلایا گیا یہ بی جے پی کی سوچ ہے اور ان کا نظریہ ہے۔ ان کی ذہنیت ہے کہ ان تیوہاروں کو ہم سب مل جل کر صدیوں سے مناتے چلے آ رہے ہیں۔ تمام لوگ یہ کہتے ہوئے پائے گئے کہ اگر آپ دیپ اتسو میں جاتے تو صرف آپ کا ہی ذکر ہوتا اس لئے مجھ کو نہیں مدعو کیا گیا۔ فیض آباد سے ایم پی نے کہ اکہ ہمارا ملک کسانوں کا ملک ہے۔ لیکن نہ تو کسانوں کو بلایا گیا اور نہ ہی غریبوں کو۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی ان تیوہاروں کو سیاسی رنگ دے دیا ہے۔

صنف سلام پر تحقیقی کام بھی ہونا چاہیے: ڈاکٹر وضاحت رضوی

عرفان زنگی پوری کے مجموعہ سلام "ضرب تبسم" کی رسم اجراء انجام پائی

لکھنؤ ۲؍نومبر۔ شاعر اہلبیتؑ عرفان حیدر عابدی زنگی پوری کے مجموعہ سلام "ضرب تبسم" کی رسم اجرا عزاخانہ عسکری بیگم (بر مکان خورشید انور رومی نواب) محلہ غازی منڈی بزازہ میں منعقد ہوئی۔ جسکی صدارت نہال رضوی سابق چیئرمین فخرالدین میموریل کمیٹی نے فرمائی۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے مولانا مرتضیٰ پاروی، مولانا حیدر عباس رضوی، مولانا محمد عقیل، مشہور فکشن نگار امیر مہدی، ڈاکٹر شیدا اعظمی، ڈاکٹر محمود حسن محمد آبادی اور ڈاکٹر وضاحت حسین رضوی سابق ایڈیٹر ماہنامہ نیا دور نے شرکت فرمائی۔ شاعر اہلبیتؑ و مرثیہ خواں خورشید رضا فتح پوری کی کامیاب نظامت میں تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے قاری محمد عباس نے کیا۔ نظامت کرتے ہوئے خورشید فتح پوری نے عرفان زنگی پوری کی شخصیت اور انکے مجموعہ سلام میں شامل محاسن کا اجمالی جائزہ پیش کیا اسکے بعد حسن فراض لکھنوی نے رسم رونمائی کے لئے کہے گئے مخصوص اشعار بطور نذرانہ عقیدت پیش کئے موجود شعراء میں مخمور کاکوروی، فرید مصطفیٰ، شان عابدی، عابد نظرر، سلمان کلاں پوری، یاور اناوی، ضیاء کاظم نقوی اور تنویر نگروی نے کلام پیش کئے۔ سبھی شعراء نے ضرب تبسم کی رعایت سے ہی اشعار پیش کئے۔ ڈاکٹر وضاحت حسین رضوی نے عرفان زنگی پوری کی علمی خانوادے کی توصیف وتعریف کے ساتھ اردو ادب میں سلام نگاری کی تاریخ بیان کرتے ہوئے کہا کہ مرثیہ عرب سے آیا قصیدہ فارسی سے مگر سلام خالص ہمارے وطن عزیز ہندوستان کی ایجاد ہے۔ انھوں نے سلام خوانی کی تاریخ وخصائص بیان کئے۔ ڈاکٹر رضوی نے ضرب تبسم کے اہم سلام کے نکات اور شعری خصوصیات کا تنقیدی جائزہ پیش کیا انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ صنف سلام نگاری پر مختلف یونیورسٹیوں میں تحقیقی کام بھی ہونے چاہئے۔ اس موقع پر ڈاکٹر سید سبط حسن نقوی نے اپنی پر مغز تقریر میں کہا کہ غازی پور کو سید سالار مسعود غازی نے آباد کیا تھا۔ اور اس شہر کے قرب وجوار کی بستیاں بھی انھیں کے افراد خاندان کی بسائی ہوئی ہیں۔ یہ علاقہ انتہائی زرخیز ہے جسمیں نامور علماء وشعراء پیدا ہوئے ہیں اور آج بھی ہیں۔ عرفان زنگی پوری کا تعلق بھی یہیں سے ہے انھوں نے صنف سلام کی کسوٹی پر کلام کا مختصر جائزہ لیا اور ستائش کی۔ مولانا سید حیدر عباس نے قرآنی آیات کے حوالے تقدیسی شاعری اور اسکے اقسام کا ذکر کیا۔ مولانا محمد عقیل، ڈاکٹر شیدا اعظمی، ڈاکٹر محمود حسن محمد آبادی اور روزنامہ صحافت سے تعلق رکھنے والے صحافی امیر احمد نے بھی مختصر تقریر کی۔ تقریب کے صدر نہال رضوی نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے عرفان زنگی پوری کو مبارکباد پیش کی اور دعاؤ سے نوازا۔ آخر میں عرفان زنگی پوری نے شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ اس تقریب رونمائی میں ڈاکٹر ثروت تقی، معاذ اختر، رومی نواب، جعفر مہدی شورش، شموم عارفی، ڈاکٹر انجم غدیری، حیدر رضا، حامد علی خاں عرف عضو بھائی، قمر حسینی، علی کبیر، اشتیاق حسین کے علاوہ دیگر معززین وادب نوازوں نے شرکت کی۔

واجد علی شاہ اختر اکادمی کی جانب سے کہنہ مشق شاعر عارف محمود آبادی کی اہلیہ کی رحلت پر تعزیتی میٹنگ

لکھنؤ: میں جب کبھی بھی عارف محمود آبادی سے ملاقات کے لئے حاضر ہوتا تو مرحومہ کا معمول تھا کہ وہ کسی کو بھیج کر مہمان خانے میں بیٹھنے کو کہتیں اور جب تک خاطر تواضع نہیں ہو جاتی وہ جانے نہ دیتی تھیں۔ اپنی علالت کے باوجود بھی وہ اپنے شوہر اور اہل خانہ کا خیال رکھتی تھیں۔ یہ بات مسرور ایجوکیشنل سوسائٹی کے بانی اور واجد علی شاہ اختر اکادمی کے نائب صدر ڈاکٹر منصور حسن خان نے زکیہ ولا مفتی گنج میں منعقد تعزیتی میٹنگ میں مرحومہ کی رحلت پر کہی۔ اکادمی کے جنرل سکریٹری اور مسرور ایجوکیشنل سوسائٹی کے سرپرست ڈاکٹر ثروت تقی نے مرحومہ کی صفات بیان کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک نیک سیرت، نیک طینت اور نیک دل خاتون تھیں اور انھوں نے اپنے بیٹوں کی تعلیم وتربیت بہت بہتر ڈھنگ سے کی جس کے سبب ان کے بچے تو بچے ان کے گھر کی بہوئیں بھی اپنی ساس کی طویل بیماری میں بڑی خدمت کرتی رہیں۔ ایسا شاذونادر ہی دیکھنے کو ملتا ہے۔

معروف شاعر اور "ادب سرائے" کے بانی ڈاکٹر منتظر قائمی نے کہا کہ واجد علی شاہ اختر اکادمی کی جانب سے ہونے والے تمام پروگرام میں ان کے بیٹے اور گھر کے تمام افراد بڑے ہی ذوق وشوق سے شریک رہتے تھے اور آنے والے تمام شرکاء کا بہت خیال رکھتے تھے یہ ان کی والدہ کی تربیت اور انکساری کا ہی نتیجہ تھا ورنہ آجکل کی اولاد والدین کو بوجھ سمجھتی ہیں۔

اریبہ ایجوکیشنل سوسائٹی کھدرا کی ڈائریکٹر اور اترپردیش اردو اکادمی کی سابق ممبر ڈاکٹر رضوانہ نے کہا کہ واجد علی شاہ اختر اکادمی کے پروگرام میں ہمیشہ بڑی ہی اپنائیت کا احساس ہوتا ہے اور پروگرام تو ہمیشہ شاندار ہوتے ہیں لیکن ان کے یہاں شرکاء کی خاطر تواضع بھی خوب کی روایت بھی بڑی شاندار ہے کیونکہ اس مرحومہ کی بڑی دلچسپی رہتی تھی۔ ماہر امراضِ اطفال ڈاکٹر سردار مہدی نے کہا کہ یہ بہت افسوس کا مقام ہے کہ اکادمی تمام کارگزاری میں شریک رہنے والی خاتون سفر آخرت پر روانہ ہوگئیں جو نیک سیرت، پابند صوم وصلوۃ، دینی اور مذہبی امور میں بہت دلچسپی رکھتی تھیں۔ میٹنگ میں ایڈوکیٹ انصار احمد خان، کاظمی فاطمہ، اریبہ، ادیبہ، نشرہ، احسان الحق، تنویر احمد اور سرفراز احمد وغیرہ شریک تھے۔ آخر میں مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت اور سورۂ فاتحہ کا اہتمام کیا گیا۔

اکھلیش کا پی ڈی اے، خاندان پرستی کی ایجنسی، ٹکٹ صرف خاندان والوں کو ہی: ڈپٹی سی ایم موریا

لکھنو:2 نومبر (پی این ایس) یوپی کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے سماج وادی پارٹی کے پی ڈی اے فارمولے پر تنقید کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اکھلیش یادو کا پی ڈی اے صرف خاندان پرستی کا نمونہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی پی ایم مودی لاکھوں نوجوانوں کو سیاست میں لانے کے لیے جمہوریت کی بنیاد کو مضبوط کر رہے ہیں۔ عوام فیملی ماڈل اور ڈیولپمنٹ ماڈل کے درمیان فرق کو سمجھ رہے ہیں۔ نام پر غریب، پسماندہ اور دلتوں کا اصل مقصد صرف اپنے خاندان کو بڑھانا ہے۔ دراصل جب ٹکٹوں کی فہرست آتی ہے تو صرف چچا، بھتیجے اور قریبی ہی نظر آتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایس پی نے تاریخ اور حال میں گرام سبھا سے لوک سبھا تک خاندانیت کا جھنڈا بلند کیا ہے۔ دوسری طرف وزیر اعظم نریندر مودی ہیں، جو گرام سبھا سے لے کر لوک سبھا تک غیر سیاسی خاندانوں کے لاکھوں نوجوانوں کو شامل کر کے جمہوریت کی بنیاد کو مضبوط کر رہے ہیں۔ ایس پی کی پی ڈی اے کا مطلب صرف خاندان کی ترقی، بی جے پی کا مقصد جمہوریت کی توسیع! عوام 'فیملی ماڈل اور ڈویلپمنٹ ماڈل' کے درمیان فرق کو سمجھ رہی ہے۔

آنکھ کی سلامتی ہر اعتبار سے حفاظت وسلامتی کا ذریعہ: عبدالسلام ندوی

علامہ شبلی نعمانی میموریل ہیلپ لائن کے تحت مفتی طبی کیمپ

لکھنؤ ۲؍نومبر (پریس ریلیز) علامہ شبلی نعمانی میموریل میں میڈیکل ہیلپ لائن کے زیر اہتمام ایک مفت طبی کیمپ کا انعقاد اندرانگر میں کیا گیا۔ جس میں مہمان خصوصی کے طور پر مولانا عبدالسلام ندوی منیجر ایس ایم انٹر کالج امبیڈکر نگر نے شرکت کی۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر مسیح الدین نے انجام دئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کیمپ نعمان اعظمی کی کاوشوں سے چل رہا ہے، نعمان اعظمی گزشتہ اٹھارہ برسوں سے مذکورہ کیمپ کے ذریعہ بے لوث خدمت انجام دے رہے ہیں۔ مذکورہ کیمپ پچھلے انیس برسوں سے کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ پروگرام کا آغاز قاری ادریس کی تلاوت سے ہوا۔ اس موقع پر آنکھوں کے ماہر سرجن ڈاکٹر سعید احمد نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم لوگوں کو چاہیے کہ ہم لوگ اپنی صحت کیلئے بیدار رہیں اور اپنی آنکھوں کی حفاظت کریں کیونکہ جسم کے تمام اعضاء میں سے آنکھوں کا الگ مقام ہے، آنکھ اللہ کی دی ہوئی ایک عظیم نعمت ہے اس کی فکر کرنا ہم سب کیلئے لازم ہے اور ہم کو اس کیلئے مستقل بیدار رہنا چاہیے۔ کیمپ کے اراکین نے مختلف اضلاع سے آئے تمام مریضوں کو مفت دوائیں اور آنکھوں کا آپریشن کر کے ان کا شکریہ ادا کیا۔ آخیر میں تنظیم کے کنوینر قاری محمد ادریس اور کیمپ معاون اشرف علی نے کیمپ کی کامیابی پر تمام اراکین کا شکریہ ادا کیا۔

مولانا ابوالکلام آزاد و سردار پٹیل کی یاد میں ادبی محفل منعقد

لکھنؤ۔ فرنگی محل چوک میں مجاہد آزادی اور ملک کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد، اندرا گاندھی اور سردار ولبھ بھائی پٹیل کی یاد میں بیگم شہناز سدرت کی صدارت میں سبھی کے افکار پر ایک پروگرام منعقد ہوا۔ ان عظیم ہستیوں کے ساتھ ان کی حب الوطنی اور قومی یکجہتی پر مبنی ادبی محفل کا انعقاد آل انڈیا تعلیم گھر نے کیا۔ جس میں انور جہاں، فوزیہ عباسی نے مولانا ابوالکلام آزاد کے افکار اور تعلیمی پالیسی پر روشنی ڈالی۔ مہمان خصوصی جمیلہ کرمانی، صفیہ کاظمی، عرشیہ بانو، آفرین بانو، رضوانہ بیگم، شاہینہ اور زینب نے کلام پیش کیا۔ پروگرام میں مسز کرمانی اور مسز کاظمی نے قومی یکجہتی پر بات کرتے ہوئے کہا کہ ہماری سرزمین ہندوستان دنیا میں کسی بھی جگہ سے بہتر بتایا۔ پوری دنیا میں سب سے زیادہ محفوظ لوگ ہندوستان میں ہیں۔ یہاں گیتا بھی ہے قرآن بھی ہے اور دریائے گنگا و جمنا کے کنارے آباد ثقافت کی مثال ہر جگہ موجود ہے، پروگرام کے آخر میں بیگم شہناز سدرت نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مولانا ابوالکلام آزاد، اندرا گاندھی اور مرد آہن سردار پٹیل جیسے لوگ بہت کم پیدا ہوتے ہیں جو اپنی سوچ سے سماج کو نئی سمت اور طاقت دیتے ہیں، ان لوگوں کو ہمارا حقیقی خراج عقیدت یہ ہوگا کہ ہم ان کو اپنا شعار اور رول ماڈل بنائیں۔

جمعیۃ علماء ہند کے دہلی کانفرنس کے لیے کانپور وفد روانہ

کانپور: قاضئ شہر کانپور حافظ عبدالقدوس ہادی کارگزار جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء اترپردیش نے بتایا کہ ملک میں بڑھتی آمریت اور اقلیتوں پر ظلم وزیادتی کے خلاف آواز بلند کرنے، ملک کو تباہی، بربادی اور لاقانونیت سے بچانے، آئین ہند، جمہوریت اور ملک کی حفاظت کیلئے، غیر آئینی وقف ترمیمی بل کے خطرات کو اجاگر کرنے کیلئے تاریخ کے ہر موڑ پر ملت اسلامیہ ہند کی پاسبانی کا فریضہ ادا کرنے والی ملک کی فعال وموثر ومتحرک تنظیم جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام عظیم الشان 'تحفظ آئین ہند کانفرنس' بتاریخ ۳/نومبر ۲۰۲۴ء بروز اتوار صبح ۹ بجے بمقام اندرا گاندھی انڈور اسٹیڈیم نئی دہلی میں زیر صدارت حضرت مولانا سید ارشد مدنی مدظلہ صدر جمعیۃ علماء ہند وصدر المدرسین دارالعلوم دیوبند منعقد ہونے جا رہا ہے۔ اس میں مختلف تنظیموں کے ذمہ داران اور دانشوران قوم وملت اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت اوقاف کے تحفظ اور دیگر ملکی، ملی اور مذہبی مسائل کے پیش نظر پورے ملک سے جمعیۃ علماء ہند سے عقیدت ومحبت رکھنے والے اور مذہب وملت کا درد رکھنے والے احباب لاکھوں کی تعداد میں اپنے اپنے حلقوں سے اس کانفرنس میں شرکت فرمائیں گے۔ اہل کانپور سے بھی بہت سے احباب اپنی نجی گاڑیوں سے، ٹرینوں سے، بسوں پر سوار ہو کر آج دوپہر سے نکلنا شروع کر دیا ہے، دیر رات تک سبھی کانفرنس میں شرکت کیلئے روانہ ہو جائیں گے۔

'بی جے پی کی واشنگ مشین مہاراشٹر میں سب سے زیادہ طاقتور'

اجیت پوار کے تبصرہ پر جئے رام رمیش کا سخت رد عمل

ممبئی (ایجنسی) مہاراشٹر میں اسمبلی انتخاب کی سرگرمیوں کے درمیان لیڈران کے ذریعہ کئی ایسے بیانات سامنے آ رہے ہیں جو سرخیاں بن رہے ہیں۔ اجیت پوار کا ایک بیان بھی موضوع بحث ہے جس پر آج کانگریس جنرل سکریٹری جئے رام رمیش نے سخت رد عمل ظاہر کیا ہے۔ انھوں نے این سی پی لیڈر اجیت پوار کو این ڈی اے میں لانے کے لیے مبینہ طور پر 'بلیک میل' اور 'زبردستی' کے استعمال کی جانچ کا مطالبہ کیا اور کہا کہ بی جے پی کی واشنگ مشین مہاراشٹر میں سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ جئے رام رمیش نے مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کے حالیہ تبصروں کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اس معاملے میں نہ صرف 'زبردست اور بلیک میل' کا استعمال شامل ہے، بلکہ رازداری کا حلف اور آفیشیل رازداری ایکٹ کی خلاف ورزی بھی شامل ہے۔ دراصل 2014 سے قبل اپوزیشن میں رہتے ہوئے بی جے پی نے اُس وقت کے ریاستی وزیر آبپاشی و آبی وسائل اجیت پوار پر بڑے پیمانہ پر بدعنوانی کا الزام عائد کیا تھا۔ رمیش کا کہنا ہے کہ الزامات میں 70 ہزار کروڑ روپے کی بدعنوانی کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ کانگریس جنرل سکریٹری نے دعویٰ کیا کہ اجیت پوار نے اب تصدیق کی ہے کہ ان الزامات کے ارد گرد بلیک میل اور دباؤ کا استعمال بی جے پی نے انھیں این ڈی اے میں لانے کے لیے کیا تھا۔ انھوں نے کہا کہ غیر حیاتیاتی وزیر اعظم نے خود ہی اس الزام کی قیادت کی اور این سی پی کو فطری طور سے بدعنوان پارٹی قرار دیا جو اب ریاست اور مرکز میں ان کی بہت محبوب ساتھی ہے۔ رمیش نے مزید کہا کہ اجیت پوار نے اب انکشاف کیا ہے کہ وزیر اعلیٰ بننے کے بعد دیویندر فڈنویس نے انھیں مبینہ آبپاشی گھوٹالہ میں اجیت پوار کے خلاف کھلی جانچ کی سفارش کرنے والی ایک فائل دکھائی تھی۔ کوئی صرف اس خطرے کا تصور کر سکتا ہے جو اس قدم میں موجود تھا، یعنی ہمارے سامنے جھک جاؤ، یا کارروائی کا سامنا کرو۔ جئے رام رمیش نے زور دے کر کہا کہ یہ ایک سنگین معاملہ ہے کیونکہ اس میں نہ صرف دباؤ اور بلیک میل کا استعمال شامل ہے، بلکہ رازداری کا حلف اور آفیشیل رازداری ایکٹ کی خلاف ورزی بھی شامل ہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ اس معاملے کی جانچ ہونی چاہیے۔ ان کا یہ تبصرہ اجیت پوار کی طرف سے یہ الزام عائد کیے جانے کے کچھ دنوں بعد آیا ہے کہ ان کے قریبی ساتھی اور اُس وقت کے وزیر داخلہ آر آر پاٹل نے مبینہ کثیر کروڑ روپے کے آبپاشی گھوٹالہ میں ان کے خلاف کھلی جانچ کا حکم دے کر انھیں پیٹھ میں چھرا گھونپا ہے۔ اجیت پوار نے دعویٰ کیا کہ جانچ کا حکم دینے والے پاٹل کے تبصرہ کا تذکرہ کرنے والی ایک فائل انھیں 2014 میں بی جے پی لیڈر فڈنویس نے وزیر اعلیٰ بننے کے بعد دکھائی تھی۔

پی ایم مودی حکومت عوام سے کئے گئے وعدوں کو پورا کرنے میں ناکام رہی: اشوک گہلوت

جے پور 2 نومبر (یو این آئی) راجستھان کے سابق وزیر اعلیٰ اور کانگریس کے سینئر لیڈر اشوک گہلوت نے وزیر اعظم نریندر مودی کے بیان پر جوابی حملہ کرتے ہوئے کہا کہ کس کی حکومت؟ جب وزیر اعظم 2014 اور 2019 میں عوام سے کیے گئے وعدے پورے کرنے میں ناکام رہے ہیں تو وزیر اعظم کا ایسا بیان انتہائی افسوسناک ہے۔ مسٹر گہلوت نے سوشل میڈیا کے ذریعے یہ الزام لگاتے ہوئے یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ راجستھان میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حکومت نے پچھلی کانگریس حکومت کی تمام اسکیموں کو روک دیا ہے یا کمزور کر دیا ہے، جس کی وجہ سے عوام میں شدید ردعمل سامنے آرہا ہے۔ مسٹر گہلوت نے کہا " آپ کو راجستھان کے لوگوں کے درمیان ایک مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ پتہ چل سکے کہ کانگریس حکومت کی اسکیموں کو بند کرنے کی وجہ سے لوگوں میں کتنی تکلیف ہے جو ہمارے منشور کے مطابق نافذ کی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ راجستھان میں کانگریس حکومت کا سماجی اور اقتصادی انصاف کے لیے ایک جامع نقطہ نظر کے اپنے وعدوں کو پورا کرنے کا ٹریک ریکارڈ ہے۔ پارٹی کا ویژن اور اس کی پالیسی پر مبنی نقطہ نظر اس کے منشور میں سمایا گیا تھا۔ راجستھان میں حکومت کے قیام کے بعد، ہر مدت کی پہلی کابینہ کی میٹنگ میں پارٹی کے منشور پر بحث ہوئی اور اسے حکومت کی پالیسی دستاویز بنایا گیا۔ پارٹی کے منشور کی بنیاد پر کئی فلاحی منصوبے بنائے گئے اور ان پر بروقت عمل درآمد کیا گیا۔ اس طرح راجستھان کی کانگریس حکومت نے پورے ملک کے سامنے ایک مثال قائم کی اور عوام نے اس کا فائدہ اٹھایا۔ مسٹر گہلوت نے کہا، " راجستھان میں ہماری حکومت نے سماجی تحفظ اور صحت کی دیکھ بھال کے شعبے میں ایسی بہت سی منفرد اسکیمیں بنائی ہیں جن کا آپ کو پورے ملک میں مطالعہ کرنا چاہیے اور اس پر عمل درآمد کرنا چاہیے۔

مغربی بنگال: بچی کی آبروریزی اور قتل معاملہ

مشتعل بھیڑ کا زبردست ہنگامہ، ملزم کو پیٹ پیٹ کر مار ڈالا

علی پوردوار۔ مغربی بنگال کے علی پوردوار ضلع کے پھالاکاٹا بلاک کے دھرنی پور علاقہ میں چھ سالہ بچی کی عصمت دری کرنے کے بعد قتل کر دیے جانے کے معاملے نے طول پکڑ لیا ہے۔ واقعہ کے بعد پورے علاقہ میں ہنگامہ مچا ہوا ہے۔ اس درمیان شدید غصہ میں مبتلا بھیڑ نے ملزم نوجوان کو پیٹ پیٹ کر ہلاک کرنے کے بعد اس کے گھر کو بھی آگ کے حوالے کر دیا ہے۔ حالات سے نپٹنے کے لیے علاقہ میں کثیر تعداد میں پولیس جوان تعینات کر دیے گئے ہیں۔ جانکاری کے مطابق ملزم اسی علاقے کا رہنے والا تھا۔ وہ جب بچی کی لاش کو تالاب میں پھینک کر آ رہا تھا تو لوگوں نے اس کو پکڑ لیا۔ اس کے ہاتھوں میں خون لگے تھے جو اس کی غلط حرکت کی گواہی دے رہے تھے۔ خبروں کے مطابق بتایا جاتا ہے کہ بچی صبح سے لاپتہ تھی۔ کنبہ کے لوگ اس کی تلاش کر رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص کے ہاتھ میں خون لگا دیکھ کر لوگوں کو شک ہوا اور وہ اس کو پکڑ کر اس کے گھر لے گئے۔ وہاں جانے پر لوگوں نے دیکھا کہ خون سے شرابور بچی کے کپڑے پڑے تھے۔ پوچھ تاچھ کے بعد اس نے قبول کیا کہ بچی کے ساتھ آبروریزی کرنے کے بعد اس نے اس کا قتل کر دیا اور لاش کو تالاب میں پھینک کر شہوت مٹا رہا تھا، اتنا سنتے ہی لوگوں نے اس کی زبردست پٹائی شروع کر دی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچی اور اسے کسی طرح بچا کر اسپتال لے گئی جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ واقعہ کے بعد پورے علاقے میں کشیدگی پھیلی ہوئی ہے۔ تالاب سے بچی کی لاش کو برآمد کر کے پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ دوسری طرف مغربی بنگال میں ترنمول کانگریس کے دو اراکین اسمبلی پر اپنی ہی پارٹی رہنماؤں اور حامیوں کے ذریعہ حملہ کرنے کا ایک معاملہ سامنے آیا ہے۔ حملے کا پہلا واقعہ شمالی 24 پرگنہ ضلع کے مناکھاں کی رکن اسمبلی اُوشارانی منڈل اور ان کے حامیوں کے ساتھ پیش آیا ہے۔ وہیں حملے کا دوسرا معاملہ سندیش کھالی کے ٹی ایم سی ایم ایل اے سوکمار مہتو کے ساتھ رونما ہوا ہے۔ ان کی گاڑی پر حملہ ہوا۔ خاص بات یہ ہے کہ دونوں ہی معاملوں میں الزام ٹی ایم سی رہنماؤں اور ان کے حامیوں پر ہی لگا ہے۔ اوشارانی نے اس حملے کے پیچھے ضلع کے ہروآ تھانہ میں ایک شکایت درج کرائی ہے۔ وہیں سوکمار نے حملے کا الزام ہاٹ گاچھی گرام پنچایت کے نائب مکھیا پر لگایا ہے۔ انہوں نے نجاٹ پولیس اسٹیشن میں شکایت بھی درج کرادی ہے۔ حالانکہ جن لوگوں کے خلاف شکایت درج کرائی گئی ہے انہوں نے خود کو بے قصور بتایا ہے۔

جھارکھنڈ کے رانچی اور جمشید پور میں زلزلہ کے تیز جھٹکے، خوفزدہ لوگ گھروں سے نکلے باہر

رانچی۔ ہفتہ کی صبح جھارکھنڈ کے کئی حصوں میں زلزلہ کے تیز جھٹکے محسوس کیے گئے۔ ریختر پیمانے پر اس کی شدت 4.3 درج کی گئی ہے۔ زلزلہ کا جھٹکا محسوس ہوتے ہی لوگ کافی خوفزدہ ہو گئے اور فوراً اپنے اپنے گھروں سے نکل کر باہر آ گئے۔ راحت کی بات ہے کہ ابھی تک کسی بھی طرح کی جانی یا مالی نقصان کی خبر سامنے نہیں آئی ہے۔ جھارکھنڈ کی راجدھانی رانچی کے تماڑ کے علاوہ کئی علاقوں میں زلزلہ کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔ وہیں جمشید پور میں بھی صبح میں 5 سیکنڈ تک لوگوں کو زلزلہ کے جھٹکے کا احساس ہوا۔ چائباسا کے چکردھرپور میں بھی زلزلہ کے جھٹکوں سے خوفزدہ ہو کر لوگ گھروں سے باہر آ گئے۔ بتایا جاتا ہے کہ جھارکھنڈ کے کھرساواں ضلع سے 13 کلومیٹر دور زلزلہ کا مرکز پایا گیا۔ ہفتہ کی صبح 9.20 بجے یہیں پر زلزلہ آیا تھا، ریختر پیمانہ پر اس کی شدت 3.4 میگنیٹیوڈ ناپی گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ زمین کے اندر 7 پلیٹس ہیں، جو مسلسل گھومتی رہتی ہیں۔ جہاں یہ پلیٹس زیادہ ٹکراتی ہیں، وہ زون فالٹ لائن کہلاتا ہے۔ بار بار ٹکرانے سے یہ پلیٹس کے کونے مڑتے ہیں، جب زیادہ دباؤ بنتا ہے تو پلیٹس ٹوٹنے لگتی ہیں۔ نیچے کی توانائی باہر آنے کا راستہ تلاش کرتی ہے اور ڈسٹربینس کے بعد زلزلہ آتا ہے۔ زلزلہ کو ریختر اسکیل پر ناپا جاتا ہے۔

بی ایس پی امیدوار نے ہمانتا بسوا کے خلاف عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا

رانچی (ایجنسی) جھارکھنڈ اسمبلی انتخابات میں حسین آباد سیٹ سے بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کے امیدوار کشواہا شیو پوجن مہتا نے جمعہ کو پالامو ضلع کی ایک عدالت میں آسام کے وزیر اعلیٰ ہمانتا بسوا سرما کے خلاف شکایت درج کرائی، جس میں ان پر فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو بگاڑنے کا الزام لگایا۔ مہتا کے وکیل سنجے کمار اکیلا نے یہ جانکاری دی۔ اکیلا کے مطابق، پالاموضلع کے چیف جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں شکایت درج کرائی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیس 16 نومبر کو سماعت کے لیے درج کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ کشواہا شیو پوجن مہتا حسین آباد اسمبلی سیٹ سے الیکشن لڑ رہے ہیں، جہاں 13 نومبر کو ووٹنگ ہوگی۔ سرما نے 23 اکتوبر کو حسین آباد میں منعقدہ ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے مبینہ طور پر کہا تھا کہ اگر ریاست میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) برسر اقتدار آئی تو پالاموضلع کے موجودہ سب ڈویژن حسین آباد کو الگ ضلع بنایا جائے گا۔ اور اس کا نام بدل کر بھگوان رام یا بھگوان کرشن پر رکھا جائے گا۔ سرما اس سیٹ سے بی جے پی امیدوار کملیش کمار سنگھ کے حق میں مہم چلا رہے تھے۔ اپنی شکایت میں، بی ایس پی امیدوار نے الزام لگایا کہ بی جے پی کے جھارکھنڈ الیکشن کے شریک انچارج سرما نے حسین آباد میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو بگاڑنے کی کوشش کی ہے۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے بی ایس پی امیدوار نے کہا کہ حسین آباد کے لوگ ہمیشہ آپسی ہم آہنگی میں رہتے ہیں۔ یہاں کے لوگ کسی بھی برادری سے نفرت اور تلخی کے جذبات نہیں رکھتے۔ آسام کے وزیر اعلیٰ نے فرقہ وارانہ انتشار پیدا کرنے کے لیے ایسا بیان دیا ہے۔ انہوں نے عدالت سے سرما کے خلاف متعلقہ دفعات کے تحت نوٹس لینے کی اپیل کی ہے۔ آسام کے وزیر اعلیٰ کے خلاف شکایت درج کرنے کے بعد بی جے پی رہنماؤں نے بھی اپنا ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈرا کر سچ بولنے سے نہیں روکا جا سکتا۔ سرما کے بیان کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے لیکن اسے عدالت پر پورا بھروسہ ہے۔

مہاراشٹر کے سابق وزیر انیس احمد کانگریس میں شامل، 5 دنوں میں ہی ہوگئی گھر واپسی

ممبئی۔ پرکاش امبیڈکر کی پارٹی ونچت بہوجن اگھاڑی (وی بی اے) کے لیڈر انیس احمد 29 اکتوبر کو پرچہ نامزدگی داخل کرنے سے محروم رہ گئے تھے، اور اب انھوں نے وی بی اے کو چھوڑ کر کانگریس کی رکنیت اختیار کرنے کا اعلان کر دیا۔ آج کانگریس میں ان کی باضابطہ گھر واپسی ہوگئی اور انھیں ایک پریس کانفرنس کے دوران کانگریس کی رکنیت دلائی گئی۔ قابل ذکر ہے کہ 28 اکتوبر کو ہی انیس احمد نے کانگریس چھوڑ کر وی بی اے کی رکنیت اختیار کی تھی۔ اب محض 5 دنوں بعد ہی انھوں نے پھر سے کانگریس میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ گزشتہ 29 اکتوبر کو انھوں نے دعویٰ کیا تھا کہ دوپہر 3 بجے سے قبل دفتر پہنچنے کے باوجود انھیں پرچہ نامزدگی داخل کرنے کی اجازت نہیں ملی۔ انیس احمد 3 بار رکن اسمبلی رہ چکے ہیں اور مہاراشٹر میں کانگریس حکومت میں کابینہ وزیر رہ چکے تھے۔ ہفتہ کے روز ممبئی میں کانگریس مہاراشٹر انچارج رمیش چنیتھالا کی موجودگی میں انھوں نے باضابطہ طور پر پارٹی کی رکنیت حاصل کی۔ انیس احمد جو کبھی کانگریس کے آنجہانی لیڈر احمد پٹیل کے انتہائی قریبی تھے۔

کئی بی جے پی ریاستیں ہمارے ماڈل کی نقل کر رہی ہیں

پورا ملک ہمارے ماڈل کو دیکھ رہا: ڈی کے شیوکمار

منگلورو۔ کرناٹک کے نائب وزیر اعلیٰ اور ریاستی کانگریس صدر ڈی کے شیوکمار نے ہفتہ کے روز وزیر اعظم نریندر مودی کے ذریعہ ان کے 'غیر حقیقی وعدوں' کی تنقید کا جواب دیا۔ انھوں نے کہا کہ "ہماری گارنٹی ملک میں بہتری لا رہی ہے۔ پورا ملک ہمارے ماڈل کو دیکھ رہا ہے۔ کئی بی جے پی حکمراں ریاستیں ہمارے ماڈل کی نقل کر رہی ہیں۔" منگلورو بین الاقوامی ہوائی اڈہ پر صحافیوں سے بات کرتے ہوئے شیوکمار نے کہا کہ "وزیر اعظم نریندر مودی انتخابات کے لیے جو چاہے کہہ سکتے ہیں۔ ان کے الزامات میں کوئی سچائی نہیں ہے۔ ہماری گارنٹی والے منصوبے لوگوں کو کھانا دے رہے ہیں، زندگی کو سوار رہے ہیں اور ملک کی ترقی کو رفتار دے رہے ہیں۔" انھوں نے واضح کیا کہ "بڑی کمپنیوں میں کام کرنے والی خواتین نے کہا ہے کہ انھیں 'شکتی یوجنا' کی ضرورت نہیں ہے۔ انھیں ٹرانسپورٹیشن بھتہ ملتا ہے۔ میں نے وزرا کے ساتھ اس پر تبادلہ خیال کرنے کا ذکر کیا ہے، لیکن ہماری کسی بھی گارنٹی کو واپس لینے کا کوئی سوال ہی نہیں اٹھتا۔" ڈی کے شیوکمار کا کہنا ہے کہ "ہم نے منگلورو میں اس منصوبہ کا اعلان کیا تھا اور اسے روکا نہیں جائے گا۔ یہ منصوبہ اگلے 5 سال تک جاری رہے گا۔ کانگریس حکومت کی پیش قدمی والے منصوبے مثلاً ضعیفی پنشن، بیوہ پنشن، بے زمینوں کے لیے زمین، غریبوں کے لیے زمین اور گھر اب بھی چل رہے ہیں۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "ہم نے ان میں سے کسی کو بھی واپس نہیں لیا ہے۔ یہاں تک کہ جب بی جے پی اقتدار میں تھی تب بھی وہ ہمارے پروگراموں کو روک نہیں پائے۔ ہمارے پروگرام زندگی کو آسان بنانے کی کوشش کرتے ہیں، جبکہ بی جے پی صرف جذبات کی بنیاد پر سیاست کرتی ہے۔"

صحافیوں نے شیوکمار سے بی جے پی لیڈران کی طرف سے ان کی گارنٹی پر سوال اٹھائے جانے کے بارے میں پوچھا، تو جواب میں انھوں نے کہا کہ "بی جے پی نے ہماری گارنٹی والے منصوبوں کی نقل کی ہے۔ انھوں نے مدھیہ پردیش اور ہریانہ میں بھی ایسے ہی منصوبے کا اعلان کیا اور اب وہ مہاراشٹر میں بھی ایسا ہی کر رہے ہیں۔ وہ ہمارے منصوبوں کی نقل کرنے کو مجبور ہیں اور شرمندگی محسوس کر رہے ہیں، اسی لیے وہ ہماری تنقید کر رہے ہیں۔" جب ان سے اس دعویٰ کے بارے میں پوچھا گیا کہ گارنٹی منصوبے ٹکاؤ نہیں ہیں، تو انھوں نے جواب دیا "کس نے کہا کہ انھیں ٹکاؤ نہیں بنایا جا سکتا؟ ہماری ریاست کی معیشت ملک کی معیشت سے زیادہ مضبوط ہے۔"

لداخ میں انتہائی بڑی شمسی دوربین لگانے کی تیاری، سورج پر ہو رہی ہلچل پر ہوگی نظر

بنگلورو۔ ہندوستان لداخ میں نیشنل لارج سولر ٹیلی اسکوپ (این ایل ایس ٹی) قائم کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ اس کے توسط سے سورج پر ہو رہی سرگرمیوں کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ اس پروجیکٹ کی قیادت انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ایسٹروفزکس (آئی آئی اے) بنگلورو کی ڈائرکٹر پروفیسر انّ پورنی سبرمنیم کر رہی ہیں۔ اس پروجیکٹ کے لیے زمین تحویل میں لے لی گئی ہے۔ حالانکہ پروجیکٹ کی حتمی منظوری کا ابھی انتظار ہے۔ آئی آئی اے کے مطابق اس ٹیلی اسکوپ پر 2 میٹر کا رفلیکٹر لگا ہوگا جس سے سائنس دانوں کو سورج پر ہو رہی ہلچل کو سمجھنے اور اس پر تحقیق کرنے میں مدد ملے گی۔ دوربین تقریباً 4200 میٹر کی اونچائی پر لداخ کے میراک میں پینگونگ جھیل کے ساحل پر نصب کیا جانا ہے۔ این ایل ایس ٹی کے بارے میں جانکاری دیتے ہوئے آئی آئی اے نے بتایا کہ اس میں 2 میٹر کلاس آپٹیکل اور قریب انفرا-ریڈ (آئی آر) مشاہدہ کی سہولت ہوگی۔ اسے 0.1-0.3 آرک-سیکنڈ کے مقامی ریزولوشن پر شمسی مقناطیسی علاقوں کے ارتقا اور حرکیات سے متعلق کلیدی سائنسی معاملوں کے ایک سلسلہ کو حل کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اس آلات میں خلا پر مبنی آدتیہ ایل-1 سیارچہ مشن اور راجستھان کے ادے پور میں زمین پر مبنی شمسی دوربین سے شمسی ماحول کے مشاہدات کی حمایت اور تصدیق کرنے کا ایک وسیع دائرہ موجود ہے۔ آئی آئی اے کے مطابق شمسی طوفان یا کورونل ماس اجیکشن سورج سے اربوں ٹن پلازمہ اور اس سے جڑے مقناطیسی علاقوں کا بڑے پیمانے پر اخراج ہے، جن میں سے کچھ زمین سے ٹکرا سکتے ہیں اور جیو میگنیٹک طوفان پیدا کر سکتے ہیں۔ دوربین کو لداخ کے میراک میں پینگونگ تسو جھیل کے کنارے تقریباً 4200 میٹر کی اونچائی پر قائم کیا جانا ہے۔ زیادہ اونچائی والا اور ٹھنڈا ریگستان ہونے کے سبب یہ جگہ آپٹیکل اور آئی آر مشاہدہ کے لیے سب سے مناسب ہے۔ یہ سائٹ نہایت شفافیت کے ساتھ واضح آسمان کے اہم ادوار فراہم کرتا ہے۔ پورے دن ہلکے جھونکوں کے ساتھ لامینا ہوائیں بہترین وضاحت کا وقت فراہم کرتی ہیں۔

دہلی: دیوالی کے دوسرے دن بھی فضائی آلودگی کی سطح میں اضافہ، اشوک وِہار اور آر کے پورم کی حالت تشویشناک

نئی دہلی۔ دہلی میں دیوالی کے دوسرے دن آلودگی کی سطح میں کافی اضافہ درج کیا گیا ہے۔ حکومت کی تمام کوششوں کے باوجود بڑے پیمانے پر ہوئی آتش بازی کے سبب راجدھانی میں دوسرے دن بھی فضائی آلودگی انتہائی خطرناک زمرے میں رہی۔ اشوک وہار اور آر کے پورم سب سے زیادہ متاثر علاقے رہے۔ اشوک وہار میں پی ایم 2.5 کی سطح 1450 سے پار کر گئی۔ یہ صحت کے لیے انتہائی نقصاندہ ہے۔ تہوار کے دوسرے دن سب سے زیادہ متاثر رہے شمالی دہلی کے اشوک وہار میں پی ایم 10 کی سطح رات 11 بجے 1951 مائیکروگرام تک پہنچ گئی۔ وہیں آر کے پورم میں بھی بڑے پیمانے پر آلودگی میں اضافہ دیکھا گیا۔ یہاں پی ایم 2.5 کی سطح اسٹینڈرڈ حد سے 9 گنا زیادہ ہو گئی۔ جبکہ لاجپت نگر میں پی ایم 2.5 کی سطح 604 مائیکروگرام تک پہنچ گئی جو محفوظ مانے جانے والی سطح سے 10 گنا زیادہ ہے۔ وویک وہار میں پی ایم 2.5 کی سطح 836 مائیکروگرام درج کی گئی جو اسٹینڈرڈ حد سے تقریباً 14 گنا زیادہ ہے۔

درج کیے گئے ان نمبرات سے ظاہر ہوتا ہے کہ دہلی میں فضائی آلودگی کا مسئلہ کتنا سنگین ہو چکا ہے۔ دہلی کے دیگر علاقوں جیسے مندر مارگ، پٹپڑگنج اور جہانگیر پوری میں بھی آلودگی کی سطح عام حالت سے کئی گنا زیادہ ریکارڈ ہوئی ہے۔ اس مرتبہ دیوالی کا تہوار الگ الگ تاریخ پر منائے جانے کے سبب بھی آلودگی میں زیادہ اضافہ دیکھنے کو ملا ہے۔ کچھ لوگوں نے 31 اکتوبر کو تو کچھ نے یکم نومبر کو اس تہوار کا جشن منایا۔ حالانکہ دہلی میں اچھی رفتار سے چل رہی ہوا کی وجہ سے کئی علاقوں میں آلودگی کی سطح کم بھی رہی ہے۔ دوسری طرف آلودگی کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) کے مطابق دیوالی کے بعد جمعہ کو بہار کے کئی علاقوں میں بھی اے کیو آئی خراب زمرے میں درج کیا گیا۔

کوڈاکارا بلیک منی معاملہ

بی جے پی کو پارٹی کا انتخابی نشان کمل کے بدلے 'بورا' کر لینا چاہیے، سی پی آئی ایم کا طنز

نئی دہلی۔ (ایجنسی) تقریباً 3 سال پرانے بلیک منی سے جڑے معاملے میں ہفتہ کو کیرالہ کی حکمراں جماعت سی پی آئی ایم لیڈر اور کیرالہ کے پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ (پی ڈبلیو ڈی) کے وزیر پی اے محمد ریاس نے کہا کہ "نئے انکشاف سے کئی باتیں واضح ہوگئی ہیں، اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ بی جے پی کو اپنی پارٹی کا انتخابی نشان کمل سے بدل کر 'بورا' کر لینا چاہیے۔" ساتھ ہی انہوں نے ریاستی اسمبلی میں حزب مخالف پارٹی کانگریس پر بھی حملہ کیا ہے۔ ریاس نے الزام لگایا کہ وہ بلیک منی معاملے میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے ذریعہ کوئی کارروائی نہیں کیے جانے پر خاموش ہے۔ سی پی آئی ایم کے الزام کے جواب میں ریاستی کانگریس صدر ممکٹ تھل نے دعویٰ کیا کہ سمجھوتہ کانگریس۔ بی جے پی کے درمیان نہیں بلکہ سی پی آئی ایم اور بی جے پی کے درمیان ہوا ہے۔

ریاستی صدر نے مزید کہا کہ تقریباً 3 سال پرانے معاملے کو ضمنی انتخاب سے عین قبل اٹھا کر سی پی آئی ایم یہ ثابت کرنا چاہتی ہے کہ اس کا بی جے پی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ دوبارہ تفتیش کیوں کی جا رہی ہے؟ حکومت کو بتانا چاہئے کہ ابتدائی تحقیق کا کیا ہوا؟ دوبارہ تحقیق کرانا یہ ثابت کرتا ہے کہ پہلے کرائی گئی تحقیقات ناکام رہی ہے۔

اس معاملہ میں بی جے پی کی طرف سے پلکڑ سیٹ سے ضمنی انتخاب کے لئے امیدوار کرشن کمار نے کہا کہ کوڈاکارا بلیک منی معاملہ ان کی پارٹی کے لئے باعث تشویش نہیں ہے۔ یہ شور شرابہ 13 نومبر کو ہونے والی ضمنی انتخاب کے بعد ختم ہو جائے گا۔ سی پی آئی ایم ایک سوچی سمجھی پالیسی کے مطابق یہ سب کر رہی ہے، اور یہ امید کے مطابق ہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ بی جے پی کے تریشور ضلع دفتر میں سکریٹری رہے ترور ستیش نے حال ہی میں پارٹی پر سنسنی خیز الزام لگایا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ کوڈاکارا بلیک منی معاملہ سے جڑا بے حساب رقم پارٹی کے انتخابی فنڈ کا حصہ ہے۔ ستیش کے مطابق مبینہ طور پر دھرم راجن نامی شخص نے 6 بوریوں میں رقم بھر کر بی جے پی کے دفتر میں پہنچایا ہے۔ ستیش کے مطابق انتخابی مہم کی آڑ میں رقم دفتر تک لائے گئے اور اس نے پارٹی دفتر پر بھی نظر رکھی۔ اس معاملہ پر بی جے پی کے تریشور ضلع صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ ستیش کو 2 سال قبل ہی عہدے سے ہٹا دیا گیا تھا۔ اب سی پی آئی ایم نے بی جے پی کے خلاف مہم چلانے اور آئندہ ضمنی انتخاب کے پیش نظر ستیش کو کام پر رکھا ہے۔ واضح ہو کہ کالا دھن کا معاملہ 3 اپریل 2021 کو تریشور کے کوڈاکارا میں بائیوے پر ہوئی ڈکیتی کے واقعہ سے متعلق ہے، جو اس سال کیرالہ اسمبلی انتخاب سے 3 دن پہلے ہوا تھا۔ پولیس کی تفتیش کے مطابق انتخابی مہم کے لیے مبینہ طور پر 3.5 کروڑ روپے ایک کار میں ایرنا کولم لے جائے جا رہے تھے، لیکن ایک گروہ نے فرضی حادثہ کا ڈرامہ کر کے لوٹ کو انجام دیا تھا۔

پٹنہ جوڈیشیل ڈویژن کی تمام عدالتوں میں 10 نومبر تک چھٹی

پٹنہ 02 نومبر (یو این آئی) بہار میں سول کورٹ سمیت پٹنہ جوڈیشیل ڈویژن کی تمام عدالتیں چھٹھ پوجا کی چھٹی کی وجہ سے 10 نومبر تک بند رہیں گی۔ چھٹھ پوجا کی تعطیلات کے بعد، 11 نومبر 2024 سے پٹنہ جوڈیشل ڈویژن کی تمام عدالتوں میں باقاعدہ کام شروع ہو جائے گا۔ پٹنہ سول کورٹ کے علاوہ پٹنہ جوڈیشل ڈویژن میں پٹنہ سول کورٹ کے علاوہ باڑھ، پٹنہ سٹی، داناپور، پالی گنج اور مسوڑھی کی سب ڈویژنل عدالتیں شامل ہیں۔ تعطیلات کے دوران کوئی عدالتی کام نہیں ہوگا سوائے ہنگامی کام کے جیسے کہ ریمانڈ اور قابل ضمانت مقدمات میں ضمانت وغیرہ۔ اس کے علاوہ عدالتوں کی باقاعدہ نشستیں بھی نہیں ہوں گی۔

ہوڑہ میں آتش بازی کے دوران لگی گھر میں آگ، 3 بچوں کی موت

کولکاتہ۔ مغربی بنگال کے ہوڑہ میں دیوالی کے موقع پر آتش بازی سے ایک بڑا حادثہ ہو گیا۔ یہاں اُلوبیریا علاقہ میں پٹاخہ جلانے کے دوران آگ لگ گئی جس نے دیکھتے ہی دیکھتے پورے گھر کو اپنی زد میں لے لیا۔ اس دوران وہاں موجود تین معصوم بچوں کی آگ میں جھلس کر دردناک موت ہوگئی۔ حادثہ میں ایک خاتون اور ایک بچے کے بھی زخمی ہونے کی خبر ہے۔ بتایا ہے کہ آگ نے پاس کی ایک دکان کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ فائر بریگیڈ کی ٹیم نے موقع پر پہنچ کر آگ پر قابو پایا لیکن تب تک 3 بچے بری طرح جھلس چکے جس سے ان کی موت ہوگئی۔ ایک افسر نے اس سلسلے میں جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ یہ حادثہ اُلوبیریا میونسپلٹی کے وارڈ نمبر 27 کا ہے۔

پرنب ورما اور وکاس رانا سمیت کئی لوگ جھارکھنڈ مکتی مورچہ میں شامل

رانچی، 2 نومبر (یو این آئی) جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کی موجودگی میں بی جے پی لیڈر پرنب ورما، سابق ایم پی آنجہانی رتی لال ورما کے بیٹے وکاس رانا سمیت کئی لوگ آج رانچی کے کانکے روڈ پر واقع وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ پر جھارکھنڈ مکتی مورچہ میں شامل ہوئے۔ جن اہم اراکین نے شرکت کی ان میں آنند سنگھ (مرکزی رکن، اے جے ایس یو پارٹی)، جتیندر کمار (مرکزی رکن)، اجے کمار، وویک کمار رانا، آفتاب عالم، اویناش کمار سنگھا، اوم پرکاش دیو، اودھ کشور ساؤ، دھیریندر سنگھ، وجے کمار شامل ہیں۔ انوپ کمار سنگھ، سنیل راجہ، کرو شرما، رام لکھن مستری نمایاں ہیں۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے کہا کہ ان کی حکومت تمام برادریوں اور طبقات کی ترقی کے لیے وقف ہے اور اس اجتماعی تعاون سے جھارکھنڈ کو ایک نئی سمت میں لے جانے کے عزم کو مزید تقویت ملے گی۔

آرجی کار اسپتال معاملہ

سی بی آئی کی تحقیقات سے جونیئر ڈاکٹر خوش نہیں

ڈاکٹروں نے ایک نئی تحریک شروع کرنے کا اعلان، ٹی ایم سی نے کہا تحریک کو 'ہائی جیک' کر لیا گیا

کولکاتہ۔ کولکتہ کے آر جی کار میڈیکل کالج اور اسپتال میں ایک جونیئر ڈاکٹر کی عصمت دری اور قتل کے تقریباً تین ماہ بعد، جونیئر ڈاکٹروں نے جمعہ یعنی یکم نومبر کو کہا کہ وہ سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) کی تحقیقات کی رفتار سے خوش نہیں ہیں۔ ڈاکٹروں نے ایک نئی تحریک شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ مغربی بنگال جونیئر ڈاکٹرس فورم بھی سی بی آئی سے غیر مطمئن ہے، کیونکہ ڈاکٹر کے قتل کیس میں سپریم کورٹ میں داخل کی گئی چارج شیٹ میں صرف ایک شخص کو ملزم بنایا گیا ہے۔ اس سے پہلے کلکتہ ہائی کورٹ کے حکم پر سی بی آئی نے اسے گرفتار کیا تھا۔

فورم کے ترجمان دیباشیش ہلدر نے آر جی کار ہسپتال میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں کہا، ہم سیول سوسائٹی تنظیموں کے ارکان کے ساتھ 9 نومبر کو کالج اسکوائر سے ایسپلینیڈ تک ایک ریلی نکالیں گے۔ مغربی بنگال کے مختلف حصوں میں بھی اسی طرح کی ریلیاں نکالی جائیں گی۔ 9 نومبر کو ایسپلینیڈ کے علاقے رانی راسمانی ایونیو میں ایک اجتماعی کانفرنس کا انعقاد بھی کیا جائے گا، جس میں انصاف کا مطالبہ کیا جائے گا۔ ہلدر نے کہا، " ہم 4 نومبر کو بنگال کے ہر علاقے میں چراغ جلانے کا بھی مطالبہ کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جونیئر ڈاکٹر میڈیا رپورٹس سے محسوس کرتے ہیں کہ سی بی آئی کی چارج شیٹ میں دیگر مجرموں کے کردار کا پوری طرح سے ذکر نہیں کیا گیا ہے، جس میں جرم میں براہ راست ملوث صرف ایک شخص کا نام ہے۔ ہلدار نے پوچھا، کیا آر جی کار اسپتال کے سابق پرنسپل سندیپ گھوش سمیت دیگر گرفتار افراد کے کردار کی مکمل چھان بین کی گئی ہے؟ سی بی آئی تحقیقات کی رفتار پر عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے ہلدر نے کہا کہ جونیئر ڈاکٹروں کو خدشہ ہے کہ اس طرح کی تحقیقات سے ملزمین کو ضمانت مل سکتی ہے۔ ہلدر نے کہا، "اس طرح کی معمول کی تحقیقات کیوں کی گئی؟ ہم جاننا چاہتے ہیں کہ مرکزی ایجنسی نے اسپتال کے اعلیٰ عہدیداروں کے خلاف کیا کارروائی کی ہے اور کیا تفتیش کاروں نے محکمہ صحت کے اعلیٰ عہدیداروں سے بات کی ہے۔